بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح

بانگِ درا

ایس۔ گرگ اینڈ کمپنی

پبلشرز اینڈ بکسیلرز۔ نئی سڑک۔ دہلی

تعداد ۱۰۰۰ — سنہ ۱۹۴۴ء — قیمت عہ/ ۱۲

دیباچہ

ہندوستان میں اُردو زبان سب سے آخری زبان ہے۔ چونکہ اُردو کی عمر بہت تھوڑی ہے اس لئے اس میں دوسری زبانوں کی نسبت ابھی پوری پوری طاقت نہیں آئی پھر بھی الفاظ اور معانی کے اعتبار سے کافی ترقی کر چکی ہے۔ اُردو شاعری میں فصاحت و بلاغت اور سلاست کا بلند معیار ظاہر ہوتا ہے "بانگ درا" اس لحاظ سے بہت ہی بلند درجہ رکھتی ہے۔ علامہ اقبال نے اُردو شاعری میں جو خوبیاں پیدا کیں وہ شاید ہی کسی دوسرے شاعر نے پیدا کی ہوں۔ آپ کے اشعار میں فلسفہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے علامہ نے تو فلسفہ کو شعر اور شعر کو فلسفہ بنا دیا۔ آپ کے اشعار کا سمجھنا کچھ معنی رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے طلبا کیلئے کتاب کو مفید بنانے کے لئے پوری پوری کوشش کی ہے۔ اول اول نظموں میں میں نے ہر اشعار کے مشکل الفاظ کے معانی اور معنی آخر میں تشریح مطلب اشعار کی تشریح کر دی ہے۔ یہ کتاب کسی منافع کو مدنظر رکھ کر نہیں بنائی بلکہ اُردو کے طلبا کو فائدہ پہنچانے کے لئے اور ان میں اُردو کے لئے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

چند نظمیں جب میں لکھ چکا تو میرے مشفق **دوست**........نے مجھ سے کہا کہ ہر شعر کی نثر بھی لکھ دی جائے تو طلبا رکے لئے اور بھی سہولت ہو جائے گی - بعد ازاں ہر شعر کی نثر بھی اضافہ کر دی گئی - شروع میں علامہ موصوف کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی تاکہ طلبا کو پتہ لگ جائے کہ وہ کس پایہ کے شاعر کے اشعار پڑھ رہے ہیں - مجھے پوری اُمید ہے کہ یہ کتاب طلبا کے لئے بہت مفید ہو گی - اُستاد صاحبان سے پوری توقع رکھتا ہوں کہ وہ میری اس جانفشانی کی پوری پوری داد دیں گے -

اب میں اپنے مہربان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ آپ دونوں نے بعض اشعار کی گتھیوں کو سلجھانے میں میری کافی مدد دی ہے - یہ ناانصافی ہو گی اگر میں ایس گرگ اینڈ کمپنی کے منتظم کا شکریہ ادا نہ کروں - آپ اُردو ادب کی خدمات کرنے کے لئے ہر وقت مستعد ہیں مجھے پوری پوری اُمید ہے کہ اگر آپ نے اسی طرح سے اُردو ادب کو اپنے ہاتھ میں لئے رکھا تو طلبا کو آپ سے بہت فائدہ حاصل ہو گا -

مصنّف

فہرست

سوانح حیات

آبا و اجداد

حضرت علامہ سر شیخ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے آبا و اجداد کشمیر سے پنجاب میں آئے تھے۔ علامہ مغفور کے خاندان کے مورث اعلیٰ نے سیالکوٹ کو اپنا وطن اختیار کیا۔ آپ کی گوت سپرو ہے۔ درحقیقت آپ کا خاندان کشمیر کے معزز و محترم پنڈتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ علامہ موصوف نے اپنی شاعری میں بھی اپنے برہمن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے جیسے ایک جگہ کہتے ہیں ؎

میر و مرزا بہ سیاست دل و دیں باختہ اند
جز برہمن پسرے محرم اسرار کجاست

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎

مرا بنگر کہ در ہندوستان دیگر نمی بینی　　برہمن زادہ رمز آشنائے روم و تبریز ست

آپ کے آباؤ اجداد کا یہ خاصہ رہا کہ وہ اسلام سے محبت اور اولیائے کرام سے عقیدت رکھتے تھے۔

آپ کے والدین اخلاق کے مجسمہ تھے۔ زہد و تقویٰ کی ہوبہو تصویر۔ اقبال فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک فقیر ان سے مانگنے آیا۔ اقبال نے اُسے مارا۔ فقیر جو کچھ مانگ کر لایا تھا وہ زمین پر گر گیا۔ آپ کے باپ نے یہ واقع دیکھا تو انہیں بہت ہی افسوس ہوا اور بیٹے سے یوں فرمایا:۔

اندکے اندیش و یاد آرائے پسر
اجتماع اُمّتِ خیر البشر
باز این ریش سفید من نگر
لرزہ بیم و امید من فگر
بر پدر این جورِ نازیبا مکن
پیش مولا بندہ را رسوا مکن

قصہ کوتاہ علامہ کے والدین نہایت ہی پرہیز گار اور متقی تھے۔

پیدائش

ایسے مردانِ خدا کے آغوش میں سر محمد اقبال ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء

میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے محمد اقبال نام رکھا۔ جس ساعت میں یہ نام رکھا گیا کیسی ہی وہ مبارک گھڑی تھی کیونکہ یہ نام آپ کے لئے بہت ہی موزوں ثابت ہوا۔ آپکی تربیت میں والدہ محترمہ کا بہت کچھ ہاتھ تھا۔ ایک جگہ فرماتے ہیں ؂

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا

تعلیم

پہلے ابتدائی تعلیم گھر پہ ہی حاصل کی۔ کچھ مدت تک مکتب میں پڑھتے رہے پھر اسکول میں داخل ہوئے۔ پانچویں جماعت پاس کی اور وظیفہ پایا۔ اسی طرح آپ مڈل اور انٹرنس میں بھی نمایاں درجہ حاصل کر کے پاس ہوئے اور وظیفہ پاتے رہے۔

آپ کے بزرگ علامہ کو شمس العلماء مولوی سید میر حسن مرحوم کے پاس لے گئے اور عرض کیا کہ "آپ اسے بجائے اسکول کی تعلیم کے دینیات کا درس دیا کریں"۔

پس پھر تو علامہ موصوف آپ کی زیر نگرانی عربی و فارسی پڑھتے رہے اور ساتھ ہی اسلامیات اور حکمت کی مکمل تعلیم حاصل کر لی۔ علامہ اپنے اُستاد سے دلی محبت رکھتے تھے۔ انگلینڈ جانے سے پہلے دعا فرماتے ہیں ؎

وہ شمع بارگہ خاندان مرتضوی
رہے گا مثلِ حرم جس کا آستاں مجھ کو
نفس سے جس کے کھلی میری آرزو کی کلی
بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجھ کو
دعا یہ کر کہ خداوندِ آسمان و زمیں
کرے پھر اُس کی زیارت سے شادماں مجھ کو

اقبال نے ایف اے اسکاچ مشن کالج سیالکوٹ سے پاس کیا۔ پھر لاہور میں گورنمنٹ کالج میں بی۔ اے میں داخل ہو گئے۔ خدا کی شان کہ سیالکوٹ میں آپ کو میر حسن کی صحبت سے بہت فائدہ پہنچتا رہا۔ یہاں بھی قابل اُستاد سے تعارف ہوا وہ تھے مسٹر ٹامس آرنلڈ ایم۔ اے۔ جو کہ علی گڑھ کالج کو چھوڑ کر گورنمنٹ کالج لاہور میں آ گئے تھے۔ آپ فلسفے کے مانے ہوئے پروفیسر تھے۔ پس اقبال نے بھی فلسفہ کی کلاس میں جانا شروع

کردیا۔ پھر کیا تھا تھوڑے دنوں کی ہی صحبت سے اُستاد اور شاگرد میں وہ محبت پیدا ہوئی جو کہ ہونی چاہیے تھی۔ پروفیسر موصوف نے فلسفہ کو کوٹ کوٹ کر شاگرد کے دماغ میں بھر دیا۔ ۱۸۹۹ء میں اقبال نے ایم۔ اے پاس کیا۔ اول درجہ میں پاس ہونے کی وجہ سے آپ نے طلائی تمغہ یونیورسٹی سے حاصل کیا۔

ملازمت

ایم۔اے پاس کرنے کے بعد علامہ مرحوم کو اورینٹل کالج لاہور میں تاریخ اور فلسفہ کی پروفیسری مل گئی۔ بعدازاں گورنمنٹ کالج میں بھی فلسفہ و انگریزی کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر رہے۔

یورپ کا سفر

آپ تحصیل علم کے بہت ہی شائق تھے۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۰۵ء میں ولایت کا سفر اختیار کیا۔ کیمبرج یونیورسٹی سے فلسفہ کی ڈگری حاصل کی اور پھر جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے فلسفہ ایران

پر ایک عالمانہ مقالہ میں پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری پائی۔پھر بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔

آپ کی قابلیت کا سکہ انگلینڈ میں بیٹھ گیا۔پھر یہ لندن میں چھ ماہ تک لندن یونیورسٹی میں عربی کی پروفیسری کرتے رہے۔

اقبال تین سال تک یورپ میں رہے۔انگلینڈ سے واپس آنے کے بعد بھی آپ کے مذہبی خیالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی بلکہ مردانِ خدا سے اُن کی عقیدت اور بھی بڑھ گئی۔علامہ موصوف نے یورپ میں رہ کر بہت کچھ سیکھا ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

خرد افزود مرا درس حکیمانِ فرنگ
سینہ افروخت مرا صحبت صاحب نظراں

ولایت سے واپس آنے کے بعد اقبال نے کچھ عرصہ پروفیسری کی پھر ملازمت چھوڑ کر بیرسٹری شروع کر دی۔۱۹۳۴ء تک بیرسٹری کرتے رہے۔پھر صحت گرنے سے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

آپ کے اشعار پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ سیاسیات سے دُور ہی رہنا چاہتے تھے۔کیونکہ اپنے ایک دوست کو لکھتے ہیں ؎

یہ عقدہ ہائے سیاست تجھے مبارک ہوں
کہ فیضِ عشق سے ناخن مرا ہے سینہ خراش

نگر ۱۹۲۶ء میں آپ لیجسلیٹو کونسل کے ممبر انتخاب کئے گئے۔ اس کونسل میں آپ نے اپنی مدبری کا کافی ثبوت دیا ۱۹۳۱ء میں اقبال دوسری گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے انگلستان گئے۔ اسی دوران میں آپ نے مصر کا بھی سفر کیا۔ ۱۹۳۲ء میں آپ نے تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کی اور واپسی پر ہسپانیہ جاکر آثارِ عہدِ اسلام کی سیر کی۔

سفرِ دکن

دسمبر ۱۹۲۸ء میں اسلام پر چند لیکچر دینے کے لئے اقبال مدراس گئے۔ ۱۹۲۹ء جنوری کو آپ بنگلور پہنچے۔ آپ کے استقبال کو ایک جم غفیر آیا اور ہاتھوں ہاتھ شہر میں لے گیا۔ وہاں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں بنگلور کے تمام معززین و اہلِ علم جمع تھے۔

مہاراج میسور کے دعوت دینے کی وجہ سے ۱۰ جنوری کو

میسور تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ اسی سفر میں آپ نے سلطان حیدر علی اور ٹیپو سلطان کے مزارات کی بھی زیارت کی ۱۴ جنوری کو آپ حیدر آباد پہنچے اور شاہی مہمان خانہ میں فروکش ہوئے۔

اقبال جامعہ میں

اقبال کے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے کچھ لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا۔ ڈاکٹر انصاری مرحوم کی دعوت پر ۱۹۳۲ء میں غازی رؤف بے ہندوستان تشریف لائے۔ ان محفلوں میں سے ایک محفل کی صدارت علامہ موصوف (اقبال) نے کی، جب محمد اقبال محفل میں شرکت کے لئے جا رہے تھے تو غازی رؤف بے بھی ساتھ تھے اُنہوں نے علامہ سے کہا کہ آپ آگے آگے چلئے کیونکہ آپ ہمارے صحیح معنوں میں مقتدا ہیں۔ آپ نے پھر اپنی تقریرات کا سلسلہ جاری کیا۔ ان محفلوں میں مولانا اسلم جیراج پوری نے دعوے کے ساتھ کہا کہ علامہ اقبال اسلام کے سب سے بڑے شاعر ہیں کیونکہ آپ کا کلام حقائق اسلامی سے بھرا پڑا ہے۔

اعزازات

علامہ اقبال کی مثنویوں کا ترجمہ انگریزی میں بھی کیا گیا۔ آپ کی شاعری کی شہرت کا مغربی ممالک پر بھی اثر پڑ گیا۔ ۱۹۲۲ء میں گورنمنٹ نے نائٹ کا خطاب پیش کیا۔ آپ نے اس خطاب کے لینے میں عذر کیا اور کہا کہ وہ تب ہی اس خطاب کو لے سکتے ہیں جبکہ پہلے گورنمنٹ میرے استاد میر حسن کو شمس العلماء کا خطاب دے۔ آخر گورنمنٹ کو منانا ہی لیا۔ یہ تھا محمد اقبال کا پیار اپنے محترم استاد سے۔ سر کا خطاب لینے کے بعد بھی علامہ کے خیالات میں فرق نہیں آیا۔ جو جذبات پہلے تھے وہی جذبات بدستور کام کرتے رہے گو لوگ کئی طرح کی باتیں کہتے رہے۔ جب آپ کی محفل جمتی تھی تو وہیں ہر قوم کا آدمی ہوتا تھا گویا وہ ہر دل عزیز تھے۔

علی گڑھ والہ آباد یونیورسٹی نے آپ کو ڈی لٹ کی ڈگری دی۔

جب آپ نے بیرسٹری چھوڑ دی تو نواب بھوپال نے آپ کی قدردانی کی اور ۵۰۰ روپے ماہوار مقرر کر دیا۔ جوکہ آپ کو آخری دم

تک ملتا رہا۔

علامہ موصوف کے دل میں حجاز کے جانے کی بہت خواہش تھی اور وہ چاہتے تھے کہ اس فرض کو بھی ادا کریں اور آخرت کا فائدہ حاصل کریں۔ آپ کی آخری تصنیف "ارمغان حجاز" ہے۔

آخری عمر میں آپ کی بصارت بہت کمزور ہو گئی۔ آپریشن کی ضرورت تھی مگر بیماری کی وجہ سے آپریشن نہ کرا سکے۔ تین برس تک آپ درد گردہ میں مبتلا رہے۔ حکیم نابینا صاحب کے علاج سے کچھ فائدہ ہو گیا تھا۔ ۱۹۳۵ء میں آپ کی رفیقۂ حیات آپ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں۔ اس موت سے آپ کے دل پر ایک سخت چوٹ لگی۔

آخر سانس کے دورے ہر رات ہونے لگے۔ ضعف قلب کی بھی شکایت ہو جاتی تھی۔ ساتھ ہی جگر بھی بڑھ گیا۔ اور پاؤں پر ورم بھی آگیا تھا۔ یونانی علاج بھی کیا گیا اور انگریزی علاج بھی کیا گیا۔ مگر حالت کمزور ہو گئی تھی۔

علامہ کا تیرہ سال کا بیٹا جاوید اندر کمرے میں آیا تو آپ نے فرمایا کہ "بیٹا تم میرے پاس آکر بیٹھا کرو، میں شاید چند روز کا مہمان ہوں"۔

کہا جاتا ہے کہ علامہ موصوف نے تقریباً دس منٹ پہلے حسب ذیل قطعہ پڑھ کر وقت آجانے کا اعلان کردیا تھا ؎

سرودِ رفتہ باز آید کہ ناید
نسیمے از حجاز آید کہ نیاید
سر آمد روزگارِ ایں فقیرے
دگر دانائے راز آید کہ نیاید

لیکن آپ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ توحید پرست مسلمان موت سے کبھی نہیں ڈرتا۔ آپ کا ایک شعر ہے ؎

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لبِ اوست

آپ کی رحلت کے وقت بھی یہی ہوا۔ صبح کے سوا پانچ بجے کا وقت تھا کہ ایک آہ کھینچی اور ہمیشہ کی نیند سو گئے۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۶۵ سال ایک مہینہ انتیس دن تھی۔ رحلت کی اطلاع شہر میں ہوئی سب دفاتر سرکاری و غیر سرکاری بند کردئے گئے۔ سرکار سے اجازت لے کر بادشاہی مسجد کے دروازے کی بائیں جانب جو قطعہ زمین تھا وہاں علامہ موصوف کو دفن کیا۔

علامہ اقبال کی رحلت نے ہندوستان بھر کی ادبی محفلوں میں قیامت کی سی ہل چل ڈال دی۔ اصحاب قلم نے قطعات اور نظمیں لکھیں کہ تاریخ مادہ نکالیں نمونے کے طور پر ذیل میں لکھا دیا ہے ؎

برفت اقبال آں عرفاں نوائے ۳۵ ۱۳
دِگر دانائے راز آید کہ ناید ۳ - ۶ / ۸ ۳ ۱۹ء
سر آمد روزِ آں علامۂ ہند ۴ ۷ ۷
دگر دانائے راز آید کہ ناید ۳ ۸ ۵ / ۷ ۵ ۱۳

حُسنِ اخلاق

حضرت علامۂ اقبال اخلاق کا ایک عمدہ نمونہ تھے۔ ملنے والوں کو بڑی خوشی سے ملتے تھے خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا۔ آپ ہمیشہ مسکراتے ہوئے نظر آتے تھے۔ آپ میں ضبط اور تحمّل بہت تھا۔ کبھی غصے کی حالت میں آپ کو نہیں دیکھا گیا۔ آپ ثابت قدم تھے۔ مستقل مزاجی تو گویا آپ کی گھٹی میں دی گئی تھی۔ جس کام کا ارادہ کرتے تھے اُسے پایۂ تکمیل تک

پہنچا ہی دیتے تھے۔ جھوٹ سے بالکل نفرت تھی۔ ہمیشہ سچ بولتے تھے آپ گویا تسلیم و رضا کے مجسمہ تھے۔

تکبر۔ ریا۔ جاہ پسندی کا آپ کو بالکل خیال نہ تھا۔ تواضع کے دلدادہ تھے۔ آپ انکسار حلیم تھے۔ نمود و نمائش سے احتراز کرتے تھے۔ سادہ لباس میں رہتے تھے۔ آپ کی ملاقات کرنے میں کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ نہ کوئی دربان تھا جو اندر جانے سے روکے۔ ایک ہی لباس سے چھوٹے بڑے سے ملتے تھے۔ آپ بہت ہی منکسر المزاج تھے۔

علامہ موصوف میں حُب قومی و حُب وطنی کا جذبہ تو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک شعر میں حب الوطنی کی بو آتی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

شاعری

مولانا الحاج حامد صاحب قادری فرماتے ہیں :-

تین شاعر مختلف اوقات میں پیدا ہوئے - جن کے فیض طبع نے اُردو کو گنجِ زر دیا - ایک اثر میں بڑھ گیا - ایک رفعتِ تخیل میں - تیسرے کی ذات میں دونوں کو حق نے مجرد دیا - کائنات شاعری میں بس یہی دونوں کمال - تیسرے میں اس لئے دونوں کو یکجا کر دیا - ان اشعار میں میر - غالب اور اقبال کی طرف اشارہ ہے -

اُردو شاعری کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ فارسی شاعری کی نقل ہے - بات یہ ہے فارسی شاعری نے ایران میں جنم لیا - جب چنگیز خاں اور ہلاکو خاں نے بغداد تک کو تہ و بالا کر دیا - اور بہت سے لوگوں کو تلوار کے گھاٹ اُتار دیا تو قدرتی طور پر لوگوں کے دلوں پر اس سفاکی کا اثر جم گیا اب جو بھی شاعر ہوئے اُنہوں نے عشق کے دائرے سے آگے قدم ہی نہ رکھا - اُس کا عاشق بھی ہو بہو چنگیز خاں کی شکل میں

یا ہلاکو خاں کی شکل میں اپنے عشاق کو مارتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

یہی حالت ہندوستان میں ہوئی کیونکہ جب شہنشاہ اورنگزیب اس دار فانی سے رحلت فرما گئے تو اُن کے بعد ہندوستان میں لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے۔ پہلے فرانسیسیوں نے اپنا قبضہ ہندوستان پر جمانا چاہا مگر بعد ازاں ایسٹ انڈیا کمپنی نے فرانسیسیوں کو یہاں سے نکال اپنا اقتدار بڑھایا۔ بادشاہ سلامت صرف نام کے ہی بادشاہ تھے وہ کبھی انگریزوں کے ہاتھوں اور کبھی مرہٹوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی کی طرح ناچتے تھے۔ ۱۸۵۷ء کا غدر جو ہوا تو یہ بھی ایک نمونہ ایران کی بربادی کی طرح کا تھا۔ غالبؔ حالیؔ نے یہ نمونہ دیکھا تھا اور اس وقت کے مرثیے اپنی شاعری میں ظاہر کئے مگر اقبال ان سب سے ممتاز دکھائی دیتے ہیں۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ علامہ موصوف یورپ میں گئے۔ اور دور رس مسائل پر نظر ڈالی اور اہل ہند کو ولولہ انگیز پیغام دیا۔ اس پیغام میں اُس کے ذاتی جذبات بھی شامل ہیں اور ہندوستان کے سیاسی حالات اور مغربی علوم سے

آگاہی بھی شامل ہے۔

جب اقبال میں شاعری کے جذبہ نے زور پکڑا تو یہ وہ وقت تھا سر سید احمد اور حالی وغیرہ سماجک سدھار میں لگے ہوئے تھے۔ اب اقبال نے جب آواز اُٹھائی جیسے ترانہ ہندی۔ نیا شوالہ وغیرہ تو اس آواز نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا۔

جب علامہ موصوف اپنی شاعری کا سکہ بٹھا کر ۱۹۰۵ء میں یورپ گئے تو وہاں کی ہوس ناکی کو دیکھ کر اُن کے دل پر سخت چوٹ لگی اور دل میں نفرت پیدا ہو گئی۔ جو ان اشعار سے ظاہر ہوتی ہے ؎

دیارِ مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو۔ وہ اب زرِ کم عیار ہوگا
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ زیادہ تر انسانی برادری اور مساوات کی طرف کھنچتے چلے گئے۔ جب ۱۹۰۸ء میں ہندوستان میں آئے تو انہوں نے ہندی ترانہ گا کر اپنے

جوشِ محبت کا اظہار کیا۔جس کے ذیل میں چند اشعار ہیں۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر کرنا
ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندوستاں ہمارا

یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اُردو شاعری نے اقبال جیسا شاعر پیدا نہیں کیا۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ پہلے شعرا شعر کہنا نہیں جانتے تھے۔ مثال کے طور پر انیس۔سودا غالب اور ذوق نے شاعری کو اُردو زبان کو ایک پستی سے نکالکر بلندی پر پہنچا دیا۔ اکبر اور حالی نے قومیت کا جوش اپنے رنگ میں بھر دیا۔ اکبر تو ہنسی ہنسی میں دلوں میں وعظ کے نشتر چبھوتے نظر آتے ہیں۔

داغ گو اتنے بلند پایہ کے شاعر نہیں تھے۔ مگر زبان ایسی سادہ اور صاف پائی تھی اور کسی پرانے خیال کو اس طرح سے پیش کرتے تھے کہ تعریف کئے بغیر نہیں رہا جاتا۔

علامہ اقبال پر ان سب شاعروں کا اثر ہوتا رہا۔ اور آپ نے مشق شروع کر دی۔ مشق کرتے کرتے اپنے لئے

ایک نیا راستہ نکال لیا۔ اور ایسی منزل پر پہنچے کہ جس منزل میں اور کوئی دوسرا اُردو کا شاعر شریک نظر نہیں آتا۔ باوجود اس بلند درجہ حاصل کرنے کے علامہ موصوف ہمیشہ اپنے بزرگ قدما کی بڑائی کا اعتراف کرتے تھے۔

بعض اصحاب یہ بھی الزام لگا دیتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے شاعر تھے۔ ظاہرا طور پر تو کہہ سکتے ہیں کیونکہ کسی کی زبان روکی نہیں جا سکتی۔ لیکن اگر نظر غائر سے دیکھیں تو پتہ لگے گا کہ اقبال اپنے پیش رو شعرا کا نام بڑی عزت سے لیتے ہیں۔ جیسے آپ نے غالب۔ داغ اور حالی پر نظمیں لکھ کر اس بات کا صحیح ثبوت دیا کہ ان کے دل میں ان شعرا کے لئے کتنی محبت تھی۔ یہاں تک کہ شیکسپیر پر بھی نظم لکھی۔ آپ کو اہلِ ہند سے خاص رغبت رہی اپنے بزرگوں کی عزت اُن کے دل میں جاگزیں تھی وہ نظمیں ظاہر کرتی ہیں کہ وہ سب مذہب والوں کے شاعر تھے۔ مثال کے طور پر آپ ذیل کی نظمیں پڑھ کر دیکھیں۔

سوامی رام تیرتھ۔ بھرتری ہری۔ رام چندر جی۔ لکشمن جی گورو نانک۔

شروع شروع میں علامہ موصوف نے خود بخود غزل گوئی

شروع کی - پھر مرزا داغ سے خط وکتابت شروع ہوئی علامہ نے داغ کے سامنے شاگردی کا گھٹنا ٹیکا - داغ نے جب شاگرد کی طبیعت کا اندازہ کیا تو لکھا کہ تمہاری نظموں کے لئے اصلاح کی کوئی ضرورت نہیں - اپنی طبیعت کے بہاؤ پر چلتے جاؤ - اور اپنے لئے نیا راستہ تلاش کر لو - کہنے کو علامہ موصوف داغ کے شاگرد تھے مگر ذہنی اور معنوی لحاظ سے وہ غالب کے شاگرد تھے - سوال پیدا ہوتا ہے کہ اقبال غالب کے اتنے کیوں گرویدہ تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ غالب جدت پسند شاعر تھے - علامہ موصوف بھی جدت پسند تھے طبیعت بھی غالب کی طرح فلسفیانہ تھی - قدیم اور جدید مطالعے نے اُن کی نظر میں عمیق سے عمیق مضامین دیکھنے کے لئے وسعت پیدا کر دی - انگریزی زبان وادب اور مغربی علوم کی واقفیت نے مختلف مضامین پر عبور حاصل کرنے میں مدد دی -

اقبال اپنے لئے ایک بڑا نصب العین اور مقصد حیات متعین کرنا چاہتے تھے - ایک نئے راستے کی لگن اُن کے دل میں تھی وہ زندگی کی کتاب کا مفسر بننا چاہتے تھے -

اُنہوں نے پیچیدہ مسائل کی گتھیوں کو اچھی طرح سے سُلجھایا۔ ذیل میں چند اشعار دیئے جاتے ہیں ؎

محفلِ قدرت ہے اک دریائے بے پایانِ حُسن
آنکھ اگر دیکھے تو ہر قطرے میں ہے طوفانِ حُسن
(بچہ اور شمع)

اس چمن میں ہیں سراپا سوز و سازِ آرزو
اور تیری زندگانی بے گدازِ آرزو
(گُلِ رنگین)

رواں ہے سینہ دریا پہ اک سفینۂ تیز
ہوا ہے موجوں سے ملاح جس کی گرم ستیز
جہازِ زندگی میں آدمی رواں ہے یونہی
ابد کے بحر میں پیدا یونہی نہاں ہے یونہی
(کنارِ راوی)

مری قسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا
ساقیٔ موت کے ہاتھوں سے صبوحی پینا

نہ یہ خدمت ۔ نہ یہ عزت ۔ نہ یہ رفعت اچھی
اس گھڑی بھر کے چمکنے سے تو ظلمت اچھی

(ستارۂ صبح)

کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی
جگنو میں جو چمک ہے ۔ وہ پھول میں مہک ہے

(جگنو)

پھر کبھی اے ماہِ مبیں میں اور ہوں تو اور ہے
درد جس پہلو میں اُٹھتا ہے وہ پہلو اور ہے

(چاند)

نور کا طالب ہوں گھبراتا ہوں اس بستی میں میں
طفلکِ سیماب پا ہوں مکتبِ ہستی میں میں

(ماہِ نو)

چمن کو چھوڑ کے نکلا ہوں مثل نکہت گل
ہوا ہے صبر کا منظور امتحاں مجھ کو

فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مسلم اسیر
اپنی آزادی بھی دیکھ ان کی گرفتاری بھی دیکھ

اقبال نے شعر کو فلسفہ اور فلسفے کو شعر بنا دیا۔ اسی میں علامہ کی عظمت کا راز پوشیدہ ہے۔ شعر کیا ہوتا ہے بس جادو کا اثر رکھتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اقبال کے فلسفیانہ خواب کا طلسم ٹوٹنے کے بعد بھی اُسکے کہے ہوئے کلام یعنی شاعری کا طلسم برقرار ہے۔ یہ ہے شاعرانہ ساحری اور یہی اصل اقبال ہے۔ وہ شاعر پیدا ہوا شاعر رہا۔ شاعر مرا۔

اقبال کی شاعری کے مختلف دور ہیں اور تخیل کا تدریجی ارتقا ہوتا رہا ہے۔ ہر دور کے لحاظ سے شاعری کو پڑھ کر سمجھنا چاہیے۔

اقبال کی شاعری کے چار دور ہیں۔

۱- ابتدا سے سنہ ۱۹۰۵ء تک
۲- سنہ ۱۹۰۵ء سے سنہ ۱۹۰۸ء تک
۳- سنہ ۱۹۰۸ء سے سنہ ۱۹۲۴ء تک
۴- سنہ ۱۹۲۵ء سے سنہ ۱۹۳۸ء تک

پہلا دَور

اس دور میں علامہ موصوف حقیقت کی تلاش میں مارا مارا پھرتا نظر آتا ہے - رازہائے سربستہ کے انکشاف کی جستجو کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جیسے ؎

کوئی اب تک نہ یہ سمجھا کہ انساں
کہاں جاتا ہے آیا ہے کہاں سے

ہوں وہ رہرو کہ محبت ہے مجھے منزل سے
کیوں تڑپتی ہوں یہ پوچھے کوئی میرے دل سے

دوسرا دَور

یہ دَور وہ زمانہ ہے جبکہ علامہ یورپ میں قیام کئے

ہوئے تھے۔ یورپ کی حالت دیکھ کر اور اُس کا مقابلہ ہندُستان سے کر کے اقبال کا دل ہندوستان کی حالت پر بہت کڑھا اس دور میں بہت کم نظمیں لکھی ہیں۔ اس دور میں اقبال حُسن وعشق کے مطالعہ میں محو نظر آتا ہے جیسے ؎

شیشہ دہر میں مانند مے ناب ہے عشق
روح خورشید ہے خونِ رگِ مہتاب ہے عشق
انجام ہے اس خرام کا حُسن
آغاز ہے عشق انتہا حُسن

تیسرا دور

یہ دور یورپ سے آنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس دور میں اقبال کے مُنہ سے بجائے ہندی ترانے کے اسلامی ترانہ ہوا۔ اس عہد میں مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی۔ اسی دور میں علامہ نے فارسی کی تین مشہور کتابیں۔ اسرار خودی، رموز بیخودی اور پیام مشرق لکھیں۔

چوتھا دور

اس دور میں علامہ نے مادہ پرست دنیا اور مغربی تہذیب و تمدن کے مصائب و حسات سے آگاہ کیا۔

حصّۂ اوّل

ہمالہ

۱۔ ہم بمعنی برف آلہ بمعنی گھر یعنی برف کا گھر۔ چونکہ ہمالہ کی چوٹیوں پر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے اس واسطے اس کا نام ہمالہ یا ہمنچل رکھا گیا۔ **فصیل**۔ شہر کی چار دیواری **کشور**۔ مونث، ولایت، **چومتا ہے**۔ چھوتا ہے، پیار کرتا ہے۔ **پیشانی** (ف) ماتھا، **آسمان**۔ آس بمعنی چکی مان بمعنی مانند یعنی چکی کی مانند۔ جیسے چکی گھومتی ہے۔ اسی طرح آسمان گھومتا ہے۔ جیسے چکی میں دانے دلے جاتے ہیں۔ اسی طرح زیرِ آسمان جو بھی پیدا ہوا وہی پیسا گیا۔

معنی۔ اے ہمالہ! تو ہند کی ولایت کی چار دیواری یا محافظ ہے۔ تو اتنا بلند ہے کہ آسمان جھک کر تیرے ماتھے کو چومتا ہے۔

تشریح۔ جیسے ایک شہر کے گرد فصیل بنائی جاتی ہے تاکہ چور ڈاکوؤں سے شہر محفوظ رہے۔ بعینہٖ قدرت نے ہندوستان کے بچاؤ کے لئے ہمالہ کو چار دیواری کا کام سونپا ہوا ہے۔ ہمالہ اتنا بلند ہے کہ آسمان کے ساتھ ملا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان جھک کر ہمالہ کے ماتھے کو چوم رہا ہے۔

۲۔ **ہویدا نہیں** (محاورہ) ظاہر نہیں دکھائی نہیں دیتے۔ **دیرینہ** (ف) پرانا، تجربہ کار، بزرگ۔ **دیرینہ روزی** (ف) پرانا پن۔ بوڑھے ہونے کی علامات **گردش**۔ حاصل مصدر از گردیدن بمعنی گھومنا۔ چونکہ رات دن کا چکر لگا رہتا ہے اس لئے گردش کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اس لئے گردش بمعنی ہوئے چکر، انقلاب

بدنصیبی، مصیبت - سحر - تیغ -

اے ہمالہ اگو تو قدیم الیام سے چلا آتا ہے۔ لیکن تجھ میں قدامت یعنی بڑھاپے کے آثار ظاہر نہیں ہیں۔ اگر شام سحر کی گردش میں تو بھی گزرتا چلا آ رہا ہے۔ تاہم تو بھی تو جوان اور مضبوط ہی دکھائی دیتا ہے۔

تشریح۔ ہمالہ پرانے زمانے سے ہی ہے مگر اس میں قدامت کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ قدرت کے کارخانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ رات دن کی گردش سے ہر چیز میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر ہمالہ میں کوئی انقلاب کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔

۳- **کلیم** (ع) کلام کرنے والا۔ لقب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا۔ **جلوہ**- (ع) روشنی، نظارہ۔ **طور سینا** (ع) مذکر۔ ایک مقدس پہاڑی جس پر چڑھ کر حضرت موسیٰ جناب باری کے احکام اور تجلّی پائے تھے۔ **تجلّی**- (ع) مونث۔ پردہ ہٹنا، ظاہر ہونا، چمک، جلوہ۔ **سراپا**- سر سے لے کر پاؤں تک یعنی سارا کل۔ **چشم بینا** (ف) دیکھنے والی آنکھ۔ مراد اس انسان کی آنکھ جس میں قدرت کے نظارے دیکھنے اور پرکھنے کی بصارت ہو۔

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر خداوند کریم کا ایک جلوہ دیکھا تھا۔ لیکن اے ہمالہ! تو ظاہر اور باطن دیکھنے والی آنکھ میں تمام کا تمام تجلّی ہے۔

تشریح۔ قرآن مجید میں آیت ہے کہ کوہ طور پر خدا کا جلوہ شعلہ کی شکل میں نظر آیا تھا جسے دیکھ کر حضرت موسیٰ دیکھنے کی تاب نہ لا سکے۔ کیونکہ اس شعلہ کی چمک نہ معلوم کتنے سورجوں سے زیادہ تھی۔ اسی آیت کی طرف اشارہ کر کے شاعر فرماتا ہے کہ کوہ طور پر تو صرف ایک جلوہ ہوا تھا۔ مگر ایک عقل مند اور سمجھ دار کے لئے تو تمام کا تمام تجلّی ہے۔

۴۔ **امتحان** ۔ مذکر۔ آزمائش ۔ دیدہ (ف) آنکھ ۔ **کوہستان** (ف) پہاڑ۔ **پاسبان** ۔ چوکیدار، رکھوالا، محافظ ۔

ظاہر طور پر جب تجھے دیکھا جائے تو تو ایک پہاڑ ہی آنکھ میں دکھائی دیتا ہے ۔ مگر درحقیقت اگر باطنی آنکھ سے دیکھا جائے تو تو ہمارے پیارے ہندوستان کا تو محافظ ہے اور ہندوستان کے لئے ایک دیوار کا کام دیتا ہے ۔

تشریح ۔ شاعر کا مقصد یہ ہے کہ ہمالہ اتنا اونچا ہے کہ حملہ آور اس کی رہ ہندوستان پر حملہ نہیں کر سکے ، اور نہ ہی کر سکتے ہیں ۔ اس لئے ہمالہ ہندوستان کا محافظ ٹھہرا ۔

۵ ۔ **مطلع** (ع) جائے طلوع ۔ قصیدہ کا پہلا شعر ۔ **مطلع اوّل** ۔ پہلا شعر پہلا مطلع ۔

دیوان ۔ (ع) غزلوں اور مضمون کا مجموعہ ۔ **فلک** ۔ آسمان ۔ جمع افلاک ۔ سو (ف) مونث ۔ طرف ۔ **خلوت** (ف) تنہائی ۔ سونے کا کمرہ ۔ پوشیدگی ۔ **خلوت گاہ** ۔ خالی جگہ ۔ تنہائی کی جگہ ۔ **دامن کش** ۔ دامن کھینچنے والا ۔ اسم فاعل ترکیبی دامن بمعنی پلہ کش امر حاضر از مصدر کشیدن بمعنی کھینچنا ۔

تو وہ دیوان ہے کہ جس کا پہلا مطلع آسمان ہے ۔ اے ہمالہ تو انسان کو اپنے دامن کی طرف خلوت اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے ۔

تشریح ۔ یعنی ہمالہ قدرت کا دیوان ہے ۔ اس دیوان کا پہلا مطلع آسمان ہے ۔ یعنی اس دیوان کے مضامین بہت بلند ہیں ۔ ہندوؤں کے جتنے بھی بزرگ رشی ہو چکے ہیں وہ ہمالہ کے آس پاس ہی عبادت کرنے میں مشغول ہوتے تھے اور آج کل بھی ہمالہ کے پاس لوگ چلے جاتے ہیں ۔ ہماری سرکار نے بھی شملہ ہمالہ کی خلوت گاہ میں ہی انتخاب کیا ۔

۶ ۔ **دستار** (ف) پگڑی ۔ **فضیلت** ۔ بزرگی ۔ **دستارِ فضیلت** ۔ بزرگی کی

پگڑی - خندہ زن ہے - قہقہہ لگاتا ہے - مذاق اُڑاتا ہے - کُلاہ - ٹوپی - مہرِ سورج عالم تاب - دُنیا کو چمکانے والا - اسم فاعل تیری چوٹیوں پر جو سفید برف ہے وہ برف نہیں بلکہ تونے بزرگی کی پگڑی باندھی ہوئی ہے - یہ دستار تیری بزرگی کی علامت ہر اور یہ دستار سورج کا مذاق اُڑاتی ہے -

تشریح - قاعدہ ہے کہ جب کوئی بڑا بزرگ ہو جاتا ہے تو وہ سفید پگڑی باندھتا ہے - اسی طرح ہمالہ کی برف گویا سفید پگڑی ہے - چونکہ سارا سال برف جمی رہتی ہے اس لئے یہ سفید دستار سورج کا مذاق اُڑاتی ہے کہ اپنا زور لگالے مگر یہ ہمالہ کی برف نہیں پگھلے گی -

۷ - عمرِ رفتہ (ف) گزری ہوئی عمر - گزشتہ عمر - عہدِ کہن (ف ع) پُرانہ زمانہ - قدیم زمانہ - وادی - گھاٹی - خیمہ زن ہیں - ڈیرہ ڈال رکھا ہے - یعنی سیاہ بادل اِدھر اُدھر جھومتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ بادلوں نے ڈیرا ڈال رکھا ہے -

زمانۂ قدیم جو نہایت ہی دراز ہے وہ گویا تیری گزشتہ عمر کا ایک لمحہ ہے - یعنی تیری عمر بہت ہی دراز ہے - تیری وادیوں میں گھٹائیں ڈٹی پڑی ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمالہ بادلوں کی چھاؤنی ہے -

۸ - ثریا - (ع) مذکرہ وہ چھ ستارے جو باہم متصل واقعہ ہیں - یہاں مراد بلندی سے ہے -

سرگرمِ سخن ہونا - باتیں کرنا - پہنائے فلک (ف) آسمان کی وسعت -

تیری چوٹیاں تو ثریا سے باتیں کر رہی ہیں (یعنی نہایت بلند ہیں) گو تو زمین پر واقعہ ہے مگر تیرا وطن آسمان کا وسعت ہے -

۹ - سیال - بہنے والا - رومال - منہ صاف کرنے کا کپڑا -

تیرے دامن کے پاس بہنے والا چشمہ گویا ایک پگھلا ہوا آئینہ ہے۔ ہوا کی موج تیری زمین کے لئے رومال ہے۔

تشریح۔ یعنی ہمالہ کے دامن میں جو صاف پانی کے چشمے ہیں اُن کا پانی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے پگھلا ہوا بلور ہو۔ زمین ایسی صاف معلوم ہوتی ہے کہ کسی نے رومال سے صاف کی ہے اس لئے رومال ہوا ہے جو زمین صاف کر دیتا ہے۔

۱۰۔ رہوار (ف) مذکر گھوڑا۔ ابر۔ بادل۔ تازیانہ۔ (ع) کوڑا۔ برق (ف) بجلی۔ سرِ کوہسار۔ پہاڑ پر۔

۱۲۔ بازی گاہ۔ (ف) کھیلنے کی جگہ۔ دستِ قدرت۔ فطرت کا ہاتھ، خدا کی طاقت۔ عناصر۔ جمع عنصر۔ ہوا، پانی۔ آگ۔ مٹی۔ فرط۔ زیادتی۔ مسرت۔ خوشی۔ طرب۔ خوشی۔ فیل (ع) ہاتھی۔ بے زنجیر۔ آزاد۔ صورت۔ مانند۔

ابر ہوا کے گھوڑے پر سوار ہے۔ بجلی ابر کے ہاتھ میں کوڑا گھوڑے کو چلانے کے لئے ہے۔ اے ہمالہ کیا تو عناصر کے کھیلنے کی جگہ ہے کہ اس میں آگ پانی، خاک ہوا کھیل تماشے کرتے رہتے ہیں (خوشی سے وجد میں آکر شاعر فرماتا ہے) آہاہا بادل پہاڑ کے دامن میں کس خوشی سے جھومتا جھامتا چلا جا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ بادل ایک مست آزاد ہاتھی ہے جو اپنی زنجیروں کو توڑ تاڑ کر آزادی کا لطف اٹھا رہا ہے۔

۱۳۔ جنبش۔ (ف) حرکت حاصل مصدر از جنبیدن بمعنی حرکت کرنا۔ نسیم۔ مونث ٹھنڈی ہوا۔ پنڈت دیا شنکر لکھنوی مصنف "مثنوی گلزار نسیم" کا تخلص۔ گہوارہ (ف) جھولا۔ وہ چارپائی جس پر محراب نما لکڑیاں باندھ کر عورتوں کا جنازہ لے جاتے ہیں۔ ہستی۔ زندگی۔

ہر ایک کلی اپنی زندگی کے نشے میں مست ہو کر جھوم رہی ہے۔ صبح کی ٹھنڈی

۱۴۔ برگ (ف) پتی۔ زبان برگ۔ پتی کو استعارہ کیا ہے زبان سے چونکہ پتی کی شکل زبان جیسی ہے۔ گل چین (ف) اسم فاعل ترکیبی۔ پھول توڑنے والا۔ گل بمعنی پھول چین امر حاضر از مصدر چیدن بمعنی چُننا۔ جھٹک (ہ) مونث جھٹکنا۔

پتے زبانِ خاموشی سے یہ کہہ رہے ہیں کہ پھول توڑنے والے کا ہاتھ ہم تک گویا پہنچا ہی نہیں۔

تشریح۔ یعنی اے ہمالہ! تو اتنا اُونچا ہے کہ درختوں کے پتے اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہاں تک پہنچنا انسان کے لئے بہت دشوار ہے۔

۱۵۔ افسانہ۔ (ف) کہانی۔ قصہ۔ کنج۔ (ف) گوشہ۔ کونہ۔ خلوت خانہ۔ تنہائی کا گھر۔ کاشانہ (ف) مذکر جھونپڑا۔ گھونسلا۔

میری خاموشی میری زندگی کا افسانہ کہہ رہی ہے۔ میرا گھر قدرت کے جلوت خانہ کا ایک گوشہ ہے۔

تشریح۔ یعنی ہمالہ میں خدا کی قدرت کے عجائب ظاہر ہیں۔

۱۶۔ فراز۔ (ف) بلندی۔ کوہ۔ (ف) پہاڑ۔ کوثر و تسنیم۔ (ع) بہشت کی ندیاں۔ شرماتی ہوئی۔ یعنی ہمالہ کی ندیوں کے سامنے بہشت کی ندیاں بھی بے وقعت ہیں۔ کیونکہ بہشت کی ندیاں تو صرف سُنی سنائی ہیں اور اس کی ندیوں کو ہم دیکھ سکتے ہیں۔ جو خوبیاں بہشت کی ندیوں میں ہیں اُس سے بڑھ کر خوبیاں اس کی ندیوں میں ہیں۔

اے ہمالہ! جب ندی تیری بلندی سے نیچے کی طرف چلتی ہے تو پتھروں کے ٹکرانے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ندی گاتی ہوئی چلی آرہی ہے۔ اس ندی کو دیکھ کر کوثر و تسنیم، بہشت کی ندیاں اپنے آپ میں شرم کھاتی ہیں۔

۱۷۔ ساں۔ مانند۔ شاہد۔ (ع) مذکر گواہ۔ آنکھ سے دیکھنے والا۔ محبوب۔ شاہدِ قدرت۔ قدرت کو محبوب سے استعارہ کیا۔ سنگ۔ (ف) پتھر۔ گاہ۔ کبھی۔

ندی کا پانی صاف بلور کی طرح ہے۔ گویا یہ ندی قدرت کے محبوب کو آئینہ دکھاتی ہوئی چلی آ رہی ہے۔ کبھی راستے کے پتھروں سے بچ کر نکل آتی ہے اور کبھی ٹکر کھا لیتی ہے۔

۱۸۔ **عراق**۔ (ع) مذکر۔ لبِ دریا۔ ایک ملک۔ موسیقی کا ایک مقام۔ **دل نشین** (ف) اسم فاعل۔ دل میں بیٹھنے والا عمدہ۔ **ساز**۔ باجا۔

شاعر ندی سے التجا کرتا ہے کہ اے ندی تو اپنے اس دلربا موسیقی کے ساز کو بجاتی جا۔ اے چلنے والی ندی تو ایک مسافر ہے۔ تیری آواز میں جو قدرت کا راز ہے اسے دل ہی سمجھ سکتا ہے۔

۱۹۔ **لیلیٰ**۔ (ف ع) مونث۔ سیاہ فام۔ سیاہ رنگ۔ مجنوں کی معشوقہ مجازاً ہر معشوقہ تشبیہاً۔ حسینہ۔ **شب**۔ (ف) رات۔ **زلف رسا**۔ (ف) لمبی زلف۔ **زُلف**۔ (ف) کنپٹی کے پاس لٹ۔ **رسا**۔ (ف) پہنچنے والا۔ دُور جانے والا۔ **آبشار**۔ (ف) مونث۔ جھرنا۔ وہ جگہ جہاں پانی اوپر سے نیچے گرتا ہے۔ **صدا**۔ (ف) آواز۔

جب رات کی لیلیٰ اپنی دراز لٹ کھولتی ہے۔ مراد جب چاروں طرف رات کی تاریکی پھیل جاتی ہے تو آبشاروں کی آواز دلوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ مراد دل میں امنگ پیدا ہوتی ہے۔ کہ چلیں اور آبشاریں دیکھیں۔

۲۰۔ **تکلم**۔ (ع) مذکر۔ بات کرنا۔ **فِدا**۔ (ع) قربان۔ عاشق۔ **تفکر**۔ (ع) فکر کرنا۔ خاموش رہنا۔ **سماں**۔ نظارہ۔

شام کی خاموشی وہ خاموشی ہے کہ جس پر ہزاروں تکلم قربان۔ مراد شام کی خاموشی گفتگو سے زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہے۔ درخت خاموش بے حس و حرکت دکھائی دیتے ہیں۔ گویا وہ کسی گہری سوچ میں پڑے ہوئے ہیں۔

۲۱۔ شفق ۔ (ع) مونث ۔ صبح اور شام کی سرخی ۔ کہسار ۔ پہاڑ ۔ خوشنما (ف) زیبا، خوبصورت دکھائی دینے والا۔ خوش بمعنی خوبصورت ۔ نما از مصدر نمودن بمعنی دکھائی دینا۔ غازہ (ف) مذکر ۔ اُبٹنا ۔ رخسار ۔ گال ۔

اے ہمالہ تیری چوٹیوں پر شفق کی سرخی کا پھیلی ہوئی ادھر اُدھر بکھر رہی ہے ۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ یہ سرخی تیرے گالوں پر سرخ اُبٹنا ملا جا رہا ہے ۔

۲۲۔ داستان ۔ (ف) کہانی ۔ مسکن ۔ (ع) مقام ۔ جائے سکونت ۔ آبا ۔ واجداد، بمعنی باپ ۔ مراد ۔ ہمارے باپ دادا ۔

اے ہمالہ! اُس وقت کی کوئی کہانی بتا جب کہ انسان کے پہلے آباواجداد نے اِس ہندوستان میں جائے سکونت اختیار کی ۔

۲۳۔ ماجرہ ۔ حال ۔ غازہ ۔ اُبٹنا ۔ تکلف ۔ (ع) تکلیف اٹھاکر کوئی کام کرنا ۔ بناوٹ ۔ ٹھاٹھ ۔ غیریت ۔ دقت ۔

اس وقت کی سیدھی سادی زندگی جس میں بناوٹ کا نام تک نہ تھا کی داستان سنا ۔

تشریح ۔ قدیم زمانے میں ہمارے آباواجداد سیدھی سادی زندگی بسر کرتے تھے ۔ کوئی کام بھی دکھاوے کا نہیں کرتے تھے ۔ اگر کسی سے محبت تھی تو اندرونی ۔ اگر دشمنی ہوتی تھی تو وہ جائز ۔ بناوٹ کسی کام میں بھی استعمال نہیں کی جاتی تھی ۔ اور سب سے پہلے انسان کے رہنے کی جگہ ہمالہ بنا ۔

۲۴۔ تصوّر ۔ (ع) خیال ۔ خیالی تصویر ۔ مراقبہ ۔ کسی چیز کی صورت کا حکم کے بغیر عقل میں آنا ۔ ایام (ع) جمع یوم ۔ زمانہ ۔ دن ۔

اے زمانے کی رفتار اور اے میرے خیال وہ خیالی تصویر میری آنکھوں کے سامنے لا جس سے اُس زمانے کی سچی سادہ زندگی کی تصویر میری آنکھوں میں پھر جائے ۔

گُلِ رنگین

۱۔ گُل ۔ (ف) مذکر ۔ پھول ۔ گلاب کا پھول ۔ چراغ کی بتی کا جلا ہوا سرا (تشبیہاً) معشوق ۔ رنگین ۔ (ف) رنگ دار ۔ زندہ دل ۔ سجا ہوا ۔ رنگ برنگ کا ۔ سُرخ ۔ گُلِ رنگین ۔ سُرخ گلاب کا پھول ۔ شناسا ۔ (ف) پہچاننے والا ۔ پرکھنے والا ۔ خراش ۔ (ف) مونث ۔ رگڑ ۔ حاصل مصدر از خراشیدن جھیلنا ۔ عقدہ (ع) مذکر ۔ گرہ ۔ مشکل بات ۔ بھید ۔

اے رنگین پھول شاید تیرے پہلو میں دل نہیں ہے ۔ کیونکہ تو مشکل گرہ کی خراش کو نہیں پرکھتا ۔

تشریح ۔ انسان مشکل یا آسان چیزوں کو محسوس کرتا ہے ۔ صرف اس لئے کہ اس کے پہلو میں دل ہے ۔ پھول گو محبوب کی طرح خوبصورت ہے مگر وہ دردِ دل سے آگاہ نہیں ۔ کیونکہ اس کے پہلو میں محسوس کرنے والا دل موجود نہیں ۔

۲ ۔ زیبِ محفل ۔ محفل کو رونق بخشنے والا ۔ محفل کی خوبصورتی بڑھانے والا ۔ شورش ۔ (ف) شور و غوغا ۔ ہنگامہ ۔ پریشانی ۔ فراغت ۔ (ع) فرصت ۔ رہائی ۔ آرام ۔ بزم ۔ محفل ۔

اے پھول ! تو محفل کو رونق بخشتا ہے ۔ مگر محفل کے شور و غوغا میں تو شراکت حاصل نہیں کرتا ۔ یعنی اس شور کا تجھ پر کچھ اثر نہیں ہوا ۔ یہ آرام جو تجھے نصیب ہے وہ مجھے زندگی کی محفل میں حاصل نہیں ہے ۔

تشریح ۔ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی جلسہ وغیرہ کیا جاتا ہے تو پھول وہاں محفل کی زینت بڑھانے کے لئے لائے جاتے ہیں ۔ پھولوں سے محفل سج جاتی ہے ۔ مگر جو محفل میں شورش ہو جاتی ہے اس میں پھول کوئی حصہ نہیں لیتا ۔ شاعر بھی چاہتا ہے کہ اُس سے زندگی کی محفل سج

جائے۔ مگر دنیا کے بکھیڑوں سے اُسے رہائی ہو مگر وہ نہیں کیونکہ دنیا کے تعلقات سے علیحدہ ہونا کوئی آسان کام نہیں۔

۳۔ سوز۔ (ف) مذکر۔ جلن۔ درد۔ ساز۔ (ف) مذکر۔ سامان تیاری۔ باجا۔ آرزو۔ خواہش۔ سراپا۔ سر سے لے کر پاؤں تک۔ تمام۔ گداز۔ (ف) گھُلا ہوا۔ پگھلا ہوا۔ نرم۔

اس دنیا کے باغ میں تمام کا تمام دلی آرزو کے حاصل کرنے کے لئے جلتا رہتا ہوں مگر اے پھول تیری زندگی خواہشاتِ نفسانی کو حاصل کرنے کے لئے بھی نہیں پگھلتی۔

تشریح۔ چونکہ پھول میں دل نہیں اس واسطے اس کے دل میں کوئی خواہش موجود نہیں۔ لیکن شاعر چاہتا ہے کہ کیا ہی بہتر ہو کہ مجھے بھی ایسی ہی تسکین دل حاصل ہو جائے تاکہ میں خواہشاتِ نفسانی کو حاصل کرنے کے لئے دل ہی دل میں کڑھتا نہ رہوں۔

۴۔ آئین۔ قاعدہ۔ دستور۔ قانون۔ رسم و رواج۔ چشم صورت بین۔ ظاہرا شکل کو دیکھنے والی آنکھ۔

اے رنگین پھول! میرا یہ دستور نہیں کہ میں تجھے شاخ سے (ظاہرا زیب و زینت کے لئے) توڑ لوں۔ یہ دستور (یعنی تجھے شاخ سے توڑ لینے کا دستور) تو صرف اُن اشخاص کا ہے کہ جن کی آنکھ ظاہرا زیب و زینت پر مائل ہے۔

تشریح۔ شاعر کا مقصد ہے کہ پھول تو صرف باغ کی زیب و زینت کے لئے ہے اسے توڑنا ٹھیک نہیں۔ اگر ہم اسے توڑتے ہیں تو بہت بڑی غلطی کرتے ہیں۔

۵۔ دست۔ (ف) ہاتھ۔ جفا۔ ظلم۔ سختی۔ دست جفا جو۔ ظلم ڈھونڈنے والا ہاتھ۔ ظلم کرنے والا ہاتھ۔ گلچیں۔ پھول توڑنے والا۔ گل بمعنی پھول۔ چین

امر حاضر از مصدر چیدن بمعنی چینا۔

اے سُرخ پھول! یہ میرا ہاتھ ظلم و ستم کرنے والا ہاتھ نہیں (چونکہ تجھ میں دل نہیں) میں تجھیں کس طرح سمجھاؤں۔ کہ میں پھول توڑنے والا نہیں ہوں۔

۶۔ دیدہ۔ آنکھیں۔ حکمت۔ (ع) مونث۔ عقل۔ ہر چیز کی حقیقت دریافت کرنے کا علم۔ تدبیر۔ طبابت۔ اُلجھیڑا (ہ) ناکرہ جھگڑا۔

مجھے تو کسی شے کی حقیقت دریافت کرنے کی آنکھ کی نظر سے کیا واسطہ۔ اے پھول میں تو تیرا نظارہ بلبل کی آنکھ سے کرتا ہوں۔

تشریح۔ عوام جب کسی شے پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ اس کی ظاہر صورت پر ہی مائل ہو جاتے ہیں۔ مگر شاعر کو پھول دیکھ کر نہ معلوم قدرت کے کتنے رازوں سے آگاہی ہوتی ہے۔ اور اپنے محبوب کی یاد آجاتی ہے۔ یا یوں سمجھ لو کہ صرف ایک پھول ان کو علم معرفت کی طرف رہ نمائی کرتا ہے۔ اس لئے شاعر یہ کہتا ہے کہ اے پھول مجھے تیری حقیقت جاننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کبھی تو میں تمھیں تیری سچی عاشق بلبل کی آنکھ سے تجھے دیکھتا ہوں۔ شاید اس طرح سے میں لطف اٹھا سکتا ہوں۔

۷۔ راز۔ (ف) بھید۔ مستور۔ (ع) چھپا ہوا۔

اے رنگین پھول! گو تو تقریباً ایک سو زبانیں رکھتا ہے۔ اس پر بھی تو خاموش رہنے پر رضامند ہے۔ کم از کم یہ تو بتا کہ وہ کونسا بھید تیرے سینے میں چھپا ہوا ہے جو تو اس کو زبانوں کے ہوتے ہوئے ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں۔

تشریح۔ پھول کی پتیاں بعینہ زبان کی شکل کی ہوتی ہیں۔ سُرخی بھی زبان جیسی سُرخی۔ مگر خداوند کریم نے پھول کو خاموش رہنے کی تعلیم دی ہے۔ لیکن اس کے خلاف آدمی کی صرف ایک زبان ہے۔ مگر زبان پر قابو کسی

ایک سا ہوگا۔ شاعر پھول کی خاموشی پر رشک کرتا ہے کہ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم بھی خاموشی اختیار کریں۔ ایک پنجابی کا شاعر یوں فرماتا ہے :۔ کہ ایک جوگی گلاب کے پھول کو دیکھ رہا تھا اور کوشش کر رہا تھا کہ میں اس کی خاموشی کا راز معلوم کروں لیکن شاعر کہتا ہے :۔ جیبھ۔ چُپ "تاں بول رہی سی ، جوگی نوں نہ دسائی۔ کوک کوک سُہنا پیا آکھے۔ "تن من میرا کھیڑا "۔ "کھیڑن کھڑا دن باجھوں سانوں۔ "ہور سُرت نہیں کائی "۔

۸۔ میری صورت۔ میری طرح۔ برگ۔ پتی۔ ریاض۔ (ع) روضہ کی جمع۔ باغات۔ طور۔ ایک مقدس پہاڑی جس پر چڑھ کر حضرت موسیٰ جناب باری سے احکام اور تجلی پاتے تھے۔

اے پھول! میری طرح تو بھی طور کے باغات کی ایک پتی ہے۔ میں بھی اپنے چمن سے دُور ہوں اور تو بھی اُس چمن سے دُور ہے۔

تشریح۔ کیا پھول۔ کیا انسان سب کا منبع ایک ہی ہے۔ اگر انسان اپنے اصلی منبع سے دُور ہے تو پھول بھی اُتنا ہی دُور ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہم سب اپنے اصلی منبع سے ہستی میں آنے کی وجہ سے دُور ہیں۔ در اصل ہماری اصلیت ایک ہے۔ جیسے گرو صاحب فرماتے ہیں۔ ہر ہر جندو ایک ہے بچے بچار بھونا ہیں۔ جل تے اُپجے ترنگ جیون جل ہی بکھے سمائیں۔ نظیری اس مسئلہ کو یوں فرماتے ہیں ؎

بزحمت اِتصال اُفتاد چو پیوندے برید از ہم ؛ بفرصت قطرۂ دریا میشود چوں قطرہ شد دریا

یعنی جب دریا قطروں کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو پھر بہت مشکل سے قطروں کا ملاپ اُس دریا سے ہوتا ہے۔

۹۔ مطمئن۔ (ع) اطمینان پانے والا۔ شمشیر۔ تلوار۔ ذوق۔ (ع) مزہ چکھنا چاشنی۔ لذّت۔ شوق۔ شیخ ابراہیم دہلوی کا تخلص۔

اے سُرخ پھول! تو اپنی ہستی سے اطمینان پانے والا ہے۔ یعنی تجھے اور کوئی خواہش ہی نہیں۔ مگر میں تیری خوشبو کی مانند پریشان رہتا ہوں۔ یعنی اِدھر اُدھر گھومتا رہتا ہوں۔ کیونکہ میں تلاش کرنے کے شوق کی تلوار کا زخم کھایا ہوا ہوں۔

تشریح ۔ انسان فطرتاً فلاسفر ہے۔ اس لئے شاعر کہتا ہے کہ میں ہر ایک چیز کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اس واسطے میں پریشان رہتا ہوں۔ مجھے تسکینِ دل حاصل نہیں ہوتی۔ کیا اچھا ہو اگر مجھے بھی تجھ جیسا اطمینان حاصل ہو جائے۔

۱۰۔ **جمعیت** ۔ (ع) مونث۔ اطمینان۔ اکٹھا ہونا۔ **جگرسوزی** ۔ جگر کا جلنا۔ خانہ۔ گھر۔ **حکمت** ۔ کسی شے کی حقیقت معلوم کرنا۔

خدا کرے کہ یہ میری پریشانی تسلی کا سامان نہ بنے۔ یہ جگر کا جلنا حکمت کے گھر کا چراغ نہ بنے۔

تشریح ۔ شاعر کا مقصد یہ ہے کہ یہ پریشانی مجھ میں ہمیشہ رہے۔ کہیں میں اس پریشانی سے سیر نہ ہو جاؤں۔ ہوسکتا ہے کہ میری جگرسوزی حکمت کے گھر کا چراغ ہو۔

جیسے ایک سادھو فرماتے ہیں۔ سکھاں نوں ڈھونڈیدے جہاں دُکھ پئے۔ جہاں داس اِکو سکھ چھڈیے نال دُکھ گئے۔ مطلب یہ ہوا کہ دل کی پریشانی اور دنیوی عیش و عشرت حاصل کرنے کے لئے کڑھنا تلاشِ حق میں ایک رُکاوٹ ہے۔ تلاشِ حق تبھی ہوسکتی ہے جب کہ جگرسوزی اور دل کی پریشانی حق کے لئے ہو۔

۱۱۔ **ناتوانی** ۔ کمزوری۔ **سرمایہ** ۔ پونجی۔ **قوت** ۔ غذا۔ **جام جم** جمشید ایران کا بادشاہ تھا۔ اس نے ایک پیالہ بنوایا تھا جس میں کُل دنیا دکھائی دیتی تھی۔ **آئینہ حیرت** ۔ حیرانگی کا شیشہ۔

میری ناتوانی ہی میری غذا کا سرمایہ نہ بنے۔ میری حیرانگی کا شیشہ جام جم

کار شک نہ بنے۔

تشریح۔ شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میری ناتوانی ہی میرا سرمایہ نہ ہو بلکہ خدا مجھے ہمت بخشے کہ میں تلاشِ حق میں لگا رہوں۔ جب انسان حیران ہو جاتا ہے تو اُس کی آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ جاتی ہیں اور وہ آنکھ خدا کی قدرت کے جلوے دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے۔ گویا وہ آنکھ جامِ جم سے بھی بڑھ کر ہے۔ جیسے آتش فرماتے ہیں ؎

جو آنکھ کہ حیران ہوئی آئینہ ہے اس کی ؛ جو سینہ کہ صد چاک ہوا شانہ ہوا اس کا

۱۲۔ متصل۔ متواتر۔ لگا تار۔ جہاں افروز۔ دُنیا کو روشن کرنے والا۔ توسن۔ گھوڑا۔ ادراک۔ عقل۔ سمجھ۔ خرام آموز۔ چلنا سکھانے والی۔

یہ لگا تار تلاش دنیا کو روشن کرنے والی شمع ہے۔ عقل کا گھوڑا انسان کو چلنا پھرنا سکھاتا ہے۔

تشریح۔ کسی شے کی حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے لگا تار کوشش کرنے سے انسان اپنے مقصد کو پورا کر ہی لیتا ہے۔ مگر تلاش کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا یا مطلب براری کے لئے عقل رہنمائی کرتی ہے۔ عقل انسان کو طرزِ معاشرت سکھاتی ہے اور تلاشِ متصل ایک چراغ ہے جس کی روشنی سے سارا جہان منور ہے۔

عہدِ طفلی

۱۔ عہد۔ (ع) مذکر۔ وقت۔ قول و اقرار۔ زمانہ۔ حکومت۔ پابندی۔ طفلی۔ (ع) مونث لڑکپن۔ نادانی۔ دیار (ع) مذکر۔ ملک۔ ایک قسم کی عمارتی لکڑی۔ نو۔ (ف) انیا۔ وسعت فراخی۔ آغوش۔ (ف) مذکر۔ گود۔ مادر۔ ماں۔

لڑکپن میں یہ زمین اور آسمان میرے لئے ایک نئی ولایت تھے۔ ماں کی گود کو ہی میں ایک جہان سمجھتا تھا۔

تشریح۔ بچپن میں بچّے کو ہر ایک چیز نئی معلوم ہوتی ہے۔ اُسے ماں کی گود سے بڑھ کر کوئی چیز بھی دکھائی نہیں دیتی۔ بچّے کی دُنیا صرف ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔ کیوں کہ اُس نے اور کوئی چیز ہی نہیں دیکھی ہوئی۔

۲۔ **جنبش۔** (ف) (حاصل مصدر از مصدر جنبیدن بمعنی حرکت کرنا) حرکت۔ **لُطف۔** (ع) مذکر۔ عنایت۔ خوبی۔ لذّت۔

میری ایک ایک جنبش میرے اور میرے والدین کے لئے لطف جان کا نشان تھی۔ گو میں بولتا تھا۔ مگر یہ میری زبان نہ تو کوئی سمجھ سکتا تھا اور نہ ہی میں خود سمجھ سکتا تھا۔

تشریح۔ بچّے کی ایک ایک حرکت ماں باپ کو وہ لطف بخشتی ہے جس کے بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔ بچّے کی توتلی زبان بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ گو خود بچّہ بھی اُسے نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

۳۔ **درد۔** (ف) دُکھ۔ تکلیف۔ **رُلانا۔** مجھے رونے پر مجبور کر دیتا۔ **شورش** شور و غوغا۔ **زنجیرِ در۔** (ف) دروازے کی کُنڈی۔

بچپن میں اگر کوئی مجھے رونے پر مجبور کرتا تھا جب کہ میں کسی درد میں مبتلا ہوتا تھا تو صرف اُس حالت میں ہی مجھے آرام نصیب ہوتا جب کہ دروازے کی کُنڈی کو کھڑکایا جاتا۔

تشریح۔ بچّہ جب رونے لگ جاتا ہے تو وہ چُپ تب ہوتا ہے جب کُنڈی ہلائی جائے یا اور کسی قسم کا شور کیا جائے۔ خاص کر جب بچّے کی آنکھیں دُکھتی ہیں تو کُنڈی کھڑکانے سے وہ

چپ ہو جاتا ہے۔

۴۔ سُو۔ طرف۔ قمر۔ چاند۔ بے آواز پا۔ پاؤں کی آواز پیدا کئے بغیر چھپ میں ہیں

پہروں تک چاند کو جو بغیر پاؤں کی آہٹ پیدا کئے چھپے ہوئے بادلوں میں سفر کرتا تھا، دیکھتا رہتا تھا۔

تشریح۔ شاعر کو وہ بچپن کا زمانہ یاد آجاتا ہے۔ جبکہ گرمیوں کے دنوں میں آسمان پر بادل گھرا ہوا ہو۔ چاند بھی نکلا ہوا ہو۔ کبھی کبھی بادل پھٹ جاتے ہیں تو چاند بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ بچے اس چاند کو بھولا بھالا امّہ بنا کر پہروں تک دیکھتے رہتے ہیں اور بہت ہی لُطف اٹھاتے ہیں۔

۵۔ کوہ۔ (ف) پہاڑ۔ صحرا۔ لق و دق میدان۔ حیرت۔ حیرانگی۔ دروغ۔ جھوٹ۔ مصلحت آمیز۔ جس میں بہتری شامل ہو۔

پھر میں اپنے ماں باپ سے چاند کے رہنے سہنے کے بارے میں پوچھا کرتا تھا کہ چاند کس پہاڑ یا صحرا میں رہتا ہے۔ ماں باپ میری تسلّی کے لئے کچھ بتا دیا کرتے تھے جو کہ درحقیقت جھوٹ ہوتا تھا۔ مگر اس جھوٹ میں بہتری ضرور شامل ہوتی تھی۔ کیوں کہ میری تسلّی ہو جاتی تھی۔ اِس طرح گھر گویا مسرّت سے بھرا رہتا تھا۔

۶۔ وقف۔ (ع) مذکر۔ ٹھیراؤ۔ خدا کے نام پر چھوڑی ہوئی چیز۔ دید۔ (ف) ہونٹ۔ دیدار۔ نظارہ۔ نگاہ۔ لب۔ ہونٹ۔ مائل۔ (ع) متوجہ۔ راغب عاشق۔ جس کا ہوا۔ گفتار۔ (ف) گفتگو۔ ذوق۔ شوق۔ سراپا۔ تمام۔ استفسار۔ (ع) مذکر۔ پوچھنا۔

میری آنکھ تو دیکھنے کے لئے وقف تھی۔ میرے ہونٹ بولنے کی طرف جُھکے ہوئے تھے۔ میرا دِل گویا دِل نہیں تھا بلکہ وہ تو تمام کا تمام اشیا کی حقیقت جاننے کے شوق میں مست تھا۔

تشریح۔ بچہ ہر وقت چیزوں کو غور سے پہروں تک دیکھتا رہتا ہے۔

بولنے کے لئے ہونٹ ہلاتا رہتا ہے۔ دل اُس کا یہ چاہتا ہے کہ ہر شے کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے۔ تبھی تو وہ ماں باپ سے بار بار ہر ایک چیز کے بارے میں کئی کئی دفعہ پوچھتا رہتا ہے۔

مِرزا غالبؔ

۱۔ **فکر**۔ (ع) مونث و مذکر۔ سوچ بچار، خیال۔ غم۔ پروا۔ تدبیر۔ **انسان**۔ (ف) آدمی۔ **ہستی**۔ زندگی۔ **مرغ**۔ پرندہ۔ **تخیّل**۔ (ف) مذکر خیال۔ درخیال آوردن۔ خیال میں لانا۔ **رسائی**۔ (ف) پہنچ۔ **تا کجا**۔ (ف) کہاں تک۔

اے حضرت غالب! آپ کی زندگی سے انسان کے خیال پر روشن ہو گیا ہے۔ کہ تخیّل کا پرندہ اُڑ کر کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔

تشریح۔ تخیّل۔ وُہ شاعری جس میں اونچے سے اُونچے خیال باندھے جائیں۔ تخیّل کو ایک پرندے سے استعارہ کیا ہے۔ مراد یہ کہ غالب نے تخیّل کے زور سے شاعری کو اُونچی چوٹی پر پہنچا دیا۔ اب دوسرے شعرا کو پتہ لگ گیا کہ انسان خیال کو کہاں تک پہنچا سکتا ہے۔

۲۔ **سراپا**۔ تمام کا تمام۔ **بزم سخن**۔ شاعری کی محفل۔ **پیکر**۔ جسم۔ **زیب محفل**۔ محفل کی رونق۔ **پنہاں**۔ پوشیدہ۔

شاعری کی محفل تیرا جسم تھی اور تو اُس جسم میں رُوح تھا۔ محفل کو رونق بھی بخشی اور محفل سے تُو چھپا بھی رہا۔

تشریح۔ اُردو شاعری کا ڈھانچہ ہی ڈھانچہ تھا۔ مگر حضرت غالب کی وجہ سے اُس میں جان پڑ گئی۔ اس لئے شاعر کہتا ہے کہ شاعری ایک جسم تھی

اور حضرت غالب اُس کی رُوح۔ جیسے رُوح من میں رہتے ہُوئے سب سے پوشیدہ ہے۔ اسی طرح غالب محفل کو رونق بخشتا رہا اور پوشیدہ بھی رہا +

۳ دید۔ نظر۔ نگاہ : سوز۔ جلن۔ درد : مستور۔ پنہاں۔ پوشیدہ

تیری آنکھ تو وہ نظر چاہتی ہے جس سے وُہ حسن دیکھا جا سکے۔ جو کہ زندگی کا درد بن کر ہرچیز میں پوشیدہ ہے +

تشریح۔ تیری آنکھ وہ حُسن دیکھنا چاہتی ہے۔ جو کہ ہر شے میں چھپا ہُوا ہے اور وُہ ہے نور الہیٰ۔ وُہ ہے زندگی کی جدوجہد +

۴۔ بربط۔ (ف) سارنگی۔ عود : سرمایہ دار۔ (ف) پونجی رکھنے والا۔ امیر : نغمہ۔ راگ : سکوت۔ خاموشی : کوہسار۔ پہاڑ : محفلِ ہستی۔ زندگی کی محفل +

زندگی کی محفل تیری سارنگی سے مالامال ہے۔ جیسے پہاڑ کی خاموشی دریا کے راگ سے سرمایہ دار ہے +

تشریح۔ غالب کو استعارہ کیا ہے سارنگی سے۔ لوگ سارنگی کے نغموں سے لُطف اُٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی اہلِ معنی غالب کی شاعری سے مستفید ہوتے ہیں۔ جیسے دریا اُوپر سے جب نیچے گرتا ہے تو راگ سا معلوم ہوتا ہے۔ پہاڑ گو خود نہیں بولتے۔ مگر ندی کے نغموں کا سرمایہ ضرور رکھتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کی محفل بھی غالب کی وجہ سے ایک قیمتی پونجی رکھتی ہے +

۵۔ فردوس۔ (ف) بہشت : تخیل۔ خیال میں لانا۔ وہ اصل قوت اختراع کا نام ہے : کِشت۔ کھیت : سبزہ وار۔ سبزہ کی مانند : عالم۔ دُنیا اگر عالِم ہو تو علم جاننے والا +

قدرت کی بہار تیری تخیل کی بہشت پر مبنی ہے۔ تیری فکر کے کھیت سے عالم دنیا کی طرح اُگتے ہیں +

تشریح۔ تخیل کو بہشت سے استعارہ کیا ہے۔ فکر کو کھیت سے یعنی

اے غالب تیری دماغی قوت اختراع اتنی زبردست ہے کہ قدرت کے نظاروں کی جب تو تعریف کرتا ہے تو بہشت کا نمونہ ہوبہو آنکھ کے سامنے پھر جاتا ہے۔ تیرے خیال کے کھیت میں کئی عالم پیدا ہو جاتے ہیں۔

۶۔ **مضمر** ۔ (ع) پوشیدہ۔ **شوخی** = (ف) مونث ۔ شرارت چلبلا پن ۔ دلیری ۔ گستاخی ۔ بے شرمی ۔

تحریر = (ع) مونث لکھنا ۔ دستاویز ۔ عبارت ۔ مضمون لکھنے کا ڈھنگ ۔ **تاب** ۔ (ف) مونث ۔ روشنی ۔ چمک ۔ گرمی ۔ پیچ ۔ طاقت جلد **گویائی** ۔ (ف) مونث ۔ بول چال ۔ بولنے کی طاقت ۔ فصاحت ۔ بلاغت **جنبش** ۔ حرکت ۔ **لب تصویر** ۔ تصویر کا ہونٹ ۔

تیرے مضمون لکھنے کے ڈھنگ میں وہ چلبلا پن موجود ہے کہ اسکے اندر زندگی چھپی ہوئی ہے ۔ تیری بول چال کی چمک سے تصویر کے ہونٹوں میں حرکت ہے ۔

تشریح ۔ تیری عبارت میں چلبلا پن موجود ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو اپنی تحریر میں جان ڈال دیتا ہے ۔ کیونکہ تیری تحریر کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ایک زندہ انسان کا تو وہ فصیح اور بلیغ ہے کہ تصویر بھی بولتی چالتی معلوم ہونے لگ جاتی ہے ۔ یا تصویر تیری فصاحت اور بلاغت کی تعریف کرنے کے لئے بولنے لگ جاتی ہے ۔

۵ ۔ **نطق** ۔ (ع) مذکر ۔ بولنے کی طاقت گفتگو ۔ **ناز** ۔ (ف) فخر **اعجاز** (ع) معجزہ ۔ خرق عادت ۔ **ثریا** ۔ مذکر ۔ وہ اونچے چھ ستارے جو باہم متصل واقع ہیں ۔ مراد بلندی ۔ **رفعت** (ع) بلندی ۔ پرواز ۔ مونث ۔ اڑان ۔ فخر ۔

قوت گویائی تیرے لب اعجاز پر سیکڑوں فخر کرتی ہے۔تیری فکر کی اڑان اُس بلندی تک پہنچی ہے کہ ثریا ستارے حیران ہیں۔ کیونکہ وہ نیچے رہ جاتے اور تیرے خیال کی پرواز اُن سے بھی بلند ہو جاتی ہے۔

تشریح ۔ تیرے ہونٹوں سے وہ بیان ہوتے ہیں جسے عوام بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ قوت گویائی کو تیری ہستی پر فخر ہے۔ تیرے خیال اتنے بلند ہیں کہ ثریا کی بلندی مات ہے۔

۶۔ **شاہد**۔ (ف) گواہ ۔ حاضر۔ صاحب حُسن۔ خوب۔ خوشنما۔ **تصدق**۔ (ع) صدقہ دینا۔ قربانی ۔طفیل ۔ انداز (ف) مذکر ۔ طرز۔ ناز نزینہ۔ قیاس۔ **غنچہ** ۔ کلی ۔ **خندہ زن ہے** ۔ ہنستا ہے ۔ مذاق اُڑاتا ہے۔ **غنچہ دلی** ۔ چونکہ اُردو کی شاعری ابھی آغاز میں تھی غالب کی وجہ سے یہ غنچہ کھلنا شروع ہوا ۔ شیراز میں وہ شعرا پیدا ہوئے کہ شیراز کی شاعری کھل کر پورا پھول بن چکی تھی۔ مگر اب غالب کی وجہ سے اُردو شاعری فارسی کی شاعری سے بڑھ چلی۔

مضمون کا محبوب تیری طرز پر قربان ہے۔ دلی کا غنچہ شیراز کے پھول پر ہنسی اُڑاتا ہے۔

تشریح ۔ مضمون کو ایک حسین سے استعارہ کیا۔مراد مضمون تیرے انداز تحریر پر قربان ہے۔ یعنی تیری طرز تحریر نرالی ہے۔ اُردو شاعری فارسی شاعری سے بڑھ گئی ہے۔

۷۔ **آہ** ۔ افسوس۔ **آرامیدہ** ۔ آرام پایا ہوا۔ مراد قبر میں آرام پایا ہوا۔ **ویمر** ۔ وہ جگہ جہاں جرمنی کا مشہور شاعر گوئٹے مدفون ہے۔ **گلشن** ۔ باغ ۔ **ہم نوا** (ف) ساتھی۔ **خوابیدہ** (ف) سویا ہوا۔

افسوس! دلّی اُجڑ گئی ہے اور تو اس اُجڑے ہوئے شہر میں قبر کے اندر آرام کر رہا ہے۔ جیسے گوئٹے شاعر جو تیرا ہم پلہ تھا ویمر کے باغ میں سویا ہوا ہے۔

۸ لُطف - (ع) مذکر۔ عنایت - خوبی - نرمی - لذت - بہار - ہمسری (ف) مونث - برابری - کامل - پورا - ہم نشین - ایک جگہ بیٹھنے والے - مراد ساتھی -

تیری فصاحت کی لطافت کے مقابلہ میں برابری کرنا آسان کام نہیں برابری تب ہی کی جا سکتی ہے جب فکر کامل تخیل کا ساتھی بنے۔

تشریح - مرزا غالب جیسا فصیح اور بلیغ بننا ممکن نہیں کیونکہ عوام شعرا کی خیالی قوت اتنی مضبوط نہیں جتنی کہ حضرت غالب کی پرواز تخیل تھی۔

۹ - نظارہ آموز - نظارے سکھانے والی - نگاہ - نظر - نکتہ بین - (ف) کسی شے کی باریکی دیکھنے والی - افسوس! اب ہندوستان کی سرزمین کو کیا ہو گیا - افسوس! اے نظارے سکھانے والی نکتہ بین نظر تجھے کیا ہو گیا۔

تشریح - افسوس اس ہندوستان کی زمین پر اب غالب نکتہ بین دکھائی نہیں دیتا - اب باریکی کی باتیں کون سکھائے گا۔

۱۰ - گیسو - (ف) زلف - سر کے لمبے بال -
منت پذیر - (ف) اسم فاعل ترکیبی - احسان اُٹھانے والا -
شانہ - (ف) کنگھی - شمع - موم بتی - سودائی - پاگل -
دل سوزی (ف) دل کا جلنا کُڑھنا -

اُردو کا گیسو ابھی کنگھی کا احسان اُٹھانے والا ہے - یہ شمع پروانہ کی دل سوزی کی سودائی ہے۔

تشریح - ابھی اُردو کی شاعری سلجھی نہیں کہ غالب اس دُنیا سے رحلت فرماگئے - بہتر ہوتا اگر ابھی غالب زندہ رہتے اور اُردو کی شاعری کو سلجھا جاتے اُردو کی شمع ابھی پروانہ کی دلسوزی کی منت پذیر ہونا چاہتی ہے - یعنی غالب ایک پروانہ تھے ابھی اس اُردو کی شمع پر اُس پروانے کی پرواز ضروری تھی -

۱۱- گہوارہ - (ف) جھولا - سراپا - تمام - نالہ - گریہ وزاری بام (ف) چھت - در - (ف) دروازہ -

اے دہلی! اے علم و ہنر کے گھر غالب کی موت کی وجہ سے تیرے دروازے اور چھتیں سر سے لیکر پاؤں تک گریہ وزاری میں مشغول ہیں گو ان کے نالہ کی آواز ہمارے کان تک نہیں پہنچی -

تشریح - جب کوئی عزیز مرجاتا ہے تو دُنیا آنکھوں میں تاریک ہوجاتی ہے شاعر فرماتا ہے -

اے دہلی! اے علم و ہنر کے گھر آج تو سب چیزیں کیا انسان کیا حیوان کیا مکان سب روتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں -

۱۲- شمس - (ف) سورج - قمر - (ف) چاند - گہر - موتی - خوابیدہ - سویا ہوا -

اے دہلی تیرے ایک ایک ذرے میں - سورج اور چاند سوتے ہوئے ہیں - ویسے تو تیری خاک میں لاکھوں موتی پوشیدہ ہیں -

تشریح - دہلی کی خاک میں وہ وہ ہستیاں چھپی ہوئی ہیں جو علم و ہنر کے لحاظ سے سورج اور چاند کی طرح ہیں - دنیا میں چمک چکے تھے اور بعض شعرا یا عالم ایسے ہو گذرے جو موتیوں کی طرح چمکدار تھے چونکہ وہ

ہستیاں اس دہلی کی خاک میں ہی دفنائی گئیں اس لئے اس کا ایک ایک ذرہ اُن ہستیوں کا جزو ہے۔ مراد بیشمار علماء و فضلا اے خاک دہلی تجھ میں پڑے سوتے ہیں اُنہیں میں غالب بھی شامل ہوئے۔

۱۳۔ **دفن**۔ (ع) مذکر۔ زمین میں چھپانا۔ **فخر روزگار**۔ (ف) وہ ہستی جس پر زمانہ فخر کرے یہاں مراد حضرت غالب سے ہے۔

پنہاں۔ (ف) پوشیدہ۔ **آبدار**۔ (ف) چمکیلا۔

اے دہلی کیا ایسا فخر روزگار ابھی تجھ میں دفنایا گیا؟ کیا تجھ میں ایسا چمکیلا موتی بھی پوشیدہ ہے؟

تشریح۔ حضرت غالب وہ غیر معمولی اور عالی مرتبہ شاعر تھے کہ جن پر زمانہ فخر کرتا تھا۔ وہ ایک موتی تھے جن کی چمک لاثانی تھی۔ گو دہلی کی خاک میں بڑے بڑے علماء دفن ہوئے ہیں۔ مگر ان جیسا کوئی بھی نہیں ہوگا۔

ابر کوہسار

ابر۔ بادل۔ کوہسار۔ پہاڑ۔ ابر کوہسار۔ پہاڑی گھٹا۔

۱۔ **فلک بوس**۔ (ف) فلک بمعنی آسمان۔ بوس امر حاضر از بوسیدن بمعنی چومنا۔ آسمان کو چومنے والا مراد بہت بلند۔ **نشیمن**۔ (ف) آشیانہ۔ مکان۔ **گل پاش**۔ گل بمعنی پھول پاش امر حاضر از پاشیدن بمعنی بکھیرنا۔ پھول بکھیرنے والا (اسم فاعل ترکیبی)

پہاڑی بادل کہتا ہے:۔ میں اس قدر اونچا ہوں کہ آسمان کو چھو رہا

ہوں میں کوہستان کا بادل ہوں اور میرا دامن پھول بکھیرنے والا ہے۔
تشریح ۔ بادل کے برسنے سے نباتات اُگتی ہے اور پھل پھول درختوں سے نکل آتے ہیں۔ اس لئے بادل کا دامن گویا پھولوں کا بکھیرنے والا ہے۔

۲۔ **صحرا** ۔ لق و دق میدان ۔ **گلزار** (ف) ظرف مکان ۔ باغ ۔ **مسکن** ۔ (ف) جائے سکونت ۔ **ویرانہ** (ف) مذکر ۔ جنگل ۔ **غیر آباد** جگہ ۔ **بحر** ۔ (ف) سمندر ۔ **بن** ۔ (ہ) جنگل ۔
کبھی میرا ٹھکانہ صحرا ہے اور کبھی باغ کو جائے سکونت اختیار کرتا ہوں ۔ شہر ۔ غیر آباد جگہ ۔ سمندر اور جنگل سب میرے ہی ہیں ۔
تشریح ۔ بادل کا گزر ہر جگہ ہوتا ہے ۔

۳۔ **وادی** ۔ (ع) مذکر ۔ مونث ۔ گھاٹی ۔ وہ جنگل جہاں نالے یا دریا کے پانی کے بہنے کی جگہ ہو (مجازاً) بیابان جنگل ۔ **سبزہ کوہ** ۔ (ف) پہاڑ پر اُگا ہوا سبزہ گھاس وغیرہ ۔
اگر کسی وادی میں سونے کو میرا دل کرے تو پہاڑ کے سبزہ پر میں سو جاتا ہوں وہ سبزہ گویا میرے لئے ہری مخمل کا بچھونا ہوتا ہے ۔
تشریح ۔ پہاڑ کی گھاٹیوں میں سبزہ خوب اُگا ہوتا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مخملی بچھونا ہو ۔ بادل ان گھاٹیوں میں کافی تعداد میں جمع ہو جاتا ہے ۔ تہ پرتہ جم جاتی ہے ۔ اس وقت بادل ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے کوئی بچھونے پر سویا ہو ۔

۴۔ **دُر افشاں** ۔ (ف) اسم فاعل ترکیبی ۔ دُر بمعنی موتی افشاں امر حاضر از مصدر افشاندن بمعنی جھاڑنا ۔ موتی برسانے والا ۔ **فاقہ** ۔ (ع)

اونٹنی - شاہد رحمت - (ف) خدا کی رحمت کا محبوب (استعارہ) - حُدی - (ع) اُونٹ کو تیز چلانے والا راگ - حدی خوان - (ع ف) خوان امر حاضر از مصدر خواندن بمعنی پڑھنا - حُدی کا راگ گانے والا -

قدرت نے مجھے موتی برسانے سکھائے ہیں اور محبوبہ رحمت کی اُونٹنی کو حدی کا راگ گا کر تیز دوڑنا سکھایا ہے -

تشریح - مینہ کی بوندیں موتیوں جیسی ہوتی ہیں - ان بوندوں کے برسنے سے کھیتیاں پیدا ہوتی ہیں - لوگ دھن دولت حاصل کرتے ہیں - بنا برایں بوندیں موتی ہوئے - بادل کا برسنا گویا خدا کی رحمت کا آنا ہے -

۵ - غم زدہ - (ف) غم دُور کرنے والا (اسم فاعل ترکیبی) زدا مشتق از مصدر زدودن بمعنی صاف کرنا - افسردہ - (ف) ٹھٹھرا ہوا مراد غمگین - دہقان - (ع) کسان - زمیندار - جٹ - رونق بزم - (ف) مجلس کی رونق - جوانانِ گلستاں - (ف) باغ کے جوان مراد باغ کے درخت نئے پودے - قدرت نے مجھے غم زدہ کسان کے دل سے غم دُور کرنا اور گلزار کے نونہالوں کی مجلس کی رونق بننا سکھایا ہے -

تشریح - کسانوں کی خوش حالی کا دارومدار بادل پر ہے - بادل دیکھتے ہی کسان خوش ہو جاتے ہیں - باغ کے درختوں کو ایک مجلس قرار دیا ہے - بادل برستے ہی درخت تر و تازہ ہو جاتے ہیں گویا درختوں پر رونق آ جاتی ہے -

۶ - رُخ - (ف) مذکر - رُخسارہ - چہرہ - طرف - سطح - گیسو - (ف) لمبے بال - شانہ - (ف) کنگھا - کندھا - موجِ صرصر (ف) آندھی کی موج -

جب میں سیاہ بالوں کی طرح ہستی کے رُخسارے پر بکھر جاتا ہوں تو آندھی کی موج کے کنگھے سے سنور جاتا ہوں۔

تشریح - کالی گھٹائیں آسمان پر بکھری ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے محبوب کے رُخسارے پر زلفیں بکھری ہوئی ہوں۔ ہوا کے چلنے سے بادل چھٹ چھٹا کر یک جا جمع ہو جاتا ہے۔

۷۔ **دیدۂ اُمید** - (ف) اُمید کی آنکھ - **بستی** - (ہ) مونث گاؤں قصبہ - شہر - آبادی - **خاموش** - چُپ چاپ تھا - مراد بغیر برسے ہوئے۔ اگر کسی شہر پر سے بغیر برسے گذر جاتا ہوں تو اہل شہر کی آنکھیں جو مجھ پر اُمید لگائے ہوئے تھیں ترستی رہ جاتی ہیں۔

تشریح - زمینداروں کو بادل سے بہت سی اُمیدیں ہوتی ہیں۔ اگر بادل بغیر برسے گذر جائے تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔

۸۔ **دم** - وقت - **لبِ جُو** (ف) ندی کا کنارہ - **گرداب** - (ف) بھنور - پانی کا چکر - سیر کرتا ہوا جب میں ندی کے کنارے آتا ہوں تو نہر کو بھنور کی بالیاں پہناتا ہوں۔

تشریح - پانی میں بھنور ایسے معلوم ہوتی ہے جیسے گول گول بالی ہو جو کان میں پہنی جاتی ہے - پانی کا حبب زور ہو جاتا ہے تو نہروں اور ندیوں میں بھنوریں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔

۹۔ **مزرعِ نوخیز** (ف) مزرع بمعنی کھیت نوخیز بمعنی نیا اُگنے والا مراد نیا اُگا ہوا کھیت - **زادہ بحر** (ف) زادہ اسم مفعول بمعنی جنا ہوا۔ بحر بمعنی سمندر - سمندر کا جنا ہوا - سمندر کی اولاد - **پروردۂ خورشید** (ف) سُورج کا پالا ہوا۔

جن کھیتوں میں نیا سبزہ اُگا ہوا ہے اُس سبزے کی میں اُمید ہوں۔
سمندر کا بیٹا ہوں۔ سورج نے میری پرورش کی ہے۔

تشریح - سمندر سے جب بخارات اُٹھتے ہیں تو وہ عمل تبخیر سے بادل کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ عمل تبخیر کا انحصار سورج کی گرمی پر ہے۔ اس لئے بادل کہتا ہے کہ میں اولاد تو سمندر کی ہوں اور میری پرورش سورج کرتا ہے۔

۱۰- **چشمہ کوہ** - (ف) پہاڑی چشمہ - **شورش** (ف) شور و غوغا- **قلزم** - (ع) ایک مشہور سمندر کا نام - یہاں مراد گہرے سمندر سے **شورشِ قلزم** - سمندر کا شور **محوِ ترنم** - (ع) محو نغمہ - مراد گانے میں مصروف -

میری وجہ سے پہاڑی چشمہ میں سمندر کا سا شور ہو گیا، پرندے گانے میں مصروف ہو گئے۔

تشریح - بادل برستے ہی پہاڑی چشموں میں پانی کی کثرت سے شور برپا ہو جاتا ہے۔ بادل دیکھتے ہی جانور خوش ہو کر چہچہانے لگ جاتے ہیں۔ جیسے ایک پنجابی شعر ہے کہ دیکھ بدل کالے جی پیا ریا نبیئے بول پگئے۔

۱۱- **قُم** (ع) اُٹھ - زندہ ہو جا - **ذوقِ تبسم** - (ف) مسکرانے کا ذوق - **غنچہ گل** (ف) گلاب کی کلی -

سبزے کے سرہانے کھڑے ہو کر میں نے کہا کہ اُٹھ - گلاب کی کلی میں مسکراہٹ میری ہی وجہ سے ہے۔

تشریح حضرت عیسیٰ کا یہ معجزہ تھا کہ وہ مردے کو کہتے تھے

"قم باذن اللہ" تو مردہ زندہ ہو جاتا تھا۔ بادل کہتا ہے کہ میں بھی مسیحا کی طرح جب سوکھے سڑے سبزے پر برس جاتا ہوں تو وہ زندہ ہو جاتا ہے گلاب کی کلیاں میری ہی وجہ سے کھلتی ہیں۔

۲۔ شبستاں (ث) خواب گاہ۔ امیروں کا محل۔ دامنِ کوہسار پہاڑ کا دامن۔ فیض۔ (ع) مذکر فائدہ۔ سخاوت۔ نیکی۔ برکت۔

میں وہ سخی ہوں کہ میری سخاوت کی وجہ سے پہاڑ کے دامن میں کسانوں کے جھونپڑے امیروں کی خواب گاہ بنے ہوئے ہیں۔

تشریح۔ امیروں کے محل میں خوب رونق ہوتی ہے صرف دولت کی وجہ سے۔ کسانوں کی دولت بادل پر منحصر ہے۔ جب بادل برستا ہے تو وہ اپنے جھونپڑوں میں خوب خوشیاں مناتے ہیں۔

ایک مکڑا اور مکھی

(ماخوذ)

بچوں کے لئے

۱۔ مکڑا۔ (ہ) مذکر جالا تننے والا کیڑا مونث مکڑی۔

ایک دن ایک مکڑے نے کسی مکھی سے جو اُس کے جالے کے پاس سے گذری کہا کہ اے بی مکھی تو روز ادھر سے گذرتی ہے۔

۲۔ کٹیا۔ (ہ) جھونپڑی۔ معمولی سا مکان۔ قسمت جاگنا۔

(۱) قسمت پھرنا - بھاگ جاگنے - قسمت کبھی نہ جاگی - یعنی مکھی کبھی اُس سے گھر نہ گئی -

لیکن کبھی میری کُٹیا کی قسمت نہ جاگی - آپ تو بھول کر بھی میرے گھر میں پاؤں نہیں رکھا - (یعنی تم کبھی میرے گھر نہیں آئے)

۳- کھنچ کر رہنا - (ہ) دُور دُور رہنا - غیر - بمعنی دشمن جمع اغیار

اگر غیروں سے نہ ملیں تو ٹھیک ہے - مگر جو اپنے عزیز ہوں اُن سے تو دُور نہیں رہنا چاہیئے -

(مکڑے نے کہا اے مکھی میں تو تمہارا اپنا ہوں - مجھ سے تم دُور کیوں رہتی ہو)

۴- سیڑھی - زینہ -

تم میرے گھر آؤ گی تو میری عزت بڑھے گی - اگر تمہیں آنا منظور ہو تو سامنے والی سیڑھی سے یہاں مجھ تک آجاؤ -

۵- نادان -(ت) بیوقوف - بے سمجھ یہ لفظ دانستن سے نکلا ہے - دان امر حاضر نادان - کچھ نہ جاننے والا - اسم فاعل مکھی نے یہ سُن کر مکڑے سے کہا کہ جناب ایسا دھوکا کسی بیوقوف کو دیجئے گا - میں آپ کے دھوکے میں آنے والی نہیں ہوں -

۶- یہ مکھی (یعنی میں) ہرگز ہرگز آپ کے جال (فریب) میں آنے والی نہیں - کیونکہ یہ مکھی جانتی ہے کہ جو بھی ایک دفعہ آپ کی سیڑھی پر چڑھا پھر وہ نیچے نہیں اُتر سکا (یعنی تم نے اُسے کھالیا یہ میں جانتی ہوں)

۷ ۔ مکڑے نے کہا ۔ خوب آپ مجھے دھوکے باز سمجھتی ہیں ۔ اس سے تو معلوم ہوا کہ آپ بہت نادان ہیں ۔

۸ ۔ **خاطر** (ع) جو دل میں گذرے ۔ دل ۔ تواضع ۔

میں آپ کو اپنے گھر میں کوئی ذاتی فائدہ اٹھانے کے لئے تو نہیں لایا تھا ۔ میں تو صرف آپ کی تواضع کرنا چاہتا تھا ۔

۹ ۔ خدا جانے آپ کتنی دور سے اڑتی ہوئی آرہی ہوں گی ۔ اگر آپ تھوڑی دیر میرے گھر میں آرام لے لیتیں تو اس میں کونسی بری بات تھی ۔ (یعنی میرے خیال میں تو آپ کو تھوڑی دیر سستا لینے سے فائدہ تھا ۔ گو اس میں میرا کوئی فائدہ نہیں)

۱۰ ۔ گو باہر سے تو میری کٹیا بہت چھوٹی دکھائی دیتی ہے ۔ مگر اس میں بہت سی عجیب و غریب چیزیں ہیں جو قابل دید ہیں جنہیں میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں ۔

۱۱ ۔ دروازوں پر باریک پردے لٹک رہے ہیں جو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں ۔ اس پر طرفہ یہ کہ میں نے جگہ جگہ شیشے دیواروں میں جڑے ہوئے ہیں جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ۔

۱۲ ۔ **میسّر** (ع) آسان کیا گیا ۔ حاصل موجود ۔

مہمانوں کے آرام کے واسطے میں نے بستر بچھا رکھے ہیں ۔ ہر شخص کے پاس مجھ جیسا سامان مہیا نہیں ہوتا ۔

۱۳ ۔ مکھی نے کہا کہ جو کچھ آپ نے کہا وہ درست ہے ۔ مگر اے مکڑے ! تو یہ خیال چھوڑ دے کہ میں تیرے گھر میں آؤں (یعنی میں تیرے گھر ہرگز نہیں آؤں گی)

۱۴۔ خدا مجھے تیرے نرم بچھونوں سے بچائے کیونکہ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ جو بھی تیرے نرم بچھونوں پر سویا پھر وہ زندہ کبھی نہیں اُٹھا۔

۱۵۔ پھانسنا ۔ (و) پھنسانا ۔ گرفتار کرنا ۔ قابو کرنا ۔ **دانا** ۔ (ف) عقلمند ۔ **کمبخت** ۔ بدنصیب ۔

جب مکڑے نے مکھی کی یہ بات سُنی تو اُس نے دل میں سوچا کہ میں کیسے اس پر قابو پاؤں کیونکہ یہ مکھی تو بڑی عقلمند دکھائی دیتی ہے ۔ فریب میں آنے والی نہیں ۔

۱۶۔ خوشامد ۔ جھوٹی تعریف ۔ **بندہ** ۔ (ف) غلام ۔

خوشامد کرنے سے سینکڑوں قسم کی مرادیں حاصل کی جاسکتی ہیں کیونکہ جسے دیکھو وہی خوشامد کا غلام ہے ۔ مراد ہر ایک خوشامد کرنے سے قابو میں لایا جاسکتا ہے ۔

۱۷۔ رتبہ ۔ درجہ ۔

یہ سوچ کر مکڑے نے مکھی سے کہا کہ اے بڑی بی خدا نے آپ کو بہت بلند درجہ بخشا ہے ۔

۱۸۔ جس نے ایک دفعہ بھی آپ کا درشن کیا تو بس پھر وہ ہمیشہ کے لئے آپ کا ہوگیا ۔ یعنی اُس کے دل میں آپ کی محبت بڑھ جاتی ہے ۔

۱۹۔ کُنی ۔ (ہ) مونث ۔ ٹکڑا ۔ ٹوٹے ہوئے چاول ۔ **کلغی** ۔ سر کا تاج ۔ طرّہ ۔

آپ کی آنکھیں تو ہیرے کے چمکتے ہوئے دو ٹکڑے دکھائی دیتے ہیں ۔ خداوندکریم نے آپ کے سر پر ایک تاج پہنا کر سجا دیا ہے

۲۰- اس پہ قیامت ہے - اس پہ طرہ ہے-
آپ کی خوبصورتی - پورنگ - حُسن اور صفائی لاثانی ہے - اُس پر طرہ یہ کہ آپ چلتی ہے نی میٹھے گانے گاتی جاتی ہیں (مکھی کے بھنبھانے کی طرف اشارہ ہے)

پسیجی - دھوکے میں آگئی -
۲۱- مکھی نے جب یہ جھوٹی تعریف سُنی تو دھوکے میں آگئی - بولی کہ میرا فرض نہیں کہ میں آپ سے کسی قسم کا خوف رکھوں -
۲۲- میں انکار کرنے کی عادت کو اچھا نہیں سمجھتی - سچی بات تو یہ ہے کہ کسی کا دل توڑنا اچھا نہیں -

تشریح - اگر کوئی کسی کام کے لئے خواہش کرے تو اُسے پورا کرنا چاہیئے - انکار کرنا گویا دل کا توڑنا ہے-
۲۳- یہ بات کہہ کر مکھی اپنی جگہ سے اُڑی اور مکڑے کے پاس پہنچی پاس پہنچنا تھا کہ مکڑا اُچھلا اور اُس نے مکھی کو پکڑ لیا -
۲۴- مکھی کو اُڑایا - مکھی کو کھا لیا -
مکڑا کئی دن سے بھوکا تھا - جوں ہی کہ مکھی ہاتھ لگی مزے سے اُسے کھا گیا -

نوٹ - اس نظم میں شاعر ہمیں یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ اگر کوئی ہماری جھوٹی تعریف کرے تو یہ جان لینا چاہیئے کہ وہ ہمیں پھانسنا چاہتا ہے - اگر کوئی تعریف کرے تو دیکھنا چاہیئے کہ آیا ہم میں وہ صفات موجود بھی ہیں یا نہیں - بھول کر کسی کے فریب میں نہیں آنا چاہیئے -

ایک پہاڑ اور گلہری

(ماخوذ از ایمرسن)

بچوں کے لیے

۱۔ گلہری (۵) چوہے جیسا ایک مشہور جانور

ایک پہاڑ نے ازروئے تکبر ایک چھوٹی سی گلہری سے کہا اگر تجھے شرم ہو تو پانی میں ڈوب مر۔

۲۔ شعور۔ (ع) مذکر۔ واقفیت۔ عقل۔ سمجھ۔

تو ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ مگر تیرے غرور کی حد ہی نہیں (یعنی تو بہت مغرور ہے) اس تیری عقل۔ سمجھ اور شعور کے کیا کہنے (مراد تو بہت بے سمجھ ہے۔ اگر سمجھ دار ہوتی تو اپنی اصلیت کو کبھی نہ بھولتی اور غرور کی طرف بھولکر بھی رغبت نہ کرتی۔

۳۔ باتمیز۔ سمجھدار۔ بے شعور۔ (ف) بے عقل۔

خدا کی شان دیکھو کہ معمولی سی چیزیں بڑی کیوں بنتی ہیں۔ دراصل یہ اُن کی حماقت صرف بے وقوفی اور بے تمیزی پر مبنی ہے (جو توقع ہی بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں (جیسے شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

تکبر او دعادت جاہلاں ۔۔۔ تکبر نیاید ز صاحب دلاں

تکبر کرنا تو جاہلوں کی عادت ہے۔ عقلمند کبھی بھی غرور نہیں کرتے۔

۴۔ بساط۔ (ع) مذکر۔ بستر۔ شطرنج کھیلنے کا کپڑا۔ حوصلہ۔ قدرت
پست۔ (ف) نیچا۔ کمینہ۔ آن بان۔ شان وشوکت۔
تجھے میری شان کے سامنے کہا قدرت حاصل ہو۔ میری شان و شوکت کے سامنے تو زمین بھی نیچی ہے (اے گلہری میری شان کے سامنے تیری شان ہیچ ہے کیونکہ زمین باایں ہمہ وسعت میری شان وشوکت کے مقابلہ میں پست ہے)

۵۔ جو بلندی مجھے حاصل ہو وہ شان وہ بلندی تجھے کہاں حاصل۔
بھلا تیرے جیسا حقیر جانور مجھ جیسے پہاڑ کے سامنے کیا شیخی مار سکتا ہے۔
منہ سنبھالنا (ہ) زبان کو قابو کرنا۔ منہ سنبھال (ہ) زبان روک
کچی بات۔ وہ بات جس میں کچھ سچائی نہ ہو۔ مہمل بات۔
جب گلہری نے پہاڑ کی بات سنی تو کہا کہ ذرا اپنی زبان روک تیری باتیں بالکل ناتجربہ کاری پر مبنی ہیں یہ کچے مہمل خیالات اپنے دل سے دور کر (مراد تکبر چھوڑ)

۷۔ اگر میں تیری طرح بڑا قد نہیں رکھتی تو مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کیونکہ تو میری طرح چھوٹا نہیں (اگر مجھ میں بلندی نہیں تو تجھ میں چھوٹائی نہیں)

۸۔ حکمت۔ (ع) مونث۔ عقل۔ ہر چیز کی حقیقت دریافت کرنے کا علم۔ علاج۔ مطلب۔ ڈھنگ۔
دنیا میں کیا چھوٹی کیا بڑی ہر ایک چیز میں خدا کی قدرت ظاہر ہو رہی ہے اگر اس نے چھوٹی چیزیں بنائیں یا بڑی چیزیں بنائیں تو ان سب چھوٹی بڑی چیزوں کے بنانے میں بھی خداوند کریم نے کوئی مصلحت ہی رکھی ہے۔ یعنی کسی خاص مطلب کے لئے ان کو اختیار کیا گیا

۹۔ یہ درست ہے کہ دنیا میں تجھے بہت بڑا بنایا۔ مجھے چھوٹا تو بنایا ضرور مگر اونچے درختوں اور پہاڑوں پر چڑھنا سکھا دیا۔

۱۰۔ نری ۔ صرف ۔

تجھ میں یہ طاقت نہیں کہ تو ایک دو قدم بھی اپنی جگہ سے آگے چل سکے۔ صرف تیری بڑائی ہی تو ہے تو ہی بتا اس بڑائی کے علاوہ اور خوبی تجھ میں کونسی ہے۔

۱۱۔ چھالیا۔ (ف) مونث ۔ سپاری۔

اگر تو بڑا ہے تو مجھ جیسا کوئی ہنر بھی تو دکھا۔ لے! یہ چھوٹی سی سپاری ہی کو توڑ کر دکھا (اگر تو ایسا کرلیگا تو میں تمہیں اپنے سے بڑا مان لونگی)

۱۲۔ اے مغرور پہاڑ! سوچ کر دیکھ دنیا میں کوئی چیز بھی بیکار نہیں قدرت کے کارخانے (دنیا) میں کوئی بھی برا نہیں۔

نوٹ اس نظم سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ تکبر نہیں کرنا چاہیئے کسی شے کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ خداوند کریم نے سب چھوٹی بڑی چیزوں میں کوئی نہ کوئی خوبی رکھی ہے۔ کسی شے کو حقیر سمجھنا گویا خدا کے کاموں میں عیب نکالنا ہے۔ جو ہمارا فرض نہیں۔ دنیا میں کوئی شے بھی بری نہیں

ایک گائے اور بکری

(ماخوذ)

بچوں کے لئے

۱۔ چراگاہ۔ (ف) مونث ۔ سبزہ زار۔ چرا از مصدر چریدن معنی

چرنا - گاد معنی جگہ - چرنے کی جگہ - سراپا (ف) تمام - سر سے لیکر پاؤں تک

بہار -- (ف) پھول کھلنے کا موسم - نارنج کا پھول - لطف - رونق - جوبن

خوشی - شباب - سیر تماشا -

کہیں ایک سرسبز چراگاہ تھی جس کی زمین میں ہمیشہ تر و تازہ گھاس اور پھول وغیرہ کھلے رہتے تھے (وہ زمین گویا موسم بہار کا مجسمہ تھی)

۲ - اس چراگاہ کی بہار کے نظارے کو بیان ہی نہیں کیا جا سکتا - مختصر الفاظ میں یہ کہ ہر طرف اس کے ندیاں بہہ رہی تھیں (رواں - جاری)

۳ - بیشمار - (ف) بے بمعنی نفی شمار بمعنی گنتی - لاتعداد - ان گنت - وہاں اناروں کے پیڑ بیشمار اُگے ہوئے تھے - چیل کے سایہ دار درخت بھی لاتعداد تھے -

۴ - طائر - (ف) پرندہ - جمع طیور - صفیر (ف) آواز -

چاروں طرف ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی - پیڑوں پر سے پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں آ رہی تھیں -

۵ - ایک بکری چرتے چرتے اُس چراگاہ کی ندی کے پاس آ نکلی (آ گئی)

۶ - ندی کنارے بکری سستانے کے لئے ٹھہر گئی جب ادھر اُدھر نظر دوڑائی تو دیکھا کہ پاس ہی ایک گائے کھڑی تھی -

۷ سلیقہ - (ع) مذکر لیاقت - کلام - (ع) مذکر - بات (ف) شعر (ف) قول - تصنیف - کلام کرنا - (ا) بولنا -

پہلے تو بکری نے جھک کر گائے کو سلام کیا - پھر سودبانہ گائے سے بات چیت کرنی اس طرح سے شروع کی -

۸ - کیوں بڑی بی گائے ! آپ کا مزاج کیسا ہے - راجی خوشی تو ہو -

گائے نے جواب دیا کہ ہاں راضی خوشی ہوں ۔ خیر ۔ ٹھیک ۔ سلامتی ۔ تندرستی ۔

۹ ۔ بُری بھلی کٹنا ۔ مصیبت میں زندگی بسر کرنا ۔

گائے نے کہا کہ میں اپنی بُری بھلی زندگی کے دن گذار رہی ہوں ۔ در حقیقت میں مصیبت سے زندگی کے دن گذار رہی ہوں ۔

۱۰ ۔ جان پر آ بنی ۔ جان خطرے میں پڑ گئی ۔ نہایت تکلیف میں پڑ گئی

بہن میں کیا بتاؤں میری زندگی تو خطرے میں پڑ گئی ہے ۔ کیا کہوں میری تو قسمت ہی بد ہے ۔

۱۱ ۔ جان کو رونا ۔ (ل) بد دُعا) کسی بدخواہ یا دشمن کو کوسنا ۔

میں حیران پریشان ہو کر خداوند کریم کی شان کا مشاہدہ کر رہی ہوں ۔ اور بُرے انسانوں کی جان کو رو رہی ہوں (بد دُعا دے رہی ہوں ۔ اُنہیں کوس رہی ہوں)

۱۲ ۔ زور چلنا ۔ بس چلنا ۔ حکم چلنا ۔ **پیش آنا** ۔ (ل) آگے آنا ۔ ظہور میں آنا ۔ سلوک کرنا ۔ **نصیب** ۔ (ع) قسمت ۔ **نصیب کا لکھا** (ل) مذکر ۔ قسمت کا لکھا ۔

غریبوں کا بس کچھ نہیں چلتا (غریب ظالموں کے سامنے ہیچ ہیں) جو کچھ ہماری قسمت میں لکھا تھا وہی ظہور میں آ گیا ۔

۱۳ ۔ پالا پڑنا (ہ) کام پڑنا ۔ سابقہ ہونا ۔ ملاقات ہونا ۔

آدمی کی ذات بہت بُری ہے اس لئے کسی کو بھی اس کا بھلا نہیں کرنا چاہیئے ۔ خدا کرے کہ آدمی سے کسی کا واسطہ ہی نہ پڑے ۔

۱۴ ۔ اگر دودھ کم ہو جاتا ہے تو مجھے بُرا بھلا کہنا شروع کر دیتا ہے اگر دُبلی (پتلی) ہو جاتی ہوں تو قصاب کے ہاتھ بیچ کر اپنے دام کھرے کر لیتا ہے

اور لطف اندوز ہوتا ہے۔
۱۵- ہتھ کنڈا- (ہ) چالاکی- عادت- داؤ پیچ- گھات- رام کرنا (د) تابع کرنا-
آدمی چالاکیوں سے حیوانوں کو اپنا غلام بنا لیتا ہے۔ اور طرح طرح سے فریب کر کے خلق خدا کو اپنے تابع کرتا ہے۔
۱۶- جان ڈالنا- تندرستی بخشنا-
میں اس کے بچوں کو پالتی ہوں دودھ دیکر میں اس کے بچوں کو تندرستی بخشتی ہوں- ان کی زندگی کا دارومدار میرے دودھ پر ہے۔
۱۷- میں تو یہ نیکی کرتی ہوں اور وہ یہ اس طرح کی بدسلوکی میرے ساتھ کرتا ہو۔ اے خدا وند کریم تیری دہائی تو ہی ہم غریبوں کو بچا سکتا ہے۔
۱۸- ماجرا- (ع) مذکر- سرگذشت- واقعہ- حالت- گلہ- شکایت
بکری نے جب یہ سب حال سن لیا تو بولی کہ اے بی گائے! انسان کے خلاف اس طرح شکایت کرنا اچھا نہیں۔
۱۹- بے مزہ- (ہ) بے لذت- ناساز- ناراض-
خدا لگتی کہنا- (د) سچ کہنا- انصاف کی کہنا- طرفداری نہ کرنا-
سچی بات ہمیشہ بری لگتی ہے- مگر میں تو کھری کھری ہی کہونگی کسی کی طرفداری نہیں کروں گی۔
۲۰- یہ سرسبز چراگاہ- اس میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا چلنا- اس کی سبز گھاس جو مخمل کی طرح نرم ہے اور یہ درختوں کا سایہ۔
۲۱- ہم حیوانات اس قسم کی خوشیاں کیسے حاصل کر سکتے ہیں- یہ خوشیاں کہاں- اور ہم غریب حیوان کہاں (یعنی ہم حیوان اس قسم کی خوشیاں حاصل نہیں کر سکتے

دم سے - وجہ سے۔
یہ سب تکلیف انسان کی وجہ سے ہیں۔
۲۲۔ ہماری آبادی انسان کیوجہ سے ہے (انسان ہماری حفاظت کرتا ہے اس لئے ہم بچے ہوئے ہیں ورنہ درندے ہم کو کھا جاتے) اس لئے انسان کی قید ہمیں اچھی اور آزادی نقصان دہ ہے۔
۲۳۔ (ہ) بَن - جنگل - کھٹکا - خوف - داں - وہاں - گزران - (و) مونث - گزارا -
جنگلوں میں بیشمار خوف ہیں۔ وہاں کی گزران سے تو خدا ہی بچائے (چونکہ جنگلوں میں انواع اقسام کے خوف ہیں اس لئے انسان کی قید میں رہنا ہی بہتر)
۲۴۔ انسان کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ اگر ہم انسان کی شکایت کریں تو یہ ہمیں زیب نہیں دیتا۔
۲۵۔ جو آرام انسان ہمیں دیتا ہے اگر تم اس کی کچھ قدر سمجھو تو ہرگز ہرگز تم آدمی کے خلاف شکایت نہ کرو گی۔
۲۶۔ گائے نے جب یہ بات سنی تو دل ہی دل میں شرمسار ہوئی۔ جو گلہ اُس نے آدمی کے خلاف کیا تھا اُس کے لئے پچھتائی۔
۲۷۔ بکری کی نصیحت سے گائے نے برائی بھلائی کو پرکھا۔ جب ان کی بھلائی برائی پر غالب آگئی تو کچھ سوچکر کہا۔
۲۸۔ بات لگنا۔ تقریر نے اثر کرنا۔
ظاہرا طور پر تو بکری کی ذات بہت چھوٹی ہے۔ مگر بات سچی اور غضب کی کہتی ہے اس واسطے بکری کی بات دل میں اثر کرتی ہے۔

نوٹ - اِس نظم میں شاعر ہمیں یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ ہم بغیر سوچے سمجھے اپنے عزیز و اقارب کا گلہ کرنے لگ جاتے ہیں اگر ہم اُن کی خوبیوں کو نظرت دیکھیں تو پھر ہمیں اپنی کہی ہوئی باتوں پر پچھتانا پڑیگا - اس لئے پہلے دل میں بُرائی اور بھلائی کی تمیز کرو تب گلہ کرو - نیز ہم ہمیشہ کسی کی ہاں میں ہاں نہ ملاؤ بلکہ کھری کھری بات کہو کیونکہ سچی بات ہی دل میں اثر ہو سکتا ہے -

بچے کی دُعا

(ماخوذ)

بچوں کے لئے

۱- دُعا - (ع) التجا - منتر - وظیفہ - مناجات - جمع ادعیہ -
تمنّا - (ع) مونث - خواہش - شوق - خدایا (ف) ندایہ ہے - اے خدا
میری خواہش دُعا کی شکل میں لبوں پر آتی ہے - اے خدا میری
زندگی شمع کی مانند ہو -

تشریح - بچہ خداوند کریم سے دُعا کرتا ہے کہ اے میرے مالک میری زندگی اس دنیا میں شمع کی مانند گزرے - جیسے شمع خود تو پگھلتی ہے مگر اہلِ محفل کو روشنی بخشتی ہے - اسی طرح ہر ایک بچے کے دل میں یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے وطن کی خدمت شمع کی مانند کرے -

۲- میرے دم سے - میری وجہ سے - اُجالا (ہ) مذکر روشنی

صبح کا تڑکا ۔ چہل پہل ۔ میری ہستی کی وجہ سے دُنیا کا اندھیرا دُور ہو جائے ۔ جہاں کہیں بھی چمکوں وہیں روشنی نمودار ہو جائے ۔

تشریح ۔ دنیا میں بدرسموں کی وجہ سے اندھیرا چھا جاتا ہے ۔ لوگ عیش و عشرت میں پھنس کر جہالت و غفلت کے کنویں میں مقید ہو جاتے ہیں ۔ بُرے بھلے کی تمیز نہیں رہتی ۔ اے خدا مجھے وہ طاقت بخش کہ جہاں کہیں بھی میں پیدا ہوں اس اندھیرے کو دُور کر دوں ۔

۳ ۔ **زینت** ۔ (ف) آرائش ۔ سجاوٹ ۔ **وطن** ۔ (ف) دیش جمع اوطان

میری وجہ سے میرا وطن اس طرح سے سج جائے جس طرح باغ پھول کے دم سے سج جاتا ہے ۔

تشریح ۔ پھول کا کام ہے خود کھلنا اور دوسروں کو کھلانا یعنی خوش کرنا ۔ ماتم اور خوشی کی محفلوں میں شریک ہونا ۔ اس طرح بچہ چاہتا ہے کہ میں خود بھی نیک بنوں اور اہل وطن کی خدمت کروں اپنی ہستی سے دیش کے نام کو چمکاؤں ۔ بچوں کو چاہیے کہ وہ بھی اپنے وطن کی زینت نیک بن کر بڑھائیں ۔

۴ ۔ **پروانہ** ۔ (ف) پتنگا ۔ اجازت نامہ ۔ حکم نامہ ۔ عاشق ۔ **صورت** ۔ (ف) مانند ۔ شکل ۔ **ربیا** (ع) ہزکریا لنے والا ۔ خدا ۔

اے خداوند کریم میری زندگی بعینہ پروانے کی زندگی ہو ۔ مجھے علم کی شمع سے دلی محبت ہو ۔

تشریح ۔ علم ۔ بمعنی کسی شے کی حقیقت معلوم کرنا ۔ علم کو شمع قرار دیا ہے جیسے شمع سے روشنی ہوتی ہے ۔ اس طرح علم سے دماغ روشن ہوتا ہے ۔ بچہ کا فرض ہے کہ وہ علم پر ہر وقت اپنے آپ کو قربان کرنے کیلئے

تیار رہے ۔ جیسے پروانہ شمع پر جل جانے کے لئے تیار رہتا ہے۔ بچہ تب ہی صحیح معنوں میں قوم اور وطن کی خدمت کر سکتا ہے ۔ جب وہ علم کی شمع سے منور نہ ہو جائے ۔

۵ ۔ حمایت ۔ (ع ، مونث ۔ طرفداری ۔ نگہبانی ۔ ضعیف ۔ (ع) کمزور ۔ سُست ۔ بوڑھا ۔ دردمند ۔ (ف) دُکھی ۔ ہمدرد ۔

میں ہمیشہ غریبوں کا طرفدار ہوں ۔ دُکھی لوگوں اور غریبوں سے محبت کیا کروں ۔

تشریح ۔ عام قاعدہ ہے کہ لوگ امیروں کے طرفدار ہوتے ہیں ۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اُمرا سے وہ فائدے اُٹھا سکتے ہیں ۔ دراصل یہ طریقہ ہے خود غرضوں کا ۔ مگر بچہ یہ چاہتا ہے کہ اے خدا مجھے طاقت بخش کہ میں غریبوں اور کمزوروں ۔ دُکھی لوگوں کا غمخوار بن کر ان کی مصیبتوں کو دُور کرتا رہوں ۔

۶ ۔ اے میرے مالک ! مجھے طاقت بخش کہ میں ہر بُرائی سے پرہیز کروں ۔ جو راہ نیک ہو اُس پہ مجھے چلا ۔

تشریح ۔ بچہ خاکساری ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری رہنمائی اے خدا آپ ہی کریں ۔ جو نیک راہ ہو اُس پر چلنے کی مجھے توفیق بخش ۔ ہر بچہ کا فرض ہے کہ وہ نیک راہ پر چلنے کی کوشش کرے ۔

ہمدردی

(ماخوذ از ولیم کوپر)
بچوں کے لئے

۱-ہمدردی - (ف) دُکھ درد میں ساتھ دینا - ٹہنی - شاخ - شجر - (ع) مذکر - درخت جمع اشجار - تنہا - (ف) اکیلا - اُداس (س) غمگین - بیزار -

نثر - کسی شجر کی ٹہنی پہ کوئی تنہا بلبل اُداس بیٹھا تھا -

معنی - کسی درخت کی شاخ پر ایک اُداس تن تنہا بلبل بیٹھا ہوا تھا -

۲نثر - کہتا تھا ...... مصرعہ آئی - اُڑنے ...... دن گذارا -

معنی - اس نے کہا کہ میں نے سارا دن ادھر اُدھر اڑنے اور چوگا چگنے میں گذار دیا اب رات پڑ گئی ہے -

۳- آشیاں (ف) مذکر - گھونسلا - گھر -

نثر - کس طرح آشیاں تک پہنچوں - ہر چیز پہ اندھیرا چھا گیا -

معنی - چونکہ ہر جگہ اندھیرا چھانے کی وجہ سے میں کچھ دیکھ نہیں سکتا - اب اپنے گھونسلے تک کیسے پہنچوں ؟

۴- آہ و زاری - (ف) رونا پیٹنا - جگنو - (ہ) ایک اُڑنے اور رات کو چمکنے والا مشہور کیڑا - پنجابی ٹٹہینا -

نثر - بلبل کی آہ و زاری سُنکر پاس ہی سے کوئی جگنو بولا -

معنی - بلبل کا رونا سُنکر قریب سے ایک جگنو نے اُس سے یوں کہا -

۵۔ مدد (ع) مونث۔ کمک۔ امداد (ف) خوراک۔ راج۔ مزدور یعنی معمار کا کام۔

نثر۔ جان و دل سے مدد کو حاضر ہوں۔ اگرچہ میں ذرا سا کیڑا ہوں۔

معنی۔ گو میں چھوٹا سا ہوں مگر اے بلبل میں تیری مدد جان و دل سے کرنے کے لئے تیار ہوں۔

۶۔ نثر۔ کیا غم ہے جو رات اندھیری ہی ہے۔ میں راہ میں روشنی کرونگا۔

معنی۔ تم غم مت کرو کہ رات بہت اندھیری ہے۔ میں تمہاری راہ میں روشنی کرتا جاؤں گا۔

۷۔ مشعل۔ (ع) مونث۔ بڑی موٹی بتی۔ شمع دیا۔ چراغ۔

نثر۔ اللہ نے مجھ کو مشعل دی ہے۔ چمکا کے مجھے دیا بنایا۔

معنی۔ خداوند کریم نے مجھے روشنی کرنے کے لئے ایک شمع بخشی ہے گویا مجھے ایک روشن چراغ بنایا ہے۔

نثر۔ جہاں میں وہی اچھے لوگ ہیں۔ جو دوسروں کے کام آتے ہیں۔

معنی۔ دنیا میں درحقیقت وہی لوگ نیک ہیں جو دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔

نوٹ۔ اس نظم میں شاعر سمجھاتا ہے کہ اے بچو صحیح معنوں میں تم تب ہی انسان کہلا سکتے ہو جب دوسروں کی خدمت کرو۔ اگر تم کسی کی خدمت کروگے تو دنیا میں نیک کہلاؤگے لوگ عزت کرینگے۔

ماں کا خواب

(ماخوذ)

بچوں کے لئے

۱۔ شب۔ (ف) رات ۔ خواب۔ (ف) سپنا۔ اضطراب (ع) گھبراہٹ۔

نثر۔ میں ایک شب جو سوئی تو یہ خواب دیکھا۔ جس سے میرا اضطراب اور بڑھا۔

معنی۔ میں ایک رات سوئی ہوئی تھی (اپنے مرے ہوئے بچے کو یاد کرتی ہوئی) کہ ایک خواب دیکھا جسے دیکھنے سے میری گھبراہٹ اور بھی بڑھ گئی۔

۲ نثر۔ یہ دیکھا کہ میں کہیں جا رہی ہوں۔ اندھیرا ۔ ۔ ۔ ۔ ملتی نہیں۔

معنی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ میں کسی طرف چلی جا رہی ہوں چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ میں راستے میں کھڑی ہوئی تھی۔

۳۔ بال بال لرزتا تھا۔ بہت خوف زدہ تھی۔ سارا جسم کانپ رہا تھا۔ دہشت (ف) مونث ڈر۔ محال۔ (ع) غیر ممکن (ا) کٹھن۔

نثر۔ ڈر سے میرا بال بال لرز رہا تھا۔ دہشت سے قدم کا اُٹھنا محال تھا۔

مطلب۔ مجھ پر اتنا خوف چھایا ہوا تھا کہ سارا جسم کانپ رہا تھا۔

یہاں تک کہ میں خوف کی وجہ سے قدم بھی نہیں اُٹھا سکتی تھی۔

۴۔ نثر جو کچھ ...... بڑھی۔ تو ...... کی تھی۔

مطلب۔ کچھ حوصلہ کر کے میں آگے بڑھی تو دیکھا کہ لڑکوں کی ایک قطار وہاں موجود تھی۔

۵۔ **زمرد**۔ (ع) مذکر ایک سبز رنگ کا قیمتی پتھر۔ سی۔ مانند۔

نثر۔ زمرد ...... پہنے ہوئے۔ دیئے ...... جلتے ہوئے۔

مطلب۔ سب لڑکوں نے ہرے رنگ کی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ اور ہر ایک لڑکے کے ہاتھ میں ایک چراغ جلتا ہوا تھا (روشنی کے لئے)

۶۔ رواں۔ (ف) چلتے ہوئے۔

نثر۔ وہ چُپ چاپ آگے پیچھے رواں تھے۔ خدا جانے اُن کو کہاں جانا تھا۔

مطلب۔ وہ لڑکے قطار میں ایک دوسرے کے پیچھے چُپ چاپ چلے جا رہے تھے۔ نہ معلوم اُنہوں نے کہاں جانا تھا (میں کچھ نہ سمجھ سکی)

۷۔ پسر۔ (ف) بیٹا مونث۔ دختر۔ **جماعت**۔ (ع) مونث۔ گروہ۔ ہجوم۔ مجلس۔ فرقہ۔

نثر۔ اسی ...... پسر مجھے ...... نظر

مطلب۔ میں کچھ سوچ ہی رہی تھی کہ مجھے میرا اپنا (میرا ہی) بیٹا اس قطار میں نظر آیا۔ (دیکھا کہ میرا بیٹا بھی اسی قطار میں تھا)

۸۔ نثر۔ وہ پیچھے ...... نہ تھا دیا ...... نہ تھا۔

مطلب۔ میرا بیٹا سب سے پیچھے تھا۔ اُس کے ہاتھ میں چراغ بھی بجھا ہوا تھا اور وہ اندھیرے میں مایوسی کی حالت میں چل رہا تھا)

۹ نثر۔ میں نے پہچان کر کہا "میری جان! مجھے چھوڑ کر تم کہاں آ گئے"
مطلب۔ جب میں نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا تو ازراہ شفقت میں نے کہا کہ اے بیٹے! تو مجھے دنیا میں اکیلے غم میں چھوڑ کر کہاں آ گیا۔

۱۰۔ **بیقرار**۔ (ع) بے چین۔ **اشک** (ف) آنسو **اشکوں کے** ہار پروتی ہوں۔ ہر وقت روتی رہتی ہوں۔
نثر۔ جدائی میں میں بیقرار رہتی ہوں۔ ہر روز اشکوں کے ہار پروتی ہوں۔
مطلب۔ اے بیٹے میں تیری جدائی میں بہت بے چین رہتی ہوں اور ہر وقت روتی ہی رہتی ہوں۔

۱۱۔ **وفا**۔ (ع) مونث۔ پورا کرنا۔ نباہ۔ دیانت۔ عقیدتمندی۔
نثر۔ تم نے ہماری ذرا پروا نہ کی۔ گئے چھوڑ . . . . تم نے کی۔
مطلب۔ اے بیٹا تم نے ہماری تکلیف اور دکھ کی کوئی پرواہ نہ کی ہمیں تو دنیا میں چھوڑا اور آپ چلے آئے۔ یہ وفا کا قاعدہ تو نہیں۔

۱۲۔ **پیچ و تاب** (ف) مذکر۔ بل۔ غم و غصہ۔ بیقراری۔ فکر و اندیشہ۔
بچے نے جو میرا پیچ و تاب دیکھا۔ اس نے منہ پھیر کر یوں جواب دیا۔
مطلب۔ بچے نے جب میری پریشانی و بیقراری دیکھی تو دوسری طرف (غصہ سے) منہ کر کے جواب دیا۔

۱۳۔ نثر۔ تجھ کو میری جدائی رلاتی ہے۔ اس میں میری بھلائی کچھ بھی نہیں۔
ٹھیک ہے کہ تم میری جدائی میں ہمیشہ روتی رہتی ہو۔ مگر اس رونے سے مجھے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

۱۴۔ نثر۔ یہ کہہ کر . . . . چپ رہا۔ دیا . . . . لگا۔
مطلب۔ کچھ دیر کے لئے میرا بچہ خاموش ہو گیا بعد ازاں مجھے اپنا

بجھا ہوا چراغ دکھا کر کہا۔

۱۵۔ تو سمجھتی ہے اسے کیا ہو گیا ہے؟ اسے تیرے آنسوؤں نے بجھا دیا اے ماں تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ میرا دیا صرف اس واسطے بجھ گیا ہے کہ تو ہمیشہ روتی رہتی ہے۔ اور تیرے آنسوؤں نے میرے دیے کو بجھا دیا۔ اب میں اندھیرے میں چل رہا ہوں۔

نوٹ۔ اس نظم سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ اگر کوئی ہمارا عزیز مر جائے تو اس کے لئے رونے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ خداوند کریم سے دعا کرنی چاہیئے کہ اس کی روح کو تسکین حاصل ہو اگر ہم روئیں گے تو بجائے اس کے کہ اس کو کوئی فائدہ پہنچے اُلٹا اس کی روح کو دُکھ ہو گا۔

پرندے کی فریاد

(ماخوذ)

بچوں کے لئے

۱۔ بہار۔ (ف) پھول کھلنے کا موسم۔ نارنج کا پھول۔ لطف۔ رونق۔ جوبن۔ خوشی

نثر۔ گذرا ہوا زمانہ وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا مجھکو یاد آتا ہے۔

مطلب۔ باغ میں سب کا ملکر گانا باغ میں خوشیاں منانا یہ گذرا ہوا زمانہ مجھے یاد آ(رہا ہے)

تشریح۔ ایک پرندہ پنجرے میں قید ہو یوں فریاد کرتا ہے کہ وہ زمانہ جب میں آزاد تھا تو ہم سب پرندے ملکر گایا کرتے تھے خوشیاں منایا کرتے تھے اب رہ رہ کے مجھے وہ زمانہ یاد آتا ہے۔ ساتھ ہی دل تڑپنے لگ جاتا ہے۔

۲۔ نثر۔ اپنے گھونسلے کی آزادی اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا۔ اب وہ کہاں

مطلب - جب میں آزاد تھا تو اپنی خوشی سے گھونسلے میں آتا تھا اپنی خوشی سے باہر جاتا تھا پنجرے میں وہ آزادی کیا مل سکتی ہے ۔

۳ - چوٹ لگنا - (ہ) صدمہ پہنچنا - درد ہونا - عشق ہونا - پھانس لگنا - شبنم - اوس ۔

نثر - جس دم شبنم کے آنسوؤں پر کلیوں کا مسکرانا یاد آتا ہے دل پر چوٹ لگتی ہے ۔

مطلب - جب مجھے اوس کا پھولوں پر گرنا یاد آجاتا ہے تو بس میرے دل کو ایک ٹھیس لگتی ہے - اب پنجرے میں بھلا وہ قدرت کے نظارے کہاں دیکھنے نصیب ہو سکتے ہیں ۔

۴ - کامنی (ہ) مونث - نہایت خوبصورت عورت - مورت (ہ) مونث صورت - بُت تصویر ۔

نثر - وہ سادی . . . . مورت جس کے دم سے میرا آشیانا آباد تھا

مطلب - جب مجھے اپنی وہ یاد آجاتی ہے تو وہ بھی صدمہ بہت ہی ہوتا ہے - وہ خوبصورت مادہ جو تصویر کی مانند خوبصورت تھی جس کی وجہ سے میرا گھر بسا ہوا تھا ۔

۵ - قفس (ف) پنجرا - صدا - (ف) آواز - رہائی (ف) نجات - چھٹکارا

نثر - اس کی صدائیں میری قفس میں نہیں آتیں - اے کاش میرے بس میں میری رہائی ہوتی - اب پنجرے میں اس کی بھی آواز نہیں آتی - اے خدا میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس پنجرے سے رہائی مل جاتی ۔

۶ - بدنصیب - (ف) بدقسمت - ترسنا - چاہنا ۔

نثر - کیا . . . . رہا ہوں ساتھی تو وطن میں ہیں - میں شید میں پڑا ہوں

مطلب - میں بہت ہی بد قسمت ہوں - اپنے گھر میں جانے کے لئے تڑپ رہا ہوں - میرے ساتھی تو اپنے وطن میں آزادی کی خوشی منا رہے ہیں - اور میں قید میں تڑپ رہا ہوں -

۷ - بہار آئی پھولوں کی کلیاں ہنس رہی ہیں - میں ۔۔۔۔ رو رہا ہوں

مطلب - باغ میں موسم بہار آیا ہوا ہے - پھولوں کی کلیاں کھل گئی ہیں - لیکن میں بد قسمت اس قید کی اندھیری کوٹھڑی میں قسمت کو رو رہا ہوں میں آزادی کا لطف نہیں اٹھا سکتا -

۸ - الٰہی - اے خدا - **قفس** - پنجرہ -

نثر - الٰہی اس قید کا دکھڑا کسے سناؤں ڈر رہے ہیں غم سے یہیں قفس میں نہ مر جاؤں -

مطلب - اے خداوند کریم! میں اپنی مصیبت کا دکھڑا کس کے سامنے روؤں ۔ تیرے سوائے کون ہے جو غریبوں کے دکھڑے کو سنے۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں غلامی میں اس پنجرے میں ہی ٹھوکریں کھا کھا کر نہ مر جاؤں -

۹ - نثر - جب ۔۔۔ ہو گیا ہے - دل ۔۔۔۔ کھا رہا ہے -

مطلب - جب سے میں باغ سے جدا کیا گیا ہوں میں رات دن غم میں کڑھتا رہتا ہوں -

تشریح - یعنی صیاد مجھے باغ سے پکڑ لایا پنجرے میں مجھے بند کر دیا - وہ آزادی جو مجھے باغ میں حاصل تھی اب کہاں اس آزادی کے لطف کی جب یاد آجاتی ہے تو میں غم کی گھٹا دل پر چھا جاتی ہے -

۱۰ - نثر - اسے گانا سمجھ کر سننے والے خوش نہ ہوں - یہ فریاد دکھے ہوئے

دلوں کی صدا ہے۔

مطلب۔ اس نظم کو سُننے والے اور پڑھنے والے صرف ایک گانا ہی نہ سمجھیں اگر وہ نظرِ ظاہر اور فہم سے کام لیں تو پتہ چلے گا کہ یہ ایک دُکھے ہوئے دل کی فریاد ہے۔

۱۱۔ نثر۔ اے قید کرنے والے مجھکو آزاد کر دے۔ میں بے زبان قیدی ہوں تو چھوڑ کر دُعا لے۔

مطلب۔ اے صیاد! قید کرنے والے خدا کے لئے مجھے آزاد کر دے۔ چونکہ میں بے زبان ہوں میری دُعا خدا کے دربار میں سُنی جائیگی اگر مجھے تو چھوڑ دے گا تو میں تیرے لئے دُعا کروں گا۔ جو اُمید ہے قبول ہو جائے گی۔

خفتگانِ خاک سے استفسار

خُفتہ۔ (ف) اسم مفعول سویا ہوا جمع خُفتگان۔ خفتگانِ خاک مرے ہوئے۔ استفسار۔ (ع) مذکر۔ پوچھنا۔

۱۔ مہر۔ سورج۔ نقاب۔ (ع) مونث۔ مذکر۔ گھونگٹ۔ پردہ برقع۔ منہ پر ڈالنے کا پردہ۔ رُو (ف) رُخ۔ چہرہ۔ شانہ (ف) کنگھا کندھا۔ ہستی۔ (ف) زندگی۔ گیسو۔ (ف) لمبے بال۔

نثر۔ مہر روشن چھُپ گیا۔ نقاب روئے شام اُٹھی۔ گیسوئے شام شانہ ہستی پہ بکھرا ہوا ہے۔

مطلب۔ روشن سورج تو چھپ گیا اور شام کے چہرے کا پردہ ہٹ گیا۔ زندگی کے کندھے پر شام کی زلفیں بکھری ہوئی ہیں۔

تشریح۔ سورج چھپ گیا۔ دُنیا میں چاروں طرف اندھیرا چھا گیا شام کی سیاہی کو لمبے سیاہ بادلوں سے تشبیہ دی ہے۔

۲۔ سیہ پوشی (ف) ماتمی لباس پہننا۔ سیاہ لباس پہننا۔ ماتم۔ سوگ

نثر۔ سیہ پوشی . . . . . میں ہے۔ محفل قدرت . . . . . . سبب ہے

مطلب۔ شام نے جو سیاہ لباس پہنا ہے یہ کسی کا غم منانے کیلئے ہی پہنا ہے۔ قدرت کی محفل شاید سورج کا ماتم منا رہی ہے (سورج گویا مرگیا ہے اور شام ماتمی لباس پہنکر اُس کا غم منا رہی ہے)

۳۔ لب گفتار۔ (ف) بولنے والا ہونٹ۔ ساحِر۔ (ف) جادوگر ساحرِ شب (ف) رات کا جادوگر (استعارہ) دیدۂ بیدار (ف) جاگتی آنکھ۔

نثر۔ آسمان لب گفتار پہ جادو کر رہا ہے۔ ساحر شب کی نظر دیدۂ بیدار پہ ہے۔

مطلب۔ آسمان بولنے والے ہونٹ پر جادو کر رہا ہے۔ اور رات جاگتی ہوئی آنکھ پہ نظر ڈالے ہوئے ہے کہ اُس پر جادو کر دے۔

تشریح۔ مراد آسمان یہ جادو کر رہا ہے کہ لوگ خاموش ہوتے جارہے ہیں۔ جُوں جُوں رات ہوتی جارہی ہے۔ لوگوں کی آنکھیں نیند کے لئے بند ہوتی جارہی ہیں۔ گویا رات اپنے جادو سے لوگوں کی آنکھ بند کر رہی ہے

۴۔ غوطہ زن۔ (ف) غوطہ لگانے والا۔ دریائے خاموشی۔ (ف) خاموشی کا سمندر۔ (استعارہ) درا (ف) گھنٹی جرس۔

نثر۔ موج ہوا۔ دریائے خاموشی میں غوطہ زن ہے۔ ہاں مگر اک

آواز ذرا دُور سے آتی ہے۔ ہوا کی لہر خاموشی کے سمندر میں غوطے مار رہی ہے۔ دُور سے الگ گھنٹی کی آواز آ رہی ہے۔

تشریح - یعنی چاروں طرف خاموشی چھا گئی ہے۔ حیوانوں کی آواز کہیں سے آ رہی ہے۔

۵- **بیتابی** - (ف) بیقراری۔ **الفت** - (ف) محبت۔ **نفور** (ع) مذکر - نفرت کرنا۔ **ہنگامہ** - (ف) مذکر۔ مجمع۔ معرکہ یورش۔

نثر - دل کہ بیتابیٔ الفت میں دنیا سے نفور ہے۔ مجھے ہنگامۂ عالم سے دُور کھینچ لایا ہے۔

مطلب - دل محبت کی بیقراری میں دُنیا سے نفرت کرنے والا ہے مجھے دنیا کے جھمیلوں سے دُور کھینچ لایا ہے۔

تشریح - دُنیا کی محبت سے میرا دل بیزار ہو گیا ہے۔ اس لئے میں دُنیا کے جھمیلوں سے علیحدہ ہو کر بستی سے باہر آ گیا ہوں۔

۶- **منظر** - (ع) جائے نظر - آنکھ - سیرگاہ - نظارہ - **حرماں نصیبی** (ف) بدنصیبی - **تماشائی** - (ف) تماشا دیکھنے والا - **ہم نشین** - (ف) پاس بیٹھنے والا (اسم فاعل) **خفتگان** - (ف) سوئے ہوئے - **کنج** - گوشہ - **تنہائی** - (ف) خلوت -

نثر - میں منظرِ حرماں نصیبی کا تماشائی ہوں - میں ہم نشین خفتگانِ کنج تنہائی ہوں -

مطلب - میں بدنصیبی کے نظارے کا دیکھنے والا ہوں - اور تنہائی کے گوشے میں جو سوئے ہوئے ہیں میں اُن کے پاس بیٹھا ہوں -

تشریح - یعنی میں قبرستان میں چلا جاتا ہوں اور وہاں کا نظارہ

دیکھنے کا عادی ہو گیا ہوں

۷ - بیتابی - (ف) بے چینی - بیقراری -

نثر - بیتابیٔ دل ذرا تھم! مجھے بیٹھ جانے دے - اور مجھے اس بستی پر چار آنسو گرانے دے -

مطلب - اے میرے دل کی بیقراری ذرا ٹھہر تاکہ میں تھوڑی دیر آرام کر لوں - یہ خموشوں کی بستی ہے اس پر مجھے چار آنسو بہا لینے دے میرا دل کہتا ہے کہ ان مرے ہوؤں پر تھوڑی دیر ان کی یاد میں رو لوں

۸ - مے - (ف) شراب - غفلت - (ع) مونث - بھول بے پروائی (۲) بیہوشی - نیند - سرمست (ف) نہایت متوالا -

نثر - اے غفلت کے سرمستو! تم کہاں رہتے ہو؟ آخر جہاں تم رہتے ہو اس دیس کی کچھ کہو -

مطلب - غفلت کی شراب کے متوالو - میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ تم کہاں رہتے ہو - اس ملک کا حال تفصیل سے بتاؤ - جہاں آپ نے سکونت اختیار کی ہے (اس دیس میں تمہاری کیا حالت ہے)

۹ - حیرت خانہ (ف) وہ گھر جہاں ہمیشہ حیرانگی کا سامنا رہے - امروز (ف) آج - فردا - (ف) کل - پیکار - (ف) لڑائی - عناصر - (ع) مذکر - عنصر کی جمع - آگ - ہوا - مٹی پانی -

نثر - وہ بھی کوئی حیرت خانہ امروز فردا ہے؟ اور پیکار عناصر کا کوئی تماشا ہے؟

مطلب - کیا وہ دیش بھی حیران کرنے والا گھر ہے جس میں آج اور کل کا جھگڑا موجود ہے - جیسے اس دنیا میں آجکل کی پریشانی نہیں چھوڑتی

یا آگ پانی مٹی اور ہوا کا جھگڑا وہاں بھی لگا ہوا ہے (مراد کیا وہ دنیا بھی اس دنیا جیسی ہے)

۱۰۔ حصار (ع) مذکر۔ احاطہ۔ گھیرا۔ قلعہ۔ شہر پناہ۔ محصور (ع) گھیرا ہوا)

نثر۔ کیا واں بھی آدمی حصار غم میں محصور ہے۔ کیا اس ولایت میں بھی انسان کا دل مجبور ہے۔ کیا آدمی کو اس دنیا میں بھی غم لگا ہوا ہے کیا وہاں غم سے نجات نہیں۔ کیا انسان کا دل وہاں بھی مجبور ہے۔ کیا غم سے بھار ہے۔

تشریح ۔۔ اس دنیا میں تو ہمیشہ انسان کو غم لگا رہتا ہے۔ اور غم میں ہی گھل گھل کر مر جاتا ہے جب تک زندگی ہے تب تک غم رہتا ہے شاعر پوچھتا ہے کہ کیا اس دنیا میں بھی غم موجود ہے یا رہائی ہے۔ ایک جگہ غالب فرماتے ہیں ؎

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

۱۱۔ سوز (ف) جلن ۔ افسانہ ۔ (ف) قصہ کہانی۔

نثر۔ کیا واں بھی پروانہ سوز شمع پر جل مرتا ہے؟ کیا اس چمن میں بھی گل و بلبل کا افسانہ ہے؟

مطلب ۔ کیا اس دنیا میں پروانے شمع پر جل مرتے ہیں ۔ کیا وہاں گل و بلبل کے قصے اس دنیا جیسے موجود ہیں۔

تشریح ۔ کیا عاشق و معشوق کے جھگڑے بکھیڑے وہاں بھی موجود ہیں یا وہاں ان باتوں سے رہائی ہے۔

نثر۔ یاں تو اک مصرع میں پہلو سے دل نکل جاتا ہے۔ کیا شعر کی گرمی سے واں بھی دل پگھل جاتا ہے۔ اس دنیا میں اگر شعر کا ایک اچھا سا مصرع سُنا جائے تو دل تڑپ اُٹھتا ہے۔ کیا وہاں بھی شعر پڑھے جاتے ہیں اور دل اُن اشعار پر پگھل جاتے ہیں۔

۱۳۔ رشتہ و پیوند۔ (ف) تعلقات۔ آزار۔ (ف) دکھ۔ نُکیلے (ص) نوک دار۔ خار۔ (ف) کانٹا۔

نثر۔ رشتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہیں؟ اُس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہیں۔

مطلب۔ اس دنیا کے تعلقات تو ہمیشہ جان کو دکھ دیتے رہتے ہیں کیا ان دکھوں کے تیز کانٹے وہاں بھی موجود ہیں۔

۱۴۔ معیشت۔ (ع) مونث۔ زندگی۔ روزی۔ افتاد (ف) مونث دکھ۔ فطرت۔ اچانک۔

نثر۔ اس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ افتاد ہے اُس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہیں۔

مطلب۔ اس دنیا میں ہمیں ایک روزی ملتی ہے مگر سیکڑوں دکھ جھیل کر۔ کیا اُس باغ میں بھی روح ان روزی کے فکروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ یا آزاد ہے؟

۱۴۔ دہقان (معرب) جٹ۔ کسان۔ زمیندار۔ خرمن (ف) مذکر۔ بھُس سمیت غلے کا ڈھیر۔ رہزن۔ (ف) مذکر۔ ڈاکو۔

نثر۔ کیا ۔ ۔ ۔ ۔ بھی ہے قافلے ۔ ۔ ۔ ۔ بھی ہے۔

مطلب۔ کیا وہاں اُس دنیا میں مصیبتوں کی بجلی موجود ہے۔ کیا کسان بھی ہے۔ کیا کھلیان بھی ہے؟ قافلہ والے بھی ہیں اور ڈاکو بھی ہیں؟

تشریح۔ شاعر اس دنیا کا نقشہ کھینچ کر سوال کرتا ہے کیا وہاں

کسان بھی موجود ہیں اور اُن کے گاڑھے پسینے کی کمائی کو برباد کرنے والی بجلی بھی موجود ہے کیا تجارت کے لئے وہاں قافلے روانہ ہوتے ہیں۔ اُنہیں لوٹنے کے لئے اس دُنیا کی طرح ڈاکو بھی موجود ہیں۔ مراد کیا یہاں والے بکھیڑے وہاں بھی موجود ہیں۔ یا کچھ آزادی ہے ؟

۱۵۔ **خشت** ۔ (ف) مونث۔ اینٹ۔ **گِل** ۔ (ف) گارا کیچڑ۔ آشیاں ۔ (ف) گھونسلا۔

نثر۔ وہاں بھی آشیاں کے واسطے تنکے چنتے ہیں ؟ مکان کے واسطے خشت و گِل کی فکر ہوتی ہے ؟

مطلب ۔ کیا اس دنیا کی طرح اُس دنیا میں بھی پرندے گھونسلے کے لئے تنکے چنتے ہیں۔ کیا آدمی مکان بنانے کے لئے اینٹ گارے کی بھی فکر کرتے ہیں ؟

تشریح ۔ کیا وہ دنیا بھی اس دنیا کی طرح تکالیف اور فکروں سے بھری ہوئی ہے۔

۱۶۔ **اصلیّت** ۔ (ع) مونث۔ اصلی بات ۔ بیگانہ ۔ (ف) غیر۔ ناواقف ۔ **امتیاز** ۔ (ع) مذکر۔ تمیز ۔ سمجھ۔ **مِلّت** ۔ (ع) مونث ۔ مذہب قوم ۔ جمع مِلَل **آئین** ۔ دستور ۔ قاعدہ۔

نثر۔ کیا واں بھی انسان اپنی اصلیت سے بیگانے ہیں ۔ کیا امتیاز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیوانے ہیں۔

مطلب ۔ کیا وہاں بھی انسان اپنی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ کیا وہاں بھی مذہبی آڑ میں لوگ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں (جیسے اس دنیا میں مذہبوں کا جھگڑا پڑا رہتا کیا وہاں بھی ایسے ہی ہیں۔ شاعر کا اصلی مقصد یہ ہے

کہ مذہبی جھگڑے نہیں ہونے چاہئیں جبکہ سب ایک خداوند کریم کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

۱۷۔ نثر۔ وہاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں رونا۔ اس جہاں ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں ہوتا۔

کیا اُس دنیا میں بلبل کے نالوں پر باغ چاہتا نسو غم خواری کے نہیں بہاتا۔ کیا اس دنیا کی طرح وہاں درد دل نہیں ہوتا۔

تشریح۔ مراد۔ کیا وہ دنیا اس دنیا کی طرح ہے یا کچھ علیحدہ وہاں کا نظام ہے۔ یہاں رونا چلانا ہی دکھائی دیتا ہے۔ کیا وہاں بھی درد دل سے انسان و حیوان کراہ رہے ہیں۔ یا کچھ آرام میں ہیں۔

۱۸۔ **فردوس** (ع) مذکر۔ باغ۔ بہشت۔ **منزل** (ع) مونث اُترنے ٹھہرنے کی جگہ۔ پڑاؤ۔ مسافر خانہ۔ **حُسن** (ع) خوشنمائی۔ دلربائی خوبصورتی۔ جمال۔ رونق۔ بہار۔ **ازل**۔ (ع) مخلوق کی پیدائش اول کا زمانہ۔ شروع۔ **رُخ** بے پردہ (ف) ننگا منہ۔

نثر۔ فردوس باغ ہے یا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آرام ہے۔ یا رُخ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے۔

مطلب۔ کیا بہشت ایک باغ ہے یا آرام کرنے کا ٹھکانہ ہے یا ازلی (پہلی خوبصورتی خدائی حسن) حُسن کا نام ہی بہشت ہے۔

تشریح۔ اس شعر میں شاعر بہشت سے واقف ہونا چاہتا ہے آیا بہشت کسی باغ کا نام ہے کیونکہ شعرا کے لئے باغ ہی بہشت ہے یا آرام کا ٹھکانہ مطلب شاعر کہتا ہے کہ جس جگہ دل کو آرام معلوم ہو وہاں ہی بہشت ہے۔ شعرا حُسن پر لٹو ہوتے ہیں اس لئے ان کا بہشت قدرتی حُسن میں موجود رہتا ہے۔ اُس بہشت کو ان بہشتوں سے تشبیہ دیتا ہے۔

۱۹۔ جہنّم (ع) مذکر۔ دوزخ۔ معصیت (ع) مونث۔ معصیت سوزی۔ گناہ۔ جلانے۔ تادیب (ع) مونث۔ ادب سکھانا۔

نثر۔ کیا ...... ترکیب ہے۔ آگ ...... تادیب ہے۔

مطلب۔ کیا دوزخ گناہ جلانے کی ترکیب ہے۔ (کہتے ہیں کہ جہنم میں آگ ہے اور گنہگاروں کے لئے دوزخ ٹھکانہ ہوگا۔ شاعر پوچھتا ہے کہ کیا دوزخ میں لوگوں کے گناہ جلائے جاتے ہیں) یا دوزخ کی آگ میں گنہ گاروں کو ادب سکھانے کا مقصد ہے۔ کیا دوزخ میں لوگوں کو ادب سکھایا جاتا ہے۔

۲۰۔ رفتار۔ (ف) پاؤں سے چلنا۔ پرواز۔ (ف) اڑان۔ راز (ف) بھید۔

نثر۔ کیا عوض ...... ہے۔ موت ...... راز ہے۔

مطلب کیا وہاں لوگ بجائے پیدل چلنے کے اُڑتے ہیں۔ اہل دُنیا جسے موت کہتے ہیں یہ کیا بھید ہے (شاعر موت کے راز کو معلوم کرنا چاہتا ہے)

۲۱۔ اضطراب۔ (ع) مذکر۔ گھبراہٹ۔ ہست و بود (ف) مونث۔ وجود۔ زندگی۔ محدود۔ (ع) حد کیا گیا۔ گھیرا ہوا۔

نثر۔ یاں کی ہستِ و بود اضطرابِ دل کا سامان ہے۔ کیا اُس ولایت میں بھی علم انسان محدود ہے۔

مطلب۔ اس دنیا میں تو ہمیشہ انسان کا دل بے قرار رہتا ہے کیا وہاں بھی یہی بیقراری موجود ہے۔

اس دنیا میں انسان علم ایک حد تک ہی حاصل کر سکتا ہے کیا

وہاں بھی یہی حالت ہے یا کوئی دوسری حالت ہے ؟

۲۲- دید- (ف) دیدار- نگاہ- تسکین - (ف) مونث- تسلی آرام- مہجور - (ع) جُدا- لن ترانی - (ع) مونث "تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا" کوہ طور پر حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالےٰ کا ارشاد ڈینگ لن ترانی کہنا- ڈینگ مارنا-

نثر- دلِ مہجور بھی دید سے تسکین پاتا ہے- یا وہاں کے طور بھی لن ترانی کہہ رہے ہیں-

مطلب- کیا دل جُدائی کا مارا ہوا دیدارِ محبوب کے دیدار سے آرام پا لیتا ہے یا وہاں کے طور بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی ہمیں نہیں دیکھ سکیگا

۲۳- جستجو - (ف) تلاش - قتیل - (ع) قتل کیا گیا- ذوق (ف) شوق - استفہام - (ع) مذکر- سمجھنے کی خواہش کرنا-

نثر- کیا وہاں بھی روح کو جستجو میں آرام ہے- کیا وہاں بھی انسان قتیل ذوقِ استفہام ہے-

مطلب- کیا اُس دنیا میں بھی تلاش یار موجود ہے اور رُوح اس تلاش میں آرام پاتی ہے- کیا وہاں اشیا کی حقیقت سمجھنے کا شوق موجود ہے (مراد کیا یار کی تلاش وہاں بھی ہے)

۲۴- کشور- (ف) ولایت - ملک- تاریکی (ث) اندھیرا معمور (ع) آباد- بھرا ہوا - تجلّی - روشنی - سراپا- سر سے پاؤں تک-

نثر- آہ ...... معمور ہے یا محبت ...... نور ہے-

کیا اُس ولایت میں بھی غفلت و کینہ کا اندھیرا چھایا ہوا ہے- یا محبت کی روشنی سے وہ دنیا منور ہے-

تشریح ۔ اس دنیا میں اگیان یعنی جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی ہے
پیمان ازلی کو انسان بھلا ہوا ہے ۔
اس واسطے جھگڑے اور لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں ۔ مگر دراصل انسان کا کام ہے بنی نوع انسان سے محبت کرنا ۔

۲۵ ۔ گنبد گرداں ۔ (ف) گھومنے والا آسمان ۔

نثر ۔ نثر ...... ہیں ہے موت ...... انسان ہے ۔
اس گردش کرنے والے فلک کے نیچے جو زندگی اور موت کا راز ہے اے مرنے والو ہمیں آگاہ کردو ۔ کیونکہ ہمارے دل میں تو موت ایک کانٹے کی طرح چبھ رہی ہے ۔

شمع و پروانہ

۱ ۔ پروانہ ۔ (ف) پتنگا ۔ ایک قسم کا کیڑا جو شمع پر جل مرتا ہے ۔
بے قرار ۔ (ف) بے چین ۔ نثار (ع) مذکر ۔ نچھاور ۔ صدقے ۔ عاشق ۔

نثر ۔ اے شمع پروانہ تجھ سے پیار کیوں کرتا ہے ؟ یہ جان بیقرار تجھ پر کیوں نثار ہے ؟

مطلب ۔ اے شمع پروانہ اپنی جان سے بھی زیادہ پیار تیرے ساتھ کیوں کرتا ہے اپنی بے قرار جان کو تجھ پر کیوں قربان کر دیتا ہے ؟

تشریح ۔ اے شمع تجھ میں وہ کون سی خوبی ہے جو پروانہ کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے وہ جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی پیاری جان تیرے پیار میں قربان کر دیتا ہے ۔

۲۔ سیماب ۔ (ف) مذکر ۔ پارہ سیماب وار ۔ (ف) پارے کی مانند۔
آداب ۔ (ع) جمع ادب کی بمعنی ہر چیز کی نگاہ رکھنا ۔ حفظ مراتب لحاظ
تہذیب ۔ ادا ۔ (ع) ناز و انداز ۔ رمز و اشارہ ۔

نثر ۔ تیری ادا سے سیماب وار رکھتی ہے ۔ کیا اسے تو نے آداب عشق سکھائے ہیں ۔

مطلب ۔ تیرا ناز و انداز اور پروانے کو پارے کی مانند بیقرار رکھنا ہے ۔ کیا تو نے ہی پروانے کو عشق کے مراتب کی حفاظت کرنا سکھایا ہے

۳ ۔ طواف کرنا ۔ (ع) گرد پھرنا ۔ خاص کر کعبہ کے چاروں طرف گھومنا ۔ جلوہ گاہ ۔ (ف) نمودار ہونے کی جگہ ۔ دیدار کی جگہ ۔ برق (ع) مونث ۔ بجلی ۔ چمک ۔

نثر ۔ یہ تری جلوہ گاہ کا طواف کرتا ہے ۔ کیا تیری برق نگاہ کا پھونکا ہوا ہے ۔

مطلب ۔ پروانہ تیرے نمودار ہونے کی جگہ کے چاروں طرف (آداب عشق کو مدنظر رکھتے ہوئے) گھومتا ہے کیا تیری نگاہ کی چمک نے اسے پھونکا ہے مراد کیا تیری چمک پر یہ عاشق ہے ۔

۴ ۔ آزار (ف) مذکر ۔ بیماری ۔ دکھ ۔ جاوداں (ف) ہمیشہ ۔ شعلہ ۔ (ف) چنگاری ۔

نثر ۔ کیا اسے آزار موت میں آرام جان ہے ؟ کیا تیرے شعلے میں زندگی جاوداں ہے ۔

مطلب ۔ کیا اپنی جان قربان کرنے میں ہی پروانے کو جان کا آرام ملتا ہے ۔ کیا تیرے شعلے میں بھن جانے سے وہ ہمیشہ کی زندگی

پالیتا ہے۔

تشریح - پروانہ خوش ہوتا ہے تب ۔ جان قربان کرلیتا ہے جب جان قربان کرنے کی وجہ سے شعرا نے پروانہ کو عاشقوں کا رتبہ دیا ہے۔ اس لئے پروانہ نے زندگی جاوداں پائی ہے ۔ اس دنیا پر عشق کی وجہ سے اس کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

۵ - **غم خانہ** (ف) غم کا گھر ۔ ضیا (ع) مونث ۔ روشنی ۔ تفتہ ۔ (ف) جلا بجھنا ۔ عاشق ۔ **نخل** ۔ (ف) پودا۔

نثر ۔ غم خانہ...... اُس ...... ہرا نہ ہوا۔

مطلب - اس دنیا کے غم خانہ میں اے شمع اگر تیری روشنی ہو اس جلے بجھے دل کے تمنا کا پودا ہرا نہ ہو۔

تشریح - دنیا ایک غم کا گھر ہے اگر شمع سے روشن ہے ۔ پروانہ کے دل کی تمنا کا پودا ہوتا ہے ہرا ۔ تب ۔ جب وہ اپنا آپ اس پر قربان کرلیتا ہے ۔

۶ - **حضور** (ع) مذکر ۔ حاضری ۔ موجودگی ۔ جناب ۔ اجلاس ۔ **سوز و گداز** ۔ (ف) جلن ۔ پگھلنا ۔

نثر ۔ تیرے حضور میں گرنا اس کی نماز ہے ۔ نہ تھکے ..... گداز ہے

اے شمع تیرے سامنے اگر جو پروانہ گر جاتا ہے یہ گویا تجھے اپنا قبلہ سمجھ کر نماز کے لئے جھک جاتا ہے ۔ اس کے چھوٹے سے دل میں تیرے پیار کی سوز و گداز موجود ہے ۔ یعنی تیرے پیار میں تجھ پر جل مرتا ہے ۔

۷ - **حُسن قدیم** - (ف) پُرانا حُسن ۔ طور ۔ وہ پہاڑ جس پر

حضرت موسیٰؑ کو تجلی ہوئی تھی۔ کلیم۔ حضرت موسیٰؑ کا لقب۔

نثر۔ کچھ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قدیم ہے چھوٹا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حکیم ہے۔

مطلب۔ پروانہ میں حسن قدیم کے عاشق کا جوش ہے تو چھوٹا سا طور ہے اور پروانہ چھوٹا سا موسیٰ ہے۔

تشریح۔ جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تو وہاں تجلی ہوئی گویا وہاں دو دوست آپس میں ملے۔ لیکن شمع ایک طور ہے جو تجلی بخشتی ہے۔ پروانہ موسیٰ صفت اس طور پر اپنا آپا نچھاور کر دیتا ہے۔

۸۔ پروانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روشنی (ہے) کیڑا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روشنی ہے۔

پروانہ کو ہمیشہ روشنی دیکھنے کی تمنا رہتی ہے۔ یہ چھوٹا سا کیڑا ہے۔

تشریح۔ اے انسان دیکھ پروانہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔ مگر اُسے ہمیشہ روشنی کی تمنا رہتی ہے۔ تجھے بھی چاہیئے کہ تو بھی باطنی روشنی حاصل کرنے کا طالب ہو۔

عقل و دل

۱۔ عقل۔ (ع) مونث۔ شعور۔ اونٹ کے بازو اور پنڈلی باندھنا۔ رہنما (ف) مذکر۔ رہبر۔ رہ بمعنی راستہ۔ نما ز نمودن بمعنی دکھانا۔ مراد راستہ دکھانے والا۔

نثر۔ ایک دن عقل نے دل سے یہ کہا۔ میں بھولے بھٹکے کی رہنما ہوں۔

مطلب۔ ایک دن عقل نے دل سے یوں کہا کہ دیکھ اے دل اگر

کوئی اصلی راستہ بھول جائے تو میں اُس کو راستہ دکھاتی ہوں۔

تشریح۔ اگر انسان غلطی کرتا ہے تو عقل فوراً سمجھا دیتی ہے کہ یہ کام غلط کیا۔ اگر کوئی انسان عقل کو اپنا رہنما بنا کر کام کرتا ہے تو کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔

فلک۔ (ع) مذکر آسمان۔ رسا پہنچنے والا۔

نثر زمین پر ہوں میرا گذر فلک پر (ہے) تو دیکھ میں کس قدر رسا ہوں

مطلب۔ گو میں زمین پر ہوں مگر میرا گذر آسمان پر ہے۔ غور کر اور دیکھ کہ میں کہاں سے کہاں تک پہنچنے والی ہوں:

تشریح۔ انسان چاند سورج وغیرہ ستاروں کے بارے میں کئی کئی راز انکشاف کرتا رہتا ہے کس کی بدولت؟

جواب عقل کی بدولت۔ گو انسان زمین پر رہتا ہے مگر اس کی عقل آسمان کی سیر کرتی رہتی ہے۔

۴۳۔ **رہبری**۔ (ف) مونث۔ رہنمائی۔ **مثل** (ف) مانند **خضر** (ع) مذکر۔ ایک مشہور پیغمبر رہنما۔ **خجستہ** (ف) مبارک۔ **پا**۔ (ف) پاؤں۔ **خجستہ پا**۔ مبارک قدم والا رہنما۔

نثر۔ میرا کام دنیا میں رہبری ہے۔ میں مثلِ خضر خجستہ پا ہوں۔

مطلب۔ خدا نے مجھے دنیا میں لوگوں کی رہنمائی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے میں رہنمائی کرتی ہوں۔ گویا میں حضرت خضر کی مانند مبارک قدم والی رہنما ہوں۔

۴۴۔ **مفسر**۔ (تفسیر کرنے والا۔ **کتاب ہستی**۔ زندگی کی کتاب (اضافت استعارہ) **مظہر**۔ (ع) مذکر۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔ نمائش گاہ۔ **کبریا** (ع) مذکر بزرگی۔ خدا تعالےٰ کا نام۔

مطلب - زندگی کی کتاب کی تفسیر کرنے والی ہوں - خدا تعالےٰ کے ظاہر ہونے کی جگہ ہوں -

تشریح - عقل سے ہی انسان زندگی کے راز معلوم کرتا ہے اور عقل ہی ہمیں خدا کی شان کی طرف رہنمائی کرتی ہے - بغیر عقل نہ ہم اپنی زندگی سے آگاہ ہو سکتے ہیں اور نہ ہی خدا وند کریم سے آگاہ ہو سکتے ہیں -

۵ - رشک (مونث) حسد (و) شرم - بے بہا (ف) بیش قیمت -

نثر - تو . . . . . ہے لیکن میں . . . . . . بہا ہوں -

مطلب اے دل تو تو ایک خون کی بوند ہے مگر میں وہ ہوں کہ جس پر بیش قیمت لعل بھی رشک کرتے ہیں -

تشریح - دل ایک گوشت کا ٹکڑا ہے گویا وہ ایک خون کی بوند ہے مگر عقل کے ذریعہ سے انسان بڑے سے بڑا رتبہ حاصل کر لیتا ہے - انسان کی قیمت نہیں پڑتی بلکہ اُس کی عقل کی قیمت پڑتی ہے - اس لحاظ سے عقل کی قیمت بیش لعل سے بھی زیادہ ہے -

۶ - نثر - دل . . . . . سچ ہے - پر مجھے بھی تو دیکھ میں کیا ہوں -

مطلب - جب دل نے یہ سُنا تو عقل سے کہا کہ اے عقل جو کچھ تو نے کہا سب کچھ سچ ہے - پر مجھے بھی تو دیکھ کہ میں کیا ہوں -

۷ - راز - (ف) بھید - ہستی - (ث) زندگی -

تو زندگی کے راز کو سمجھتی ہے کہ زندگی کیا ہے - مگر ان رازوں کو دیکھنے والا میں ہوں اے عقل تیری آنکھیں نہیں تو تو زندگی کے راز کو دیکھ سکے خدا نے دیکھنے کی آنکھیں مجھے ہی بخشی ہیں -

۸ - مظاہر - مظہر کی جمع - نظارے - باطل - (ع) مذکر - اندرون

پوشیدہ دل ۔ آشنا ۔ (ف) واقف ۔

نثر تجھے واسطہ مظاہر سے ہے اور میں باطن سے آشنا ہوں ۔

اے عقل تجھے تو ظاہرا چیزوں سے واسطہ ہے (یعنی جو چیزیں ظاہرا دکھائی دیتی ہیں تو ان کو ہی سمجھ سکتی ہے) مگر میں پوشیدہ رازوں سے واقف ہوں (میں دلی رازوں سے آگاہ ہوں) ۔

۹ ۔ علم ۔ مذکر ۔ دانائی ۔ واقفیت ۔ ہنر ۔ کسی شے کی حقیقت جاننا معرفت (ع) مونث ۔ علم الٰہی ۔ خدا شناسی ۔ ذریعے سے ۔ خدا جو ۔ (ف) خدا کے ڈھونڈنے والا ۔ (اسم فاعل) خدا نما ۔ (ف) خدا دکھانیوالا ۔

اے عقل تو دنیوی اشیا کی حقیقت جانتی ہے ۔ اور میں خدا شناسی کا علم جانتا ہوں ۔ تو خدا کی تلاش کرنے والی ہے اور میں خدا کو دکھانے والا ہوں ۔

تشریح ۔ یعنی عقل تو ہمیں سمجھا دیتی ہے کہ ہم خدا کی تلاش کریں ۔ مگر اُس کے جلوؤں کا دیکھنا دل پر منحصر ہے ۔ کیونکہ علما کا خیال ہے کہ دل درحقیقت اُس مالک کے رہنے کا گھر ہے ۔

۱۰ ۔ انتہا ۔ (ع) مونث ۔ اخیر ۔ نہایت ۔ بیتابی ۔ (ف) مونث بے چینی ۔ جلدی ۔ مرض ۔ (ف) دُکھ ۔ امراض ۔

نثر ۔ علم کی انتہا بے تابی ہے ۔ مگر میں اس مرض کی دوا ہوں ۔

مطلب ۔ علم کا اخیر بے چینی ہے ۔ اس بے چینی کی بیماری کو دُور کرنے والی دوائی میں ہوں ۔

تشریح ۔ علم پڑھنے سے انسان بے چین ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ہر شئے کی حقیقت سے واقف ہونا چاہتا ہے ۔ علم سیکھا جاتا ہے عقل سے

اس لئے عقل بے چینی پیدا کرتی ہے۔ مگر دل اس بے چینی کو دور کرتا ہے۔

۱۱۔ شمع ۔ (ف) موم بتی۔ صداقت (ف) سچائی ۔ بزم (ف) محفل۔ دیا ۔ چراغ۔

نثر۔ تو محفل صداقت کی شمع ہے اور حُسن کی محفل کا چراغ میں ہوں۔

تشریح۔ عقل ہمیں سچائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اگر ہم غلطی یا گمراہی کی طرف جاتے ہیں تو عقل ہمیں سمجھا دیتی ہے کہ ہم جھوٹ کی طرف جا رہے ہیں۔ مگر دل حُسن کو رونق بخشتا ہے۔ خوبصورتی کی قدر دل کو ہوتی ہے۔

۱۲۔ زمان (ع) مذکر۔ وقت۔ جمع ازمنہ۔ مکان۔ (ع) مذکر گھر۔ رشتہ بپا۔ پاؤں [illegible] دھاگا بندھا ہوا۔ تعلق رکھنے والا۔ طائر۔ پرندہ جمع طیور۔ [illegible] (ع) سدرۃ المنتہیٰ۔ ساتویں آسمان پر بیری کا بہت بلند درخت جو حضرت جبرئیل کا مقام ہے۔

اے طفل تیرا تعلق تو زمانہ اور جگہ کو جاننے تک محدود ہے (یعنی تو زمانہ کی حقیقت کو جانتی اور دنیا کی ظاہری چیزوں کو جانتی ہے) مگر جب ساتویں آسمان پر جو بیری حضرت جبرئیل کا مقام ہے) اُس بیری کا پرندہ ہوں۔ یعنی میرا رتبہ حضرت جبرائیل کے مقام کی خبر رکھتا ہوں۔

۱۳۔ عرش ۔ (ع) مذکر۔ چھت ۔ تخت۔ آٹھواں آسمان ۔ رب ۔ (ع) مذکر۔ پالنے والا۔ خدا۔ جلیل۔ (ع) بزرگ۔ خدا کا صفاتی نام۔

نثر۔ کس بلندی پہ میرا مقام ہے ۔ میں رب جلیل کا عرش ہوں۔

مطلب ۔ اے عقل دیکھ میں کس بلندی پر رہتا ہوں۔ گویا میں

خدا کے بسنے کا عرش ہوں۔

تشریح ۔ چونکہ دل خدا کا گھر خیال کیا جاتا ہے اس واسطے دل کا درجہ بہت بڑا ہے۔

جیسے ایک پنجابی کوی یوں فرماتے ہیں ۔ پتھر توں تے ؟ دل پنّے مندرے! دل کعبہ رہانے"۔

ایک فارسی شاعر یوں فرماتے ہیں ۔

در کوئے نیاز ہر دل را دریاب | در کوئے حضور مقبلے را دریاب
صد کعبہ آب و گل بیک دِل نرسد | کعبہ چہ روی بروے دلے را دریاب

صدائے درد

صدائے درد۔ (ف) دُکھ بھری آواز۔

ا۔ کل نہ پڑنا۔ (ہ) آرام نہ ملنا۔ پہلو۔ (ف) مذکر۔ کروٹ صورت۔ ڈھب۔ محیط۔ (ع) گھیرنے والا۔ مذکر۔ گھیرے دائرے کا گول خط۔ آب۔ (ف) پانی۔

نثر۔ جل رہا ہوں کسی پہلو مجھے کل نہیں پڑتی۔ ہاں اے مُحیطِ آب گنگا تو مجھے ڈبو دے۔

مطلب۔ مجھے کسی طرح سے بھی آرام نصیب نہیں ہوتا۔ اے مقدس گنگا تو ہی مجھے اپنے پانی میں ڈبو دے تاکہ آرام نصیب ہو۔

تشریح ۔ جب انسان پیدا ہوتا ہے تب ہی سے تکالیف

اُسے عمیر لیتی ہیں زندگی میں آرام نصیب ہی نہیں ہوتا۔ جیسے ع

تیسر حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں

۲۔ قیامت۔ (ع) مونث۔ روزِ حشر۔ انوکھی بات۔ قیامت کا (ف) کلمہ تعجب و تعریف۔ از حد خوبصورت۔ نفاق انگیز (ع) پھوٹ پیدا کرنے والی۔ وصل۔ ملاپ۔ قرب۔ نزدیکی۔ فراق آمیز۔ جدائی ڈالنے والا۔

نثر۔ سرزمین ...... انگیز ہے۔ وصل ...... آمیز ہے۔

مطلب۔ ہماری سرزمین بہت زیادہ پھوٹ ڈالنے والی ہے۔ ملاپ یہاں کیسا۔ یہاں کی دوستی بھی جدائی بھری ہے۔

تشریح۔ ہندوستان میں ہمیشہ پھوٹ پڑتی چلی آرہی ہے اگر ظاہرا طور پر کوئی دوست بھی دکھائی دیتا ہے تو وہ بھی اندرونی طور پر پھوٹ سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں کا ملاپ بھی پھوٹ سے خالی نہیں اور یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ سب خداوندکریم کے پیدا کئے ہوئے ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک اپنے آپ کو توحید پرست کہتا ہے۔

۳۔ یکرنگی۔ (ف) مونث۔ ایک طرح کا ہونا۔ محبت۔ ناآشنائی (ف) مونث۔ ناواقفیت۔ غضب۔ بے طرح۔ غضب۔ (ع) مذکر غصہ (ف) آفت بجا پرکالہ۔ خرمن۔ (ف) کھلیان۔

نثر۔ غضب! بدلے ...... ناآشنائی ہے۔ غضب! ایک ہی ...... جدائی ہے۔

مطلب۔ دیکھئے یہاں کتنی عجیب بات ہے کہ محبت کے بدلے ناآشنائی ہے۔ سب ایک ہی کھلیان کے دانے ہیں۔ مگر جدائی وہ غضب کی ہے کہ

خدا کی پناہ۔

تشریح۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم سب کا مالک ایک ہے۔ کیا ہندو کیا مسلمان یا اندر مذاہب سب ایک خدا کے ہی پیدا کئے ہوئے ہیں۔ سب دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہم توحید پرست ہیں۔ مگر پھر بھی ہندوستان میں بجائے محبت کے پھوٹ پڑی رہتی ہے۔ شاعر کو دکھ ہے کہ جب سب دینداری ہونے کے مدعی ہیں تو کیوں نہیں آپس میں محبت کرتے۔

۴۔ **اخوت** ۔ (ع) بھائی چارہ ۔ **نغمہ** (ع) مذکر۔ راگ۔ **نغمہ پیرائی** ۔ (ع ف) گانا۔

نثر۔ جس کے پھولوں میں اخوت کی ہوا نہیں آئی۔ اس ..... نہیں (ہے)

مطلب۔ یہ وہ سرزمین ہے کہ جس کے پھولوں میں بھائی چارہ کی خوشبو پیدا ہی نہیں ہوئی۔ اس باغ میں گانے کا لطف موجود ہی نہیں۔

تشریح ۔ ہندوستان ایک باغ ہے۔ اہلِ ہند اس باغ کے پھول ہیں۔ بھائی چارہ خوشبو ہے۔ اہلِ ہندوستان میں بھائی چارہ بالکل معدوم سا ہوا ہے۔ اس باغ میں آزادی کا پرندہ کبھی بھی نہیں گاتا کیونکہ ہمیشہ پھوٹ کی خزاں دور دورہ رہتی ہے۔

۵۔ **قربِ حقیقی** ۔ (ف) سچا قرب۔ **مٹا جاتا ہوں**۔ ذبح جاتا ہوں۔ **اختلاط** ۔ (ع) مذکر۔ آمیزش۔ میل جول۔ **موجِ** ۔ لہر۔ **ساحل** ۔ کنارہ۔

نثر۔ میں لذت .... مٹا جاتا ہوں۔ میں اختلاط .... گھبراتا ہوں۔

مطلب - میں سچے قرب کی لذت پر قربان ہوا جا رہا ہوں - لیکن لہر اور ساحل سے گھبراتا ہوں -

تشریح - میں بھی اللہ حقیقی محبت پر جان قربان کرنے کو تیار ہوں - مگر ملاوٹ کی نسبت سے گھبراتا ہوں - یعنی وہ محبت جو ظاہرا طور پر تو محبت ہو مگر پوشیدہ طور پر اس میں نفاق کی چاشنی ملائی ہوتی ہے -

۱۱ - **خرمن نما** (ف) کھلیان کو دکھانے والا - **معجز بیان** جس کا بیان غیر معمولی ہو - سحر بیان - جادو بیان - **خرمن** (ف) کھلیان -

نثر - شاعر معجز بیان دانہ خرمن نما ہے - خرمن ہی نہ ہو تو اس دانے کی بھی ہستی کہاں رہ سکتی ہے

مطلب جادو بیانی شاعر دانہ خرمن نما ہے - خرمن ہی نہ ہو تو بھی دانے کی ہستی کہاں ہو سکتی ہے -

تشریح - یعنی معجز بیان شاعر تو ایسا ہے جیسے کہ دانہ خرمن نما ہوتا ہے - مطلب جیسے ایک دانے سے اُس کی اصلیت معلوم کی جا سکتی ہے کہ یہ دانہ کس جنس سے تعلق رکھتا ہے - اسی طرح ایک جادو بیان شاعر اپنے ملک اور قوم کو روشن کر دیتا ہے - مگر جب کھلیان ہی نہ ہو تو دانے کی ہستی کیسی یعنی جب ملک کچھوٹ کا ہی شکار ہو تو شاعر کیا کر سکتا ہے -

۷ - **مائل ہونا** - (ا) راغب ہونا - متوجہ ہونا - **خود نما** - (ف) مغرور -

نثر - حسن کیا خود نما ہو جب کوئی مائل ہی نہ ہو - شمع کو جلنے سے کیا مطلب (ہے) جو محفل ہی نہ ہو -

مطلب - خوبصورتی (بذات خود) کیا غرور کر سکتی ہے جب کوئی

کوئی اس کی طرف متوجہ ہی نہ ہو۔ شمع کو جلنے سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہوگا جب محفل ہی نہ ہو۔

تشریح ۔ کسی چیز کی تب قدر ہوتی ہے جب قدرداں ہوتے ہیں حسین تب ہی مغرور ہو سکتے ہیں جب عشاق موجود ہوں شمع کی قدر ہوتی ہے تب جب محفل ہو اسی شاعر کی قدر بھی تب ہو سکتی ہے جب اس کی لگی کو سننے والے موجود ہوں۔

۸ ۔ ذوق گویائی ۔ (ف) بولنے کا شوق ۔ جوہر ۔ (ع) اندر نگ ۔ خاصیت ۔ گن ۔ ہنر ۔ کمال ۔

تشر ۔ ذوق گویائی خموشی سے کیوں نہیں بدلتا ۔ میرے آئینہ سے یہ جوہر کیوں نہیں نکلتا ۔ مجھے بولنے کا شوق ہے (گو اس سے مجھے کوئی فائدہ نہیں نہ ہی اس کا ہر ایک قدرداں ہے) کیا ہی اچھا ہو یہ میرے شوق خموشی میں بدل جاتے (یعنی میں چپ رہوں) میرے دل کے شیشے سے یہ جوہر (ہنر) کیوں نہیں دور ہو جاتا ۔ مراد میرا دل شیشہ ہے اور شاعری اس کا جوہر ہے جس کی وجہ سے میرے دل کے آئینہ میں اصلی صورتیں نظر آجاتی ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ اصلیت ظاہر کرنے کی وجہ سے کئی بھائیوں کو میری کہ باتیں ناگوار ہوتی ہوں ۔

۹ ۔ آتش ۔ (ف) آگ ۔ پیکار ۔ (ف) لڑائی ۔ لذت گفتار (ف) بولنے کی لذت ۔

تشر ۔ ہماری لذت گفتار نے کب زبان کھولی ۔ جب چمن کو آتش پیکار نے پھونک ڈالا ۔ ہماری لذت پیکار نے تب زبان کھولی جب لڑائی کی آگ نے چمن کو جلا کر راکھ کر دیا ۔

تشریح - یعنی ہم نے شعر و شاعری کا شغل تب اختیار کیا جب کہ ہندوستان میں کھیٹ کا بازار گرم ہو گیا۔

آفتاب

(ترجمہ گایتری)

آفتاب - (ف) مذکر - سورج - دھوپ - خورشید - مہر - آفتِ آب - پانی کے لئے آفت -

ا - **رُوح** - (ع) مونث - جان - امرِ الہٰی (۱) عطر - خلاصہ جوہر - **رَوَاں** - بفتحتین بمعنی جان - بہتا ہوا - جاری - **شیرازہ** (ف) مذکر - کتاب کی جزبندی کا فیتہ - انتظام - **کون** - (ع) بالفتح - ہونا - دنیا **مکان** (ع) بالفتح (اسم ظرف) رہنے کی جگہ - اکثر جمع - **کون و مکان** (ع) مذکر - دنیا - **بند** - (ف) قید - بندھن - کاغذ کا ناؤ - **دفتر** - (ف) (معرب) کاغذات کا مجموعہ -

نثر - اے آفتاب - تو ...... جان ہے تو - شیرازہ ...... مکان ہے -

مطلب - اے سورج - تو دنیا کی جان ہے - تو دنیا کی کتاب کا شیرازہ ہے -

تشریح - اگر سورج نہ ہو تو کوئی چیز بھی زندہ نہیں رہ سکتی سورج کی حرارت اور روشنی پر کل مخلوقات کی زندگی کا دارومدار ہے - اس لئے

شاعر کہتا ہے کہ اے سورج! دنیا ایک جسم ہے اور تو اُس کی جان ہے یا دنیا ایک کتاب ہے۔ اس کتاب کے کاغذوں کو اکٹھا رکھنے والا فیتہ تو ہے۔ یعنی دنیا کا انتظام اور اہل دنیا کی جان تجھ سے وابستہ ہے۔

۲۔ باعث۔ (ع) سبب جمع بواعث۔ وجود (ع) مذکر ذات زندگی۔ عدم (ع) مذکر نیستی۔ نمود (ف) ظہور ہستی۔ شہرت۔ صورت ہست و بود۔ (ف) سرنوشت۔ وجود۔ زندگی۔

نثر۔ تو وجود و عدم کی نمود کا باعث ہے۔ تیرے دم سے ہست و بود کا چمن سبز ہے۔

مطلب۔ تو نیستی اور ہستی کے نشان کا باعث ہے۔ دُنیا کا چمن تیری وجہ سے سرسبز ہے۔

تشریح۔ دُنیا میں خدا وند کریم نے ہر شے کے دو پہلو رکھے ہیں اگر زندگی نہ ہو تو عدم میں تمیز کیا ہو سکتی ہے۔ اگر عدم نہ ہو تو زندگی کی کیا قدر ہو سکتی ہے۔ چونکہ سورج کی وجہ سے ہر شے زندہ ہے مگر ہر شے کا وجود پہلے نہیں تھا پھر نہیں رہے گا۔ اس لئے سورج ہی عدم اور وجود کا نشان بتانے والا ٹھہرا۔ دُنیا ایک باغ ہے اور ہر شے میں جو جان ہے وہ اس کی سرسبزی ہے۔ یہ سبزی سورج کے دم سے ہے

۳۔ عنصر۔ مذکر۔ اصل بنیاد۔ جمع عناصر۔ آب۔ باد۔ آتش خاک۔ تقاضا۔ (ع) خواہش۔ طلب۔ مانگنا۔

نثر۔ تجھ ہی سے یہ عنصروں کا تماشا ہے۔ ہر شے میں تجھی سے زندگی کا تقاضا ہے۔

مطلب۔ اے سُورج! تیری وجہ سے یہ عناصر کا تماشا۔ یعنی

آب - باد - خاک - آتش کا تماشا کیونکہ انہیں عناصر کی وجہ سے دنیا کا ظہور ہے) دیکھا جا سکتا ہے - ہر شے میں تیری وجہ سے جان ہے -

۴ - جلوہ گری - اس میں "ی" مصدری ہے - دکھانا - ظاہر ہونا - تماشہ - ثبات - (ع) مذکر - قرار - سوز - جلن - ساز - سامان سفر - باجہ - تجمل وغیرہ - سراپا (ف) سر سے لے کر پاؤں تک - حیات - زندگی -

نثر - تیری جلوہ گری سے ہر شے کو ثبات ہے - تیرا ..... حیات ہے -

مطلب - ہر شے تیرے ظاہر ہونے کی وجہ سے ہی قائم ہے - یہ تیری حرارت اور جلوہ گری گویا سر سے لے کر پاؤں تک زندگی ہے -

تشریح - مراد یہی کہ اسے سورج تو نکلتا ہے تو دنیا کا انتظام ٹھیک ہوتا ہے اور ہر شے تیرے دم سے زندہ ہے -

۵ - نور - روشنی - خرد - عقل - شعور - سمجھ -

نثر - جس آفتاب سے ...... نور ہے - دل ہے ... ... شعور ہے -

مطلب - جس سورج سے یہ دُنیا روشن ہے وہی سورج دل ہے - عقل ہے - رُوح ہے اور سمجھ ہے -

تشریح - مراد ہر شے میں سورج سرایت کیا ہوا ہے اس سے باہر ہماری کوئی شے نہیں -

۶ - ضیا - (ع) مونث - روشنی - تجلّی - (ع) مونث - چمک - جلوہ -

نثر۔ اے آفتاب !...... اے چشم خرد...... نور دے۔

مطلب۔ اے سورج جس سمجھ کی روشنی بخش۔ اپنی روشنی سے عقل کی آنکھ کو نور بخش۔ دعا ہے کہ اے سورج ہمیں وہ عقل کا نور بخش کہ ہم جہالت کی رات کے اندھیرے سے بچ جائیں اور اپنے پیارے وطن اور اہل وطن سے محبت کرنا سیکھ لیں۔

۵۔ طراز (معرب) مذکر۔ نقش و نگار۔ زینت ۔ یزدان (ف) مذکر خدا۔ ساکنان۔ جمع ساکن یعنی ٹھہرا ہوا یا باشندہ۔ نشیب و فراز۔ (ف) مذکر۔ اونچ نیچ۔ اُتار چڑھاؤ۔

نثر۔ تو محفل وجود کا سامان طراز ہے۔ تو یزدان ساکنان نشیب و فراز ہے۔

مطلب۔ تیری وجہ سے زندگی کی محفل سجی ہوئی ہے تو ہی اونچ نیچ کا خدا ہے۔

تشریح۔ اے سورج تو اہل دنیا و دنیا کے لئے باعث زینت ہے خواہ باشندے زمین پر ہیں۔ خواہ آسمان میں ہوں۔ جہاں بھی کوئی شے زندہ ہے وہ تیرے ہی دم سے ہے گویا تو اُن کا مالک ہے۔

۶۔ سلسلۂ کوہسار۔ پہاڑوں کا سلسلہ۔ پہاڑوں کی زنجیر۔ پہاڑوں کی قطاریں۔

نثر۔ تیرا...... میں (ہے) تیری...... میں (ہے)

مطلب۔ اے آفتاب تیرا کمال ہر جاندار شے کی زندگی میں ہے۔ تیرا ظہور پہاڑوں کی قطاروں میں بھی ظاہر ہے۔ مراد ہر شے کی خوبصورتی تیرے دم سے ہے پہاڑوں کا وجود بھی تیرے دم سے ہے کیونکہ سورج کی گرمی

سے ہی کوئی جگہ سکڑتی رہتی ہے۔ اور کوئی جگہ اُبھرتی رہتی ہے۔ ظاہر ہے کہ سورج کا کمال ہر شے میں موجود ہے۔

۹۔ **حیات** (ف) زندگی۔ پروردگار۔ (ف) مذکر۔ پالنے والا۔ اسم فاعل۔ سماعی۔ مراد خدا۔ **زائیدگان** ۔ (ف) پیدا کئے ہوئے۔ تاجدار۔ (ف) بادشاہ۔

نثر۔ تو ہر چیز کی حیات کا پروردگار (ہے) تو زائیدگان نور کا تاجدار ہے۔

مطلب۔ تو ہر شے کی زندگی کو پالنے والا ہے۔ نور کی پیدا شدہ اشیا کا تو بادشاہ ہے۔

تشریح ۔ ہر شے کی زندگی سورج کی ذات سے قائم ہے۔ اور سورج کل مخلوقات کا بادشاہ ہے۔

۱۰۔ ابتدا۔ (ف) شروع آغاز۔ انتہا۔ آخر۔ ضیا۔ روشنی۔

نثر۔ نے تیری ابتدا کوئی۔ نہ کوئی انتہا (ہے) تیری ضیا آزاد قیدِ اوّل وآخر (ہے) ہے۔

مطلب۔ اے آفتاب! نہیں نہ تو تیرے آغاز کا پتہ چلتا ہے اور نہ ہی تیرے آخر کا پتا چلتا ہے۔ تیری روشنی اول اور آخر کی قید سے آزاد ہے۔

تشریح ۔ یعنی اور اشیا جتنی بھی پیدا ہوتی ہیں وہ پیدا ہو کر نیست ہو جاتی ہیں۔ اس لئے تو ہر شے کا اول بھی ہے اور آخر بھی ہے۔ مگر سورج کا اول کسی نے دیکھا نہیں اور نہ ہی آخر اس کا کوئی دیکھ سکے گا گویا سورج اول اور آخر دونوں قیدوں سے بری ہے۔

شمع

۱۔ بزم ۔(ف) محفل۔ گرہ ۔ (ف) گانٹھ ۔ عقدہ ۔ گرہ ۔ (ف) چھوٹا مگڑا ۔ صفت ۔ صفت ۔ سپند (ف) کالا دانہ ۔

جب چھوٹے بچوں کو نظر لگ جاتی ہے اُس کو دُور کرنے کے لئے کالے دانوں کو آگ میں ڈالتے ہیں ۔

نثر ۔ اے شمع بزم جہاں میں جب بھی درد مند ہوں فریاد در گرہ صفت دانہ سپند (اصل)

مطلب ۔ اے شمع اس دنیا کی محفل میں جب بھی درد مند ہوں (تو اکیلی ہی درد مند نہیں) ٹھلیا میں جیسے سپند کا دانہ پڑتا ہے اُسی طرح اس دنیا میں میں بیقرار رہوں ۔

۲۔ حرارت (ف) گرمی ۔ سوز (ف) جلن ۔ دروں (ف) اندرُونی گل فروش (ف) پھول بیچنے والا ۔ اشک (ف) آنسو ۔ شفق (ف) آسمان کی سُرخی ۔ گوں ۔ (ف) الگ ۔

نثر ۔ عشق نے تجھے حرارتِ سوز دروں دی ۔ اور مجھے گل فروش اشک شفق گوں کیا ۔

مطلب ۔ اے شمع عشق نے تجھے اندرونی جلن دی ۔ اور مجھے شفق رنگ آنسوؤں کے پھول بیچنے والا بنا دیا ۔

تشریح ۔ یعنی عشق نے شمع کو وہ حرارت دی کہ وہ اندر ہی اندر جلتی رہتی ہے ۔ اور انسان کو وہ جذبہ دیا کہ وہ خونی آنسو روتا رہتا ہے ۔

آگ۔ اور مخفی آنسوؤں میں خاص خوبی رکھی ہے ۔ مخفی آنسو تب نکلتے ہیں جب وہ انسان اندر ہی اندر جلتا ہے ۔ گویا شمع اور انسان ایک ہی اصول کے ماتحت کلام کرتے ہیں ۔

بزم عیش ۔ آرام کی محفل مراد وہ محفل جہاں خوشی منائی جائے ۔

مزار ۔ (ع) مذکر ۔ قبر ۔ ہمکنار (ف) لپٹی گیر ۔

نثر ۔ تو شمع بزم عیش کہ شمع مزار است ۔ بہر حال تو اشک غم سے ہمکنار رہی

مطلب ۔ اے شمع خواہ تجھے شادی کی محفل میں جلایا جائے یا قبر پر رکھا جائے ہر دو جگہ تو غم کے آنسو باطنی سوز سے بہاتی رہتی ہے ۔

تشریح ۔ خواہ شمع قبر میں ہو خواہ شادی کی محفل میں ہر حالت میں وہ جلتی رہتی ہے اسی طرح انسان ہر حالت میں سوز اندرونی سے کڑھتا رہتا ہے ۔

یکبین (ف) اسم فاعل ۔ ایک دیکھنے والا ۔ عاشقان راز (ف) بھید کے جاننے والے عاشق ۔ اہل معرفت ۔ مایہ (ف) پونجی آشوب (ف) مذکر شور ۔ انقلاب ۔ امتیاز (ع) مذکر ۔ تمیز سمجھ

نثر ۔ تیری نظر صفت عاشقان راز یکبین (است) میری نگاہ مایۂ آشوب امتیاز (ہے)

مطلب ۔ اے شمع تیری نظر تو اہل معرفت کی مانند یکبین ہے اور میری نگاہ تو آشوب امتیاز کی پونجی ہے ۔

تشریح ۔ شمع کی نظر ہر محفل ہر جگہ یکساں پڑتی ہے یعنی اُس کی روشنی میں کوئی فرق نہیں ۔ جیسے اہل اللہ ہر جگہ ایک جیسا ہی برتاؤ کرتے ہیں مگر عام انسان دوئی اور خودی کی وجہ سے خود غرضی کو مدنظر رکھتے ہیں

اسی خود غرضی کی طرف شاعر کا اشارہ ہے۔

۵۔ **کعبہ** (ع) نام بیت اللہ کا۔ **بتکدہ** (ف) اندر تی پوجنے کا مقام مندر۔ **یکساں** (ف) ایک سا۔ ہموار۔ **ضیا**۔ (ع) مونث۔ روشنی۔ **دَیر**۔ (ف) مذکر۔ بت خانہ۔ **حرم** (ع) مذکر۔ کعبہ کی چار دیواری۔ احاطہ اشرافوں کے گھر کی عورتیں۔

نثر۔ تیری ضیا کعبے میں بتکدے میں یکساں ہے میں امتیاز دیر و حرم میں پھنسا ہوا (ہوں)

مطلب۔ اے شمع تیری روشنی کعبہ میں اور مندر میں ایک جیسی ہی ہوتی ہے۔ مگر میں مندر اور مسجد کے زنی (جھگڑے) میں پھنسا ہوا ہوں۔

تشریح۔ شاعر اتحاد کی طرف رغبت دلاتا ہے کہ ہندو اور مسلمان مندر اور مسجد کے جھگڑے میں پڑے رہتے ہیں۔ حالانکہ دونوں خداوند کریم کے بندے ہیں۔

۶۔ **دود** (ف) دھواں۔ **پوشیدہ** (ف) چھپا ہوا۔ **جلوہ گاہ** نمودار ہونے کی جگہ۔

نثر۔ تیرے دود سیاہ میں آہ کی شان ہے۔ تیری جلوہ گاہ میں کوئی دل پوشیدہ ہے۔

مطلب۔ اے شمع تیرے سیاہ دھوئیں میں آہ کی شان موجود ہے تیری جلوہ گاہ میں کوئی دل چھپا ہوا ہے۔

تشریح۔ یعنی انسان اور شمع ایک ہی خاصیت رکھتے ہیں انسان آہیں نکالتا مگر شمع کا دھواں گویا آہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شمع

ے کوئی دل چھپا رکھا ہے تب ہی تو وہ آہ ہوائی کا دھواں نکالتی رہتی ہے۔

[illegible] ۔ برق ۔ بجلی ۔ تجلی ۔ [illegible] سوزِ جگر ۔ [illegible] روشنی

[illegible]

[illegible] نور ہے ۔ [illegible]

مطلب ۔ اے شمع تو دل ہی دل میں جلتی رہتی ہے کیونکہ تو برقِ تجلی

[illegible] تیری اس جلن کو روشنی سمجھتے ہیں ۔

تشریح ۔ اہل اللہ خدا کی یاد میں محو و مست ہو کر دل ہی دل میں

[illegible] گھلتے رہتے ہیں [illegible] لیکن لوگ [illegible] کا کچھ اندازہ اور ہی

لگا لیتے ہیں [illegible] جیسے شمع [illegible] لوگوں کا خیال ہے

۸ ۔ بینا (ت) دیکھنے والی ۔ سوزِ درون اندرونی جلن ۔ [illegible]

[illegible] تو جل [illegible] خبر نہیں [illegible] بینا ہے ۔ ۔ ۔

[illegible] نظر نہیں [illegible]

مطلب ۔ اے شمع تو جل تو رہی مگر اس جلن کی تجھے کچھ خبر نہیں تو

دیکھنے والی ہے مگر اندرونی جلن کو یہ تیری نظر نہیں ہے ۔

تشریح ۔ [illegible] انسان کی حالت ہے جیسے شمع

جل جل کر کم ہوتی جاتی ہے اسی طرح انسان کی عمر دن بدن گھٹتی جاتی ہے گو انسان

عقل رکھتا ہے مگر عاقبت کا خیال بھولے ہوئے ہے ۔ مگر پھر بھی انسان

اس بات کا احساس رکھتا ہے اور شمع یہ احساس نہیں رکھتی ۔

۹ ۔ اضطراب (ت) بے قراری ۔ سیماب وار ۔ پارے

کی طرح ۔ آگاہ [illegible]

نشہ میں [illegible] رہی (ہوں) آگاہ [illegible] بے خبر ابھی رہی

مطلب - میں بیقراری کے جوش سے پارہ کی مانند رہ رہ کر پھڑکتا پھرتا ہوں
یعنی ایک جگہ پر قائم نہیں ہوں مگر پھر بھی بے قرار دل کی بے چینی سے آگاہ
ہوں -

۱۰- ناز (ف) فخر - بے پروائی - ادا کرشمہ - بے نیاز (ف) بے پروا
مجازاً خدا - احساس - (ع) مذکر - کسی ظاہری حُسن کے ذریعے سے کچھ
معلوم کرنا - گداز - (ف) گھلا ہوا - پگھلا ہوا - نرم -

نثر - یہ بھی کوئی ناز کسی بے نیاز کا تھا جس نے مجھے اپنے گداز کا
احساس سونپ دیا -

مطلب - یہ بھی ایک کرشمہ اُس بے نیاز (خدا) کا تھا جو مجھے
(انسان کو) ہر شے کے احساس کا گداز دے دیا -

تشریح - یعنی اُس بے نیاز نے انسان کو اشرف المخلوقات بنانے
کے سلسلے اسے حواسِ خمسہ بخشے جن کی وجہ سے اسے ہر شے کا احساس ہے -

۱۱- آگہی (ف) واقفیت - خوابیدہ (ف) سویا ہوا - شرر
(ف) چنگاری - آتشکدہ - (ف) آتش پرستوں کی عبادت گاہ -

نثر - یہ میری آگہی مجھے بے قرار رکھتی ہے - اس شرر میں ہزاروں
آتشکدہ خوابیدہ ہیں -

مطلب - یہ حس مجھے ہمیشہ بے چین رکھتی ہے - اس شرر میں
ہزاروں آتشکدہ موجود ہیں -

تشریح - یعنی عقل انسانی وہ شرر ہے کہ جس کی حدت تمام اہل
آتش کدوں سے بھی زیادہ ہے -

۱۲- امتیاز - (ف) تمیز - سمجھ - (ترجیح) رفعت (ف) بلندی

پستی (ع) نچان - نہک - خوشبو -

نثر - یہ امتیاز . . . . . . سے ہے - گل میں . . . . . . سے ہے -

مطلب - اس میری آگہی سے بلندی اور پستی میں تمیز کی جا سکتی ہے پھول میں خوشبو اور شراب کی مستی کا حس بھی یہی ذریعہ ہے -

تشریح - انسان عقل سے ہی ہر شے کے برے بھلے میں تمیز کر سکتا ہے -

۱۳ - بستان - مذکر باغ - اصل (ع) مونث - بنیاد - جڑ ماخذ - خلاصہ - حقیقت - کشاکش (ف) مونث - کھینچا تانی - دھکم دھکا - تکرار - من - میں -

نثر - یہ آگہی بستان . . . . . . جو ہے - یہ آگہی اصل . . . . . . تو ہے -

مطلب - یہ آگہی مجھے باغ و بلبل اور خوشبو میں تمیز کراتی ہے - اور یہی آگہی میں و تو کی تکرار کی جڑ ہے -

تشریح - یہ میری واقفیت ہی مجھے پھول، باغ اور خوشبو کا فرق بتلاتی ہے - اور یہ میری چیز ہے یہ تیری چیز ہے یہ بھی اس واقفیت کی ایجاد ہے -

۱۴ - دلستان (ف) دل لینے والا یعنی معشوق - ازل (ع) ابد کی ضد - وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو - مخلوق کی پیدائش، دل کا زمانہ شروع - عشق (ف) محبت - کن (ع) (امر ہے کرن کا) ہو جا جو خدا کے اس حکم کی طرف اشارہ ہے جو روز ازل میں موجودات کے لئے ہوا تھا - تپش (ف) مونث - گرمی جلن - بیقراری - تپش آموز

گرمی سکھانے والی - جانِ عشق - (ف) عشق کی جان - استعارہ -

نثر - جو حسن صبح ازل دلستانِ عشق ہوا - آوازِ کُن تپش آموزِ جانِ عشق ہوتی -

مطلب - حسن دنیا کے آغاز میں عشق کا دل چرانے والا ہوا تو کُن کی آواز عشق کی جان کو تپش سکھانے والی ہوئی -

تشریح - حسن ازل سے مراد خدا کی شان - یعنی جب خدا نے کُن کا لفظ کہا تو دنیا بن گئی - اور عشق کا آغاز ہو گیا -

۱۵ - **گلشنِ کُن** - کُن کا باغ مراد دنیا - **پریشان** (ف) حیران تتر بتر -

نثر - بحکم ...... دیکھ ایک ...... ہزار دیکھ -

مطلب - اور یہ حکم ہوا کہ دنیا کی بہار دیکھ بے شک آنکھ تیری ایک ہے - لیکن ہزاروں قسم کے پریشان خواب دیکھ -

۱۶ - **حجاب** - (ف) پردہ - **وجود** (ف) ہستی - **فراق** - جدائی
نمود - (ف) ظہور - نشان - ہستی -

نثر - مجھ سے حجابِ وجود کی خبر نہ پوچھ میری نمود کی صبح و شام فراق تھی -

مطلب - مجھ سے زندگی کے پردے کی خبر مت پوچھ میری ہستی کی صبح تو جدائی کی شام تھی -

تشریح - انسان اپنی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ کیسے اس دنیا میں آیا - ہاں مگر اتنا کہا جا سکتا ہے کہ جس صبح انسان خاکی جسم ملا اسی دن سے وہ اپنے حقیقی منبع سے جدا ہو گیا -

۔ اے آشنا (عارف) واقف ۔ زیب (زیبائش) رونق ۔ سجاوٹ ۔
طور ۔ وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ نے خدا کی تجلی کا جلوہ دیکھا تھا ۔

نثر ۔ وہ .... جو آشنا تھا زیب ..... [illegible]

مطلب ۔ وہ دن گزر گئے جب مجھے اپنی تیری سے آگہی نہیں تھی ۔
[illegible]
میں جانتا ہوں کہ جس ... جس کلام اشیاء کو ... کے
صورت ... تھا ...

تشریح ۔ یعنی میں اپنے حقیقی منبع سے آگاہ ہوں کہ میری اصلیت
کیا ہے ۔ دنیا کو ایک قید خانہ قرار دیا ہے ۔ خود ... کو آزاد پرندہ قرار
دیا ہے ...

۱۸۔ قفس ۔ پنجرہ ۔ خو ... ۔ عادت ۔ غم کدہ ۔ (ف)
غم کا گھر ۔ ...

نثر ۔ میں قیدی ...... جانتا ہوں ...
جانتا ہوں ...

مطلب ۔ میں درحقیقت قید میں ہوں ۔ مگر اس پنجرے کو باغ
خیال کرتا ہوں ... سفر ... سمجھتا ہوں ۔

تشریح ۔ دنیا ایک قید خانہ ہے ۔ اتفاق ... دنیا میں آ کر ...
آپ کو ... ہیں ... باغ خیال کرنے لگ جاتے ...
کا گھر خیال کرتا ہے ... انسان سفر میں ... کو ...
دنیا کو ایک پائیدار گھر خیال کرنا ... نہیں ...

۱۹- فسردگی - (ف) ٹھٹھرا پن - منجمد ہونا -

تر- [illegible] بھی شوق نظارت [illegible] طلب بھی -

مطلب - وطن کی یاد کے سبب جب دل کی فسردگی (مرجھا جانا) بڑھ گئی کبھی نظر کا شوق بڑھ گئی کبھی طلب کی خون بنی ہے

تشریح - جب کبھی پردیس میں انسان ہوتا ہے تو وطن کی یاد اسکو بہت ستاتی ہے - دل اس کا مرجھا سا جاتا ہے - کبھی دل چاہتا ہے کہ وطن کو دیکھیں کبھی وطن کو تلاش کی جانب لیجایا جاتا ہے -

۲۰- انتہا - مونث - اخیر نہایت - سجود (ع) سجدہ کی جمع ساکنان (ف) جمع ساکن - [illegible] (ف) آسمان -

مآل - (ع) انجام کار -

[illegible] -

مطلب - [illegible] خیال کے [illegible] رہنے والوں کے معبود ہو دیکھ -

تشریح - یعنی خیال میں [illegible] فرشتوں [illegible]

۲۱- فراق [illegible] (ع) [illegible] ستارے جو باہم متصل واقع ہو -

آہنگ (ف) آواز نغمہ - طبع - (ع) [illegible] - ناظم (ع) [illegible] - انتظام کرنے والا [illegible] شاعر [illegible]

تر- مضمون فراق کا ہوں [illegible] جگہ [illegible]

[illegible]

مطلب - میں خدائی کا مضمون ہوں - میں ثریا کی طرح بلند نشان ہوں - دُنیا کے بند وبست کرنے والے کی طبع کا نغمہ ہوں -

تشریح - یعنی میں خدائی جو ہر وقت گھٹتا رہتا ہوں - اندر میں بہت بلند ہوں کیونکہ انسان کی نسبت خدا سے ہے اور انسان گویا اُس حقیقی منبع کا راگ ہے -

۲۲ - **باندھنا** (ہ) بندش کرنا - لکھنا - بیان کرنا - **تحریر** (ع) مونث - لکھنت - **دیوان** (ع) مذکر - غزلوں کی کتاب - **ہست دبود** (ف) دنیا -

نثر - اس نے جو مجھے باندھا تو میری نمود چاہی - سر دیوان ہست دبود تحریر کر دیا -

مطلب - حقیقی مالک نے جب میرے مضمون کو باندھا تو ساتھ ہی میری نمود چاہی یعنی ظاہر کرنا چاہا - اور فوراً مجھے دنیا کے دیوان کے صفحہ پر لکھ دیا -

تشریح - انسان کی پیدائش کی طرف اشارہ ہے سو دنیا کو ایک دیوان قرار دیا ہے اور بنی نوع انسان کل مخلوقات اس صفحہ کی تحریر ہے -

۲۳ - **گوہر** - (ف) موتی - **مشتِ خاک** (ف) مٹھی بھر خاک **بندش** - (ف) مونث - گرہ - تمہید - ساخت -

نثر - گوہر . . . . پسند ہے - بندش . . . . بلند ہے -

مطلب - موتی کو مٹھی بھر خاک میں رہنا پسند ہے - گو تمہید سست ہے مگر مضمون اس کا بہت بلند ہے -

تشریح - یعنی موتی مٹی میں رہتا ہے مگر اس کی قیمت میں کوئی

فرق نہیں ہوتا۔ اسی طرح گو انسان خاک سے بنا ہے۔ مگر اس میں وہ طاقت یعنی رُوح جو اس کے جسم کا مضمون ہے۔ بیش بہا قیمت والی ہے۔

۲۴۔ غلط نگر۔ (ف) غلط دیکھنے والی۔ نگر از نگریستن یعنی دیکھنا ظہور۔ اظہار۔ وقوع۔ جلوہ (ع) نمودار ہونا۔ دیدار۔ **ذوق** (ف) شوق۔ شعور۔ (ف) سمجھ۔

نثر۔ چشم ۔۔۔۔ تصور ہے عالم ۔۔۔۔۔۔ شعور ہے۔

مطلب۔ غلط دیکھنے والی آنکھ کا یہ سارا قصور تھا۔ سمجھ کے شوق کے ظاہر ہونے کا نام ہی دُنیا ہے۔

تشریح۔ اگر انسان باطنی آنکھوں سے دیکھے تو اس دنیا کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ اگر ظاہری آنکھ سے دیکھے تو دنیا غیر فانی دکھائی دیتی ہے جیسے اگر آنکھ میں خرابی ہو تو چاند دو دکھائی دیتے ہیں حالانکہ چاند ایک ہے۔ یوں ہی انسان میں عقل و تمیز آتی ہے۔ تو انسان میں ولولہ پڑ جاتا ہے اور دنیا کا تصور ہر وقت دل و دماغ میں سرایت کر جاتا ہے۔ یعنی عقل کا نام ہی عالم ہے۔

۲۵۔ **سلسلہ۔** (ف) زنجیر۔ **کمند۔** (ف) رسی کی سیڑھی پھندا **طوق** (ع) مذکر۔ گردن بند۔ ہنسلی۔ گلوبند۔ **تماشا پسند۔** (ف) شوق سے دیکھنے والا۔

نثر۔ یہ سلسلہ ۔۔۔۔۔ کمند ہے۔ طوق ۔۔۔۔۔ پسند ہے۔

مطلب۔ یہ زنجیر زمان اور مکان کو باندھنے کا پھندا ہے۔ تماشا دیکھنے والے حُسن کے گلے کا ہنسلی ہے۔

تشریح۔ یہ دنیا کا سلسلہ زمان اور مکان کا احاطہ کرنے والا ہے

[illegible] کچھ [illegible] دیکھئے دکھانے کا ہی تماشا ہے [illegible]
[illegible] منزل [illegible] پہنچ [illegible] ٹھہرنے کی - اسیر [illegible]
[illegible] اشتیاق [illegible] گم کر [illegible] ف) [illegible] بھلا ہوا -
[illegible] منزل [illegible] پہنچ [illegible] نگاہ [illegible]

مطلب - مجھے شوق ہے کہ منزل [illegible] پہنچ جاؤں - حالانکہ
میں [illegible] سے [illegible] اصلی راستے [illegible] بھول چکا ہوں -
[illegible]

۲۷ - صیاد - شکاری [illegible] گھیرا - دام [illegible]
[illegible] (ف) [illegible] ظلم [illegible] حرام - کعبہ کی چار دیواری
طائر [illegible] پرندہ جمع طیور [illegible]
[illegible] آپ [illegible] آپ [illegible]
[illegible] مطلب - آپ ہی [illegible] ظلم کے جال کا پھندا
کعبہ کی چار دیواری بھی آپ ہی ہے [illegible] کعبہ کی چار دیواری کی حرمت کا پرندہ بھی
آپ ہی ہے -
[illegible] سب [illegible] کے علاوہ کوئی چیز نہیں -
[illegible] جدھر دیکھتا ہوں تو ہر [illegible] تو ہی تو ہے

۲۸ - سراپا (ف) تمام - ناز - [illegible] حاجت - عاجزی -
[illegible] میں حسن [illegible] نہیں [illegible] نیاز ہوں -
[illegible] مطلب - [illegible] حسن [illegible] بلکہ سر سے لیکر پاؤں تک عشق کے
سانچے میں ڈھلا ہوا ہوں - مجھے پتا نہیں [illegible]
[illegible]

۲۹ - آشنا - واقف - لب - ہونٹ - راز - بھید - کہن - پرانا - دار - پھانسی - رسن - رسی - [illegible]

[illegible] کہیں راز کہن آشنائے لب نہ ہو پھر کہیں دار و رسن کا قصہ نہ چھڑ جائے - [illegible]

مطلب - کہیں مجھے پرانا راز عشق یاد نہ آ جائے کیونکہ اگر وہ یاد آ گیا تو منصور کا قصہ یعنی کیسے وہ عشق حقیقی کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا تھا چھڑ جائے گا کہیں میرا حال بھی ویسا نہ ہو جائے [illegible]

ایک آرزو

[illegible]

دنیا کی محفل سے [illegible] محفل - انجمن - شورش - [illegible] طبیعت کا [illegible]

[illegible] کیا لطف [illegible] بجھ گیا ہو -

مطلب - اے خدا میں دنیا سے بیزار ہو گیا ہوں کیونکہ میرا دل و طبیعت افسردہ [illegible] دنیا کی محفل سے کوئی لطف حاصل نہیں ہوتا [illegible]

۲ - شورش [illegible] سکوت [illegible] بھاگنا [illegible] [illegible] چھوڑنا [illegible]

نثر۔ شورش سے (میں) بھاگتا ہوں۔ میرا دل اب سکوت جس پر

تصویر بھی فدا ہو ڈھونڈتا ہے۔

مطلب۔ میں دنیا کے شور وشر سے پرہیز کرتا ہوں۔ میرا دل تو ایسی

خاموشی چاہتا ہے کہ جس پر تصویر بھی قربان ہو جائے۔

تشریح۔ دنیا سے بیزار ہونے کی وجہ سے میں خاموشی چاہتا

ہوں اور وہ خاموشی ایسی ہو جو تصویر کی خاموشی سے بھی بڑھ کر ہو۔

۳۔ خاموشی پر مرتا ہوں۔ خاموشی کا عاشق ہوں۔ مجھے

خاموشی بہت اچھی لگتی ہے۔ کوہ (ف) پہاڑ۔

نثر۔ (میں) خاموشی پر مرتا ہوں۔ میری یہ آرزو ہے۔ دامن۔۔۔

۔۔۔۔ جھونپڑا ہو۔

مطلب۔ میں خاموشی کو بہت چاہتا۔ یعنی میں خاموشی کا عاشق ہوں

میرا دل چاہتا ہے کہ میرا دل یہ چاہتا ہے۔ کہ پہاڑ کے دامن میں ایک چھوٹا

سا جھونپڑا ہو (یعنی آبادی سے بہت دور میری جائے رہائش ہو)

۴۔ فکر سے آزاد۔ بے فکر۔ بے غم۔ عزلت (ع) مونث

تنہائی۔ دل سے غم کا کانٹا نکل گیا ہو۔ دل میں کسی قسم کا غم

نہ رہے۔

نثر۔ آزاد۔۔۔۔۔ گزاروں دنیا۔۔۔۔۔ نکل گیا ہو۔

مطلب۔ میں فکر سے آزاد ہو جائیں اور اپنی باقی ماندہ عمر تنہائی میں

بسر کروں میرے دل میں دنیا کا کسی قسم کا غم نہ رہے۔ یعنی دنیا کو ایسا ترک

کردوں کہ میرا کسی قسم کا لگاؤ ہی اس کے ساتھ نہ ہو۔

۵۔ لذت (ع) مونث۔ مزہ۔ لطف۔ سرود (ع) راگ

شورش - شور -

نثر - چڑیوں کے چہچہوں میں سرود کی لذت ہو - چشمے کی ....
.... بج رہا ہو -

مطلب - صبح جب چڑیاں بولیں تو مجھے اُن کے چہچہانے سے راگ کا لطف آجائے - پہاڑ سے نیچے جب چشمہ کا پانی گرے تو اس کی آواز میرے لئے باجے کا کام دے -

۶ - پیغام - سندیسہ - **ساغر** - پیالہ - **جہاں نما** - دُنیا دکھانے والا - **ساغر جہاں نما** - جمشید کا پیالہ -

نثر - گل کی کلی چٹک کر کسی کا پیغام دے ساغر ....
جہاں نما ہو -

مطلب - جب گل کی کلی چٹکے تو میں اس سے خدا کا پیغام سُنوں یعنی کلی کا چٹکنا مجھے خدا کی طرف رہنمائی کرے - اور میرا چھوٹا سا پیالہ میری آنکھوں میں وہ قوت رکھے جو جمشید کا پیالہ جمشید کی آنکھوں میں رکھتا تھا -

۷ - **جلوت** - (ع) مجلس - مجمع - **خلوت** (ع) تنہائی - خالی جگہ - رنجیدگی - ادا - ناز -

نثر - ہاتھ کا سرہانا ہو - سبزہ کا بچھونا ہو - شرمائے ...... ادا ہو -

مطلب - میں ہاتھ کو سر کے نیچے رکھ کر گھاس پر سویا کروں - (یہ علامت بے فکری کی ہے) جس میں تکیہ اور بچھونے کے غم کو بھی ال‌ست دُور کر دوں - مجھے تنہائی میں بھی مجمع کا لطف حاصل ہو - یعنی میری زندگی شگفتہ اور آزاد ہو -

۸ - مانوس (ع) اُنس کیا گیا - نہ ڈرنے والا - کھٹکا - (ڈ)

خوف - ڈر -

.... نثر - تیری صورت سے ہے بلبل اس قدر مانوس ہونے ....

.... مرا ہو -

مطلب - بلبل میری شکل سے اتنی مانوس ہو یعنی بلبل مجھ سے محبت کرنے لگے، کہ اُس جیسی بھولے پن سے دل میں میرا کوئی خوف نہ ہو یعنی جانوروں کو یہ پتہ چل جائے کہ میں کسی کو ستانا نہیں چاہتا -

- مصور یعنی دریا ہو یعنی عکس پڑ رہا ہو جیسا معلوم ہو کہ فوٹو گرافر تصویر کھینچ رہا ہے - ندی - دریا - بوٹے - درخت -

.... نثر - صف باندھے ہوئے .... ہرے ہرے بوٹے ندی .... بنے رہا ہو -

مطلب - دریا کے دونوں طرف ہرے ہرے درخت قطار در قطار کھڑے ہوں جیسے کوئی تصویر کھنچوانے کے لئے کھڑا ہو اور ندی کا صاف ستھرا پانی گویا اُن بوٹوں کی تصویر کھینچ رہا ہو -

تشریح - یعنی ہرے درختوں کا عکس ندی کے صاف پانی میں پڑ رہا ہو جو خوبصورت بھلا معلوم ہوتا ہے -

۱۰ - دلفریب (ف) دل کو فریفتہ کرنے والا - کہسار - پہاڑ - موج - لہر -

نثر - کہسار کا نظارہ ایسا دلفریب ہو پانی .... دیکھتا ہو -

مطلب - پہاڑوں کا نظارہ اتنا سوہنا ہو کہ چشموں کا پانی لہریں بن کر اُٹھ اُٹھ کر اس نظارے کو دیکھے -

تشریح - یعنی ندی کا پانی لہروں کی شکل میں جب اوپر اُٹھے تو ایسا معلوم ہو گویا پہلے کوئی بیٹھا تھا - اب اس پہاڑ کے نظارے کو اُٹھ کر

دیکھ رہا ہے۔

۱۱- آغوش - (ث) گود-

نثر- سبزہ زمین کی آغوش میں سویا ہوا ہو پھر بھی ......

چمک رہا ہو۔

...... مطلب :- زمین کی گود میں سبزہ سویا ہوا ہو پانی پہاڑیوں میں اِدھر اُدھر چمک رہا ہو۔

تشریح :- مراد سبزہ زمین پر بچھا ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بچہ ماں کی گود میں سویا ہوا ہو۔

۱۲- حسین - (ن) خوبصورت آئینہ - شیشہ ٹہنی - شاخ

نثر- گل کی ٹہنی جھک کے پانی کو چھو رہی ہو جیسے ...... دیکھتا ہو۔

مطلب :- پھولدار ٹہنی پانی کو جھک جھک کر چھو رہی ہو کیسے جیسے ایک حسین اپنا منہ شیشے میں دیکھتا ہے۔

تشریح :- پھولدار ٹہنی کو ایک زیور پہنے ہوئے محبوب قرار دیا ہے ندی کے پانی کو شیشے سے استعارہ کیا ہے۔ یعنی پھولدار ٹہنی پانی کے اوپر جھکی ہوئی ایسی معلوم ہو کہ ایک حسین شیشے میں اپنی سج دھج دیکھ رہا ہے یعنی دنیا کا ہر ایک مصنوعی نظارہ یہاں کے دامن میں دیکھتے ہوں۔

۱۳- قبا (ع) مونث - ایک قسم کا کوٹ۔

نثر- جب سورج شام کی دلہن کو مہندی لگائے سرخی ...... کی قبا ہو۔

مطلب :- جب شام کے وقت سورج چھپ جائے اور شفق کی

سُرخی آسمان پر پھیل جائے تو گلاب کا پھول ایسا معلوم ہو کہ وہ سنہری رنگ کی اچکن پہنے ہوئے ہے۔

۱۴- راتوں کو چلنے والے۔ مسافر- دِیا - جملہ- دَیا۔ دینا مصدر سے ماضی مطلق - اُمید ہونا- آس بندھانا- رہنمائی کرنا۔

نثر- راتوں کو چلنے والے جب دم تھک کے رہ جائیں امید...

...... دیا ہو۔

مطلب - جب رات کے مسافر پہاڑوں میں چلتے چلتے تھک جائیں اور راستہ بھول جائیں تو میرا یہ چھوٹا سا ٹوٹا پھوٹا دیا اُن کی رہنمائی کرے یعنی اُن کے دلکو ڈھارس بندھ جائے

۱۵- گھٹیا- (ع) جھونپڑی - ہر سو (ف) ہر طرف - بادل گھرا ہوا ہو - بادل آسمان پر چھایا ہوا ہو۔

نثر- بجلی...... دکھا دے جب...... گھرا ہوا ہو۔

مطلب - جب آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو بجلی چمکے اور مسافر میری جھونپڑی دیکھ کر ادھر آنکلیں اور میں دل کھول کر اُن کی خاطر تواضع کر سکوں تاکہ فرض انسانی پورا کر سکوں۔

۱۶- پچھلا پہر - صبح کا وقت - موذن (ع) مذکر بانگ دینے والا - ہمنوا - ساتھ ملکر گانے والا۔

نثر- پچھلے...... موذن (ہے) میں...... ہمنوا ہو۔

مطلب - رات کے آخری حصہ میں یعنی صبح کے وقت جو کوئل بولتی ہے وہ گویا صبح کی بانگ دیتی ہے - جب وہ کوئل بانگ دے تو میں اٹھوں اور اُس کوئل کے ساتھ گانا شروع کر دوں یعنی خدا کی عبادت میں مشغول

ہو جاؤں۔ جب میں ذکر پروردگار میں لگ جاؤں تو ایسا معلوم ہو کہ میں اور کوئل ملکر گا رہے ہیں۔

۱۷۔ دیر۔ (ف) بت خانہ۔ حرم۔ کعبہ۔ مسجد۔ روزن (ف) سوراخ سحر نما۔ صبح دکھانے والا۔

نثر میرے کانوں پر دیر و حرم کا احسان نہ ہو۔ روزن ...... سحر نما ہو۔

مطلب۔ میں مسجد کی اذان اور مندر کے گھنٹے کا احسان مند نہ ہوں یعنی جاگنے کے لئے ان کا انتظار نہ کروں بلکہ اپنی جھونپڑی کے سوراخ ہی سے دن کا نکلنا معلوم کر لوں۔ یعنی میں مذہبی جھگڑوں میں بھی پڑنا نہیں چاہتا۔

۱۸۔ جس دم۔ جس وقت۔ شبنم۔ اوس۔ وضو۔ (ع) مذکر نماز کے واسطے ہاتھ۔ منہ۔ پاؤں شریعت دھونا۔ نالہ۔ رونا۔

نثر۔ جس دم شبنم پھولوں کو وضو کرانے آئے۔ رونا ..... دعا ہو

مطلب۔ جس وقت اوس پھولوں کو وضو (یعنی غسل اشنان) کرانے آئے، تو میں ذکر خدا میں محو ہو کر محبت کے آنسو بہاؤں جو میرے لئے وضو کا کام دیں اور جو میرا دل حق میں محو ہو یعنی حقیقی محبوب کے فراق میں جو میرے نالے نکلیں وہ میری دُعا ہوں۔ مراد میں ہر وقت عبادت خدا میں مشغول رہوں۔

۱۹۔ صدا۔ (ف) آواز۔ درا۔ گھنٹی۔ قافلہ کی رہنمائی کرنے والی گھنٹی۔ خامشی۔ خاموشی۔ چُپ۔

نثر۔ اس خامشی میں اتنے بلند نالے جائیں تاروں .... درا ہو

مطلب۔ اس خاموشی میں میرے نالے اتنے درد بھرے ہوئے ہوں کہ تاروں کے قافلے کے لئے رہنمائی کریں۔

۲۰۔ دردمند (ت) دکھی ۔ بیہوش ۔ مراد جنہیں اپنی قوم اور ملک کی کچھ خبر نہیں ۔

نثر ۔ ہر دردمند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رُلا دے ۔ بیہوش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جگا دے ۔

مطلب ۔ شاید میرا رونا ملک اور قوم کے بے دانوں کو رُلا دے ۔ مراد میرے نالوں کا اثر اُن کے دلوں پر ہو جائے ۔ اور وہ جو غافل جہالت کی نیند سو رہے ہیں اُن میں بیداری پیدا کر دے ۔

آفتابِ صبح

۱۔ شورش ۔ (ت) شور ۔ ہنگامہ ۔ مے خانہ (ف) خرابات ۔ بالاتر ۔ (ف) بلند تر ۔ زینت (ع) مونث ۔ آرائش ۔ بزم ۔ محفل ۔ فلک ۔ آسمان جمع افلاک ۔ ساغر ۔ پیالہ ۔

نثر ۔ تو شورش ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بالاتر ہے تو زینت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ساغر ہے ۔

مطلب ۔ اے سورج تو انسان کے شراب خانے سے بلند تر ہے تو وہ پیالہ ہے جس سے آسمان کی آرائش ہو ۔

تشریح ۔ یعنی سورج دنیا کے جھگڑے سے بالاتر ہے گول ہونے کی وجہ سے سنہری پیالہ سے تشبیہ دی ہے ۔ آسمان صرف سورج سے ہی سج سکتا ہے ۔

۲۔ دُر ۔ موتی ۔ گوش ۔ کان ۔ عروس ۔ دلہن ۔ گوہر ۔ موتی

سیما - (ف) پیشانی - افق (ع) آسمان کا کنارہ جو زمین سے ملا ہوا لگتا ہے - نازاں ہو - فخر کرے - زیور - گہنا -

ترجمہ - تو وہ گوہر ہے (جو) گوشِ عروسِ صبح [illegible] ہے

جس پر سیمائے افق نازاں ہو -

مطلب - اے سورج تو وہ موتی ہے جو صبح کی دلہن کے کان کا موتی ہے تو وہ گہنا ہے کہ جس پر آسمان کی پیشانی فخر کرے -

تشریح - صبح کو دلہن سے تشبیہ دی گئی ہے اور سورج کو موتی اسی طرح دوسرے مصرعے میں آسمان کی پیشانی کی [illegible] -

۳ - ایام (ع) جمع یوم (دن) - دور (ع) - [illegible] - [illegible] روشنائی - نقش - (ف) نشان - باطل (ع) جھوٹا - [illegible] بیہودہ - کوکب - (ع) (مذکر) ستارہ -

ترجمہ - صفحۂ ایام [illegible] نقشِ باطل [illegible] کوکبِ شب -

مطلب - زمانہ کے صفحہ سے رات کی سیاہی کو دھو ڈالا اور آسمان سے ستارے کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا -

تشریح - یعنی سورج کے نکلنے سے رات کا اندھیرا ختم ہو جاتا ہے اور ستارے سورج کے نکلنے سے اس طرح مٹ جاتے ہیں جیسے باطل نقش [illegible] -

۴ - حسن - [illegible] - [illegible] جلوہ گر [illegible] والا - [illegible]

ترجمہ - [illegible]

آنکھ سے اُڑتا ہے ۔ اے سورج جب تو آسمان پر اپنا جلوہ دکھاتا ہے (چڑھتا ہے) تو ہماری آنکھ سے نیند اس طرح اُڑ جاتی جیسے شراب کا اثر اُڑ جایا کرتا ہے ۔

۵ - **نور** (ف) روشنی ۔ **معمور** (ع) بھرا ہوا - **دامان** - جمع دامن بمعنی پلہ - **ضیا** - (ف) روشنی - **مگر** - شاید -

نثر - دامانِ نظر نور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جاتا ہے ۔ مگر چشم ظاہر کو تیری ضیا کھولتی ہے ۔

مطلب - اے سورج جب تو نکلتا ہے تو ہماری نظر نور سے پُر ہوجاتی ہے ۔ شاید تیری روشنی ہماری ظاہرا آنکھ کو کھولتی ہے ۔

۶ - **باطن** (ع) مذکر - اندرون - پوشیدہ دل - **جلوہ** - نمودار ہونا - دیدار

نثر - جس تماشے کو آنکھیں ڈھونڈتی ہیں وہ (تماشا) چاہیئے ۔ وہ جلوا چاہیئے ۔ جس سے باطن کُھل جائے ۔

مطلب - جس تماشے کو آنکھیں دیکھنا چاہتی ہیں وہ تماشا دیکھا جانا چاہیئے - وہ جلوہ ہم دیکھنا چاہتے ہیں جس سے ہماری اندرونی آنکھ کُھل جائے ۔

۷ - **زنجیر تعلق** - رشتہ داری کی زنجیر یا قید ۔

نثر - دنیا میں شوق آزادی کے حوصلے نہ نکلے زندگی بھر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں رہے ۔

مطلب - دنیا میں ہم دل کھول کر ہم آزادی کے شوق کو پورا نہ کر سکے (مراد آزاد نہ ہو سکے) ساری عمر رشتہ داری کی قید میں پڑے رہے ۔

تشریح - یعنی انسان کبھی بھی رشتہ داری کے جال سے نہیں چھوٹ سکتا - جب تک انسان زندہ ہے اُسے دنیوی تعلقات میں پھنسا رہتا ہے - جیسے ذوق فرماتے ہیں ؎

کہ کرد قطع تعلق کدام شد آزاد بریدہ زہمہ باخدا گرفتار است

۸ - **زیر** - نیچے - **بالا** - اُوپر - **آرزو** - خواہش -

نثر - تیری نگاہوں کے لئے زیر و بالا ایک ہیں - مجھے اسی چشم تماشا کی آرزو ہے -

مطلب - تیری نگاہ ہر پست و بلند پر پڑتی ہے (یعنی تو امیر اور غریب کے لئے یکساں روشنی دیتا ہے) ایسی تماشا دیکھنے والی آنکھ مجھے چاہیئے - یعنی میں بھی سب کو ایک آنکھ سے دیکھنا چاہتا ہوں -

۹ - **سرشک** - (ف) مذکر - آنسو - **سرشک آباد** - آنسوؤں سے آباد - مراد آنسو بھری - **امتیاز** (ع) مذکر - تمیز - سمجھ - **ملت** (ع) مونث - مذہب - قوم - **آئین** - (ف) مذکر - قانون بسیم و رواج

نثر - آنکھ ...... آباد ہو - امتیاز ...... آزاد ہو -

مطلب - میری آنکھ کسی غم میں آنسوؤں سے بھر جائے اور قوم و قوانین سے میرا دل آزاد ہو -

تشریح - یعنی میں دوسروں کے غم کو دور کرنے کی کوشش کروں اور مذہبی جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ کر خدمتِ خلق کو اپنا شیوہ بنا دوں -

۱۰ - **بستہ** - (ف) بندھا ہوا - **خصوصیت** (ع) مونث - خاص ہونا - خاص بات - دوستی - **نوع** - قسم جمع انواع -

نثر میری زبان بستہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہ ہو نوع انسان میری قوم ہو وطن میرا جہان (ہو)

مطلب ۔ میری زبان خاص کسی رنگ کی پابند نہ ہو بلکہ نوع انسان کو میں اپنی قوم سمجھوں اور وطن کو دنیا پر ترجیح دوں ۔

تشریح ۔ یعنی میں کسی خاص قوم کو اپنی قوم سمجھ کر تعصب نہ ہو جاؤں انکی تعریف میں نہ لگا رہوں بلکہ اس ہندوستان میں جتنے بھی اہل ہند ہیں خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان یا پارسی وغیرہ سب کو میں اپنا بھائی سمجھوں ۔ ہندوستان کو ہی ایک جہاں سمجھوں یعنی ہندوستان کے لئے میں اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار رہوں ۔

۱۱ ۔ دیدہ ۔ (ف) آنکھ ۔ **باطن** ۔ اندرون ۔ **نظم قدرت** قدرت کا انتظام ۔ **عیاں** ۔ ظاہر ۔ **شناسا** ۔ واقف کار ۔ **فلک** آسمان ۔ **تخیل** ۔ خیال (کرنا)

نثر ۔ دیدہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عیاں ہو شمع تخیل کا دھواں شناسائے فلک ہو ۔

مطلب ۔ اندرونی آنکھ پر قدرت کا انتظام ظاہر ہو جائے تخیل کی شمع کا دھواں آسمان کو پہچاننے والا ہو جائے ۔

تشریح ۔ میری باطنی آنکھیں کھل جائیں اور میں دنیا کے انتظام سے آگاہ ہو جاؤں اور میری تخیلی شاعری وہ اونچے درجے کی ہو کہ میرے مضمون بلندی میں آسمان کا درجہ رکھیں ۔ **شمع تخیل** وہ شاعری کی شمع جو خیال کے ساتھ تعلق رکھے ۔ خیالی شاعری ۔

۱۲ ۔ **عقدہ** (ع) گرہ ۔ کبھی کنایہ مشکل بات سے ہوتا ہے ۔

اضداد - جمع ضِد - کاوش - (ف) تلاش کرنا - کھود کرید لگانا - حاصل مصدر ہے کاویدن کا - خلش - حُسن (ف) خوبصورتی - عشق انگیز محبت پیدا کرنے والا -

نثر - عقدہ اضداد کی کاوش مجھے نہ تڑپائے حُسن عشق انگیز ہر شے میں ایسا حُسن نظر آئے کہ جس سے محبت پیدا ہو -

تشریح - یعنی میں اشیا یا مذاہب کی تفرقوں میں نہ پڑا رہوں بلکہ ہر شے میں اس کی خوبی دیکھوں اور مجھ میں محبت کا جذبہ بڑھتا جائے -

۱۳ - صدمہ (ف) تکلیف - سوز - جلن - شرر (ف) چنگاری حقیقت - اصلیت -

نثر - اگر گل کی پتی کو ہوا سے صدمہ آجائے میری آنکھوں سے اثر اشک بن کر ٹپک جائے - دل میں محبت کا وہ چھوٹا سا شرر ہو جس کے نور سے رازِ حقیقت کی خبر ملے -

مطلب - اگر ہوا کے چلنے سے درخت کی پتی کو بھی تکلیف ہو تو اُس کا اثر میرے دل میں ہو اور آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑیں یعنی ایک بے جان کی تکلیف کو بھی برداشت نہ کرسکوں - دل میں محبت کی وہ چنگاری سلگتی ہو کہ جس کی روشنی سے حقیقت کا راز صاف دکھائی دے (مراد محبت سے ہی انسان علم معرفت حاصل کر سکتا ہے)

۱۴ شاہد - محبوب - گواہ - سودا - خیال - پاگل پن - جنون - سودائے - ہمدردی - دُکھ درد میں شریک ہونا -

نثر - شاہد ...... میرا نہ ہو سر میں ...... سودا نہ ہو -

مطلب - یہ میرا دل دِل نہ ہو بلکہ قدرت کے محبوب کا دیکھنے کا

شیشہ ہو (مراد میرا دل وہ ترقی حاصل کرنے کہ جو قدرت کے رازوں سے پوری طرح واقف ہو جائے) اور میرے دل و دماغ میں صرف یہی خیال رہے کہ میں نے بنی نوع انسان کی خدمت ہی کرنی ہے۔

۱۶۔ زحمت کش ۔ تکلیف اٹھانے والا۔ ہنگامہ عالم ۔ دنیا کا جھگڑا جھمیلا۔ فضیلت ۔ بزرگی۔ نیر (ع) ستارہ۔ نیر اصغر (ع) مذکر۔ چاند۔ نیر اعظم ۔ (ع) مذکر۔ سورج۔

مطلب ۔ اگر تو دنیا کے جھگڑے جھمیلوں کی تکلیف اُٹھانے کے لئے ناقابل ہے تو اے سورج یہ نشان بزرگی کو ظاہر نہیں کرتا۔

۱۷۔ حُسن عالم آرا ۔ دنیا کو آراستہ کرنے والا حُسن ۔ محرم (ف) واقف ۔ ہمسر ۔ برابر کا ۔ در آدم ۔ انسان کا دروازہ۔

نثر ۔ . . . . . . محرم نہیں (ہے) ہمسر . . . . . . آدم نہیں (ہے)

مطلب ۔ اے آفتاب تو دُنیا کے حُسن کو دوبالا کرنے والا ہے ۔ مگر اس راز سے تو واقف نہیں ۔ اس لئے (چونکہ انسان محسوس کر سکتا اور تو اس خوبی سے دُور ہے) تو انسان کے دروازے کی خاک کے ذرّے کے برابر بھی نہیں۔

۱۸۔ مسجود ۔ سجدہ کیا ہوا ۔ گرم تماشا ۔ تماشہ دیکھنے رہنا ۔ منت پذیر ۔ احسان اُٹھانے والا ۔ فردا ۔ (ف) کل آنے والا ملک (ف) فرشتہ ۔

نثر ۔ نور . . . . . . رہا اور . . . . . . ہی رہا۔

مطلب ۔ فرشتوں نے سجدہ کیا ہوئے کا نور دیکھنے میں مصروف رہا ۔ اور تو دوسرے دن کی صبح کا احسان اُٹھانے والا ہی رہا۔

۱۹- لیلی - مجنوں کی معشوقہ - ذوقِ طلب (ف) طلب کا شوق - محمل (ع) مذکر کجاوہ -

نثر- آرزو .... دل میں ہے لیلی ..... محمل میں ہے -

مطلب - حقیقت کے نور کو دیکھنے کی آرزو ہر وقت ہمارے دلمیں رہتی ہے - طلب کے شوق کی لیلی اسی کجاوے میں رہتی ہے - مراد دل سے ہے

۲۰- کشودِ عقدہ مشکل (ف) مشکل گرہ کا کھولنا مراد مشکل بات کو حل کرنا - سعی - کوشش - سعی بیجا حصل وہ کوشش جو پوری نہ ہو سکے -

نثر- کس .... میں ہے لطف .... میں ہے -

مطلب - مشکل مسئلہ کو حل کرنے کے بعد کتنی خوشی حاصل ہوتی ہمیں اپنی ناکامیاب کوشش میں سیکڑوں قسم کے لطف حاصل ہوتے ہیں -

تشریح - یعنی عشق حقیقی کی منزل طے کرتے وقت ہم اپنی کوششوں میں ناکامیاب ہو جاتے ہیں - مگر سچے عاشقوں کو اس میں بھی مزا ہی ملتا ہے -

۲۱- درد (ف) مذکر - تکلیف - دکھ - استفہام سمجھنے کی خواہش کرنا - اصطلاحی طور پر سوال کی علامت (؟) پہلو (ف) مذکر آغوش - کروٹ - گوشہ - کنارہ - سہارا جستجو (ف) تلاش - راز (ف) بھید - شناسا - (ف) واقف -

نثر- دردِ استفہام سے واقف ترا پہلو نہیں ہے جستجو ..... تو نہیں (ہے)

مطلب - اے سورج ترا پہلو سمجھنے کی خواہش نہیں کر سکتا تو قدرت کے بھید کو سمجھنے کے لئے کوشش نہیں کر سکتا -

تشریح ۔ چونکہ سورج کے پہلو میں محسوس کرنے والا دل نہیں ہے ۔ باوجود اپنے نور کے وہ انسان کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ انسان میں دل موجود ہے اور وہ قدرت کے راز سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور ان سے واقف بھی ہو جاتا ہے اس لئے سورج سے بڑھ کر ہے ۔

دردِ عشق

۱ ۔ دردِ عشق ۔ محبت کا درد ۔ گہر (ف) موتی ۔ آب دار (ف) چمکدار ۔ نامحرم (ف) جو واقف کار نہ ہو ۔ آشکار ۔ ظاہر ۔

نثر ۔ اے دردِ عشق ! تو گہر آب دار ہے ۔ دیکھ ! نامحرموں میں تو آشکار نہ ہو ۔

مطلب ۔ اے دردِ عشق تو ایک چمکدار موتی ہے اس لئے جو عشق سے واقف کار نہیں اُن کے دل میں مت ظاہر ہو ۔

تشریح ۔ اگر گدھے کے گلے میں لعل باندھ دیا جائے تو اُسے کوئی قدر نہیں ہوتی مگر جوہری اس کی اصلی قیمت کو جانتا ہے ۔ اسی طرح عشق بھی ایک انمول موتی ہے ۔ جس کی پرکھ فطرتی عاشق ہی کر سکتا ہے ۔

۲ ۔ پنہاں (ف) پوشیدہ ۔ تہ (ف) نیچے ۔ **نقاب** (ع) مذکر ۔ مونث ۔ گھونگٹ ۔ برقع ۔ منہ پر ڈالنے کا پردہ ۔ **جلوہ گاہ** ظاہر ہونے کی جگہ ۔ **ظاہر پرست** ۔ (ف) ظاہرا چیزوں کی پرستش کرنے والا ۔ **محفلِ نو** ۔ (ف) نئی مجلس ۔

نثر۔ پنہاں ...... جلوہ گاہ ہے۔ ظاہر پرست ...... نگاہ ہے
مطلب۔ تیرے ظاہر ہونے کی جگہ نقاب کے نیچے چھپی ہوئی ہے
نئی محفل کی نگاہ ظاہرا اشیا کے چاہنے والی ہے۔

۳۔ چمن (ف) باغ۔ ہست و بود۔ (ف) مراد دنیا۔
نمود۔ (ف) ظاہرداری۔ چمن ہست و بود۔ دنیا۔

نثر۔ چمن ہست و بود میں نئی ہوا آئی اے دردِ عشق! اب نمود
میں لذت نہیں۔

مطلب۔ دنیا میں اب نئی ہوا چل پڑی (یعنی ہماری اپنی تہذیب
کے علاوہ اب مغربی تہذیب کی ہوا چلنی شروع ہو گئی ہے) اس لئے
اے عشق اب ظاہر ہونے میں کچھ لذت نہیں ہے۔

۴۔ خود نمائی۔ (ف) معنی شیخی۔ خود پسندی۔ جستجو (ف)
تلاش۔ منت پذیر۔ احسان اُٹھانے والا۔

نثر۔ ہاں! خود نمائیوں ...... نہ ہو منت ...... تو نہ ہو۔
مطلب۔ ہاں اے عشق تجھے خود پسندی کی تلاش نہ ہو (یعنی
عاشق کو خود پسند نہیں ہونا چاہیئے) اور تجھے بلبل کے نالے سُننے کی
خواہش نہ ہو اور نہ ہی تو بلبل کی آواز کا منت پذیر ہو۔

۵۔ لالہ۔ پوست کا سُرخ پھول۔ متاعِ مے کی گردش کرنے والی
شمع۔ جام (ف) پیالہ۔ گریہ (ف) رونا۔

نثر۔ لالے کا جام شراب عشق سے خالی ہو گیا شبنم کا نام
پانی کی بوند ہے۔

مطلب۔ گل لالہ کا پیام (لالہ کو پیالے سے استعارہ کیا ہے)

عشق کی شراب سے خالی ہو۔ اور شبنم کے قطرے (جو آنسوؤں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں) کا نام پانی کی بوند ہو۔

۶۔ **پنہاں** ۔(ف) پوشیدہ۔ **درون سینہ** (ف) سینے کے اندر **راز**۔ بھید۔ **اشک**۔ آنسو۔ **جگر گداز** (ف) دل و جگر کو گھلا دینے والا۔ **غمّاز** (ع) آنکھ سے اشارہ کرنے والا چغل خور۔

نثر۔ تیرا راز کہیں درون سینہ پنہاں ہو۔ اشک جگر گداز تیرا غمّازنہ ہو۔

مطلب۔ اے عشق تیرا بھید سینے کے اندر چھپا ہوا ہو (یعنی عشق کے رہنے کی جگہ سینہ ہے) اور جگر گداز آنسو ترا چغل خور نہ ہو (یعنی عشق عاشق وہ رُلاتا ہے کہ اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں اور لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ عاشق ہے شاعر کا مقصد یہ ہے کہ ہماری آنکھوں سے جگر گداز آنسو نہ نکلیں تاکہ ہم انکی چغلی کرنے سے چھوٹ جائیں)

۷۔ **رنگین بیان**۔ جس کی زبان سے عمدہ عمدہ مضمون نکلیں۔ **نے**۔(ف) بنسری۔ **شکوہ** (ف) شکایت۔ **فرقت**۔ جدائی۔ نہاں۔ پوشیدہ

نثر۔ گویا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بیان نہ ہو آواز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہاں نہ ہو۔

مطلب۔ گویا رنگین بیان شاعر کی زبان نہ ہو۔ بنسری کی آواز میں جدائی کی شکایت چھپی ہوئی۔

۸۔ **دَور** (ف)، زمانہ۔ **نکتہ چین** (ف) باریکی کو چُننے والا عیب نکالنے والا۔ **مکین** (ف) بسنے والا۔

نثر۔ یہ دَور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بیٹھ رہ جس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بیٹھ رہ۔

مطلب۔ اے عشق یہ موجودہ زمانہ عیب چین ہے اس لئے

کہیں چھپ کر گذارہ کر جس دل میں تو بستا ہے وہیں چھپ کر بیٹھا رہ۔

تشریح۔ محبت بہت اچھی چیز ہے مگر لوگ نہ کریں کیونکہ لوگ الزام عاشقوں پر لگاتے ہیں۔ اس لئے شاعر عشق سے استدعا کرتا ہے کہ جس دل میں ہے وہیں چھپا رہ۔

۹۔ آفریدہ (ف) پیدا کیا ہوا۔ جویا جستجو کرنے والا۔ نارسیدہ (ف) نہ پہنچی ہوئی۔

نثر۔ دیکھ! حیرت علم آفریدہ تجھ سے غافل ہے۔ دیکھ! تیری نگہ نارسیدہ جویا نہیں۔

مطلب۔ پیدا شدہ علم کی حیرت تجھ سے غافل ہے۔ تیری نارسیدہ آنکھ جستجو کرنے والی نہیں ہے۔

۱۰۔ جستجو۔ (ف) تلاش۔ دیدہ۔ آنکھ۔ حکمت پسند۔ دانائی پسند کرنے والی۔

نثر۔ جستجو میں خیال بلند کر دینے دے۔ دیدۂ حکمت کو حیرت میں چھوڑ

مطلب۔ بلند خیال کو (تلاش میں) رہنے دے۔ جب حیران ہو جائے تو دانائی پسند آنکھ کو چھوڑ۔ یعنی پھر بلند خیالی کو چھوڑ اور دانائی پسند آنکھ کو چھوڑ (عشق میں یہ دونوں گُن دُور ہو جاتے ہیں)

۱۱۔ نمود (ف) ظاہر ہونا۔ چمن۔ باغ۔ انجمن۔ (ف) سبھا۔ مجلس۔ کمیٹی۔

نثر۔ یہ چمن ایسا نہیں (کہ) جس کی تو بہار ہو۔ یہ انجمن تیری نمود کے قابل نہیں (ہے)

مطلب۔ یہ دنیا ایسا باغ نہیں کہ جس میں تیری ہستی سے بہار آجائے

بلکہ دنیا کی محفل تیرے ظاہر ہونے کے قابل ہی نہیں۔

۱۴۔ مے (ف) شراب۔ کلیم۔ حضرت موسیٰؑ۔ طور۔ وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰؑ نے تجلی دیکھی۔

نثر۔ ہر دل ...... چور ہے کچھ ...... طور ہے۔

مطلب۔ ہر دل خیال کی شراب کی مستی سے چور چور (یعنی نشے میں) ہے۔

آجکل کے عاشقوں کا نہ طور ہی اور ہے (یعنی آجکل کے جو کلیم دیدار کے خواہش مند ہیں ان کا طور یعنی طرز و طریقہ اور ہی ہے)

گُلِ پژمردہ

۱۔ گُل (ف) گلاب کا پھول یا عام پھول۔ پژمردہ (ف) مرجھایا ہوا۔ گُل پژمردہ۔ مرجھایا ہوا پھول۔ تمنّا۔ خواہش۔

نثر۔ اے گل پژمردہ کس زبان سے تجھ کو گل کہوں کس طرح ..... بلبل کہوں۔

مطلب۔ اے مرجھائے پھول تمہیں کس زبان سے پھول کہوں۔ (یعنی میں نہیں کہہ سکتا کہ تو پھول ہے کیونکہ اب تو مرجھا گیا ہے اور تیری خوشبو اصلی خوبصورتی میں فرق آ گیا ہے۔ بلبل کی دلی خواہش کو تجھ تک کیسے پہنچاؤں (یعنی بلبل جو تیری عاشق صادق ہے تیرے مرجھانے سے جو اُس کے دل پہ گذری ہے وہ تمہیں کیسے بتاؤں)

۲- **موج** - لہر- صبا- (ع) مونث ہوا- مشرق کی ہوا- موسم بہار کی ہوا- **گہوارہ** (ف) جھولا- **جنباں** (ف) ہلتا ہوا- **گل خنداں** - (ف) ہنستا ہوا پھول - کھلا ہوا پھول-

نثر- کبھی موجِ صبا تیرا گہوارۂ جنباں تھی صحنِ گلستاں میں تیرا نام گلِ خنداں تھا-

مطلب (جب پھول تر و تازہ تھا) اے پھول کبھی تو مشرقی ہوا سے سنتی میں جھولا رہتا تھا اور تیرا نام ہنستا ہوا پھول تھا-

۳- **نسیم** (ف) صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا - **طبلہ** (ع) ڈبا- **عطار** - (ع) عطر بیچنے والا-

نثر- نسیمِ صبح کو تیرے احسان کا اقرار تھا باغ ..... عطار تھا-

مطلب- صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا تیرا احسان مانتی تھی (یعنی پھول کی خوشبو ہوا کو تر و تازہ اور سونگھنے کے قابل بناتی تھی) باغ تیری خوشبو کی وجہ سے ہی عطر فروش کا ڈبا بنا ہوا تھا-

۴- **دیدہ گریاں** (ف) روتی ہوئی آنکھ - **نہاں** (ف) پوشیدہ دل، **ویراں** (ف) برباد شدہ دل-

نثر- میرا دیدۂ گریاں تجھ پر شبنم برساتا ہے- میرا دل ویران تیری اداسی میں نہاں ہے-

مطلب- میری روتی ہوئی آنکھ سے تجھ پر بجائے شبنم کے میرے آنسو گرتے ہیں (یعنی پھول کی پژمردگی سے شاعر کا دل بھر جاتا ہے اور آنسو بہانے لگ جاتا ہے) تیری اس اداسی میں میرا دل چھپا ہوا ہے (کیونکہ میرا دھیان اب تیری طرف لگا ہوا ہے اور میں بھی تیری طرح پژمردہ ہے-

۵ - تعبیر - (م ع) مونث - بیان کرنا - خواب کا نتیجہ بتانا -
نثر - تو میری بربادی کی ایک چھوٹی سی تصویر ہے میری زندگی خواب
تھی جس کی تو تعبیر ہے -
مطلب - تو میری بربادی کی ایک چھوٹی سی تصویر ہے میری زندگی
خواب تھی جس کی تو تعبیر ہے -
مطلب - تو میری بربادی کی ایک چھوٹی سی تصویر ہے - میری زندگی
ایک خواب کی حیثیت رکھتی تھی اور تو اُس خواب کی تعبیر ہے -
تشریح - یعنی انسان کی بھی حالت بعینہٖ پھول کی طرح ہے -
اس لئے پھول گویا انسانی بربادی کو ظاہر کرتا ہے جب پھول مرجھا جاتا ہے
تو ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہماری زندگی بھی ایسی ہے - ہماری زندگی ایک
خواب کی حیثیت رکھتی ہے - اور پھول اس خواب کے معنے بتاتا ہے - پھول
سے ہم عبرت حاصل کر سکتے ہیں -
۶ - ہمچو - مانند - نے - بنسری - از - سے - نیستان -
بانسوں کا جنگل - حکایت مے کنم - حکایت کرتا ہوں - بشنو - سن
جدائیہا - جدائیاں - شکایت مے کنم - شکایت کرتا ہوں -
بنسری کی طرح اپنے بانسوں کے جنگل کی حکایت بیان کرتا ہوں - اے
پھول سن میں جدائی کی شکایت کر رہا ہوں -
تشریح - بانسری جو طرح طرح کی سریں نکالتی ہے وہ شاعر
کے خیال میں اپنے وطن کی جدائی میں روتی ہے - شاعر پھول سے کہتا ہے
میں جو یہ نظمیں گا رہا ہوں ٹھیک بانسری کی طرح میں بھی اپنے عزیزوں اور
دور وطن کی یاد میں شکایتیں کر رہا ہوں -

سیدؔ کی لوح تربت

۱- لوح - (ع) مونث - لکھنے کی تختی - قبر کے سرہانے کا پتھر - **تربت** - (ع) مونث - قبر - مرغ - پرندہ - **نفس** - سانس - اسیر - قیدی - طائر - پرندہ - **قفس** - پنجرہ - **نثر** - اے کہ ... نفس میں اسیر ہے - اے کہ تیری ... قفس میں اسیر ہے - **مطلب** - اے سید تیری جان کا پرندہ سانس کی تار میں قید ہے تیری رُوح کا پرندہ پنجرے میں قیدی ہے -

۲ - نغمہ پیرا - راگ گانے والے (مراد شعرا) **نثر** اس ... تو دیکھ شہر جو ... آبادی تو دیکھ - **مطلب** - اس باغ کے راگی پرندوں کی آزادی دیکھ (مراد سب قید ہیں) جو شہر کہ اُجڑا تھا اس کی آبادی تو دیکھ (مراد وہ شہر ابھی آباد ہونے میں نہیں آتا -

۳ - **استقلال** (ع) ثابت قدمی - **حاصل** (ع) مذکر - کسی چیز کا بقیہ - آ - نی - **نثر** - مجھے جس محفل کی فکر رہتی تھی وہ یہی ہے - صبر و استقلال کی کھیتی کا حاصل یہی ہے - **مطلب** - جس محفل کی فکر مجھے رہتی تھی وہ یہی محفل ہے - صبر اور ثابت قدمی کی کھیتی کی آمدنی یہی ہے -

۴ - **سنگ** - (ف) پتھر - **گرویدہ** (ف) عاشق - تحریر - نوشت **چشم باطن** - اندرونی آنکھ قبر کا پتھر - تقریر کا عاشق ہے - باطنی آنکھ سے اس قبر پر جو لکھا ہے دیکھ - **نثر** - سنگ تربت مرا گرویدہ تقریر ہے دیکھ

چشم باطن ..... تحریر دیکھ۔

۵۔ مدعا (ع) مذکر۔ مقصد۔ **ترک دنیا**۔ دنیا کو ترک کرنا۔ دنیا کو چھوڑنا۔ **نثر**۔ اگر تیرا مدعا دنیا میں تعلیم دین ہے۔ قوم کو اپنی ترک دنیا نہ کہیں سکھلانا۔ **مطلب**۔ اگر تیرا مقصد دنیا میں دین کی تعلیم دینا ہے تو تو نے قوم کو ترک دنیا کا مسئلہ اپنی طرح نہ بتانا۔

۶۔ **واکرنا**۔ کھولنا۔ **فرقہ بندی**۔ جدا جدا فرقے بنانا۔ ہنگامہ **محشر**۔ قیامت کا شور۔ **نثر**۔ اپنی زبان فرقہ بندی کے لئے واکرنا۔ یہاں ہنگامہ محشر چھپ کے بیٹھا ہوا ہے۔ **مطلب**۔ اپنی زبان بندی کیلئے اپنی زبان نہ کھولنا۔ کیونکہ یہاں تو قیامت کا شور چھپا ہوا ہے۔

۷۔ **وصل**۔ ملاپ۔ **نثر**۔ تیری تحریر سے وصل کے اسباب پیدا ہوں۔ دیکھ تیری تقریر سے کوئی دل نہ دکھ جائے۔ **مطلب**۔ تیری نوشت سے ملاپ کے اسباب پیدا ہوں دیکھ تیری تقریر سے دل نہ دکھ جائے۔

۸۔ **محفل نو**۔ نئی محفل۔ **داستانوں**۔ کہانیاں۔ **افسانہ** کہانی۔ **نثر**۔ محفل نو میں داستانوں کو نہ چھیڑ رنگ پر..... افسانوں کو نہ چھیڑ۔ **مطلب**۔ نئی محفل میں پرانی کہانی کو نہ چھیڑ وہ افسانے جو اپنے رنگ پر نہ آئیں ایسے افسانے بیان نہ کر۔

۹۔ **مدبّر**۔ (ع) سیاست داں۔ **عصا**۔ سونٹا۔ نثر۔ تو اگر مدبر ہے تو میری صدا ہے۔ دلیری دستِ ارباب سیاست کا عصا ہے۔ **مطلب** اگر تو مدبر سیاست داں ہے تو میری آواز و پکار سُن دلیری سیاست دانوں کے ہاتھ کا سونٹا ہے۔

۱۰۔ جھجک جانا۔ رُک جانا۔ زیبا نہیں۔ اچھا نہیں لگتا۔ نثر۔ عرض۔ مطلب سے جھجک جانا تجھے اچھا نہیں۔ اگر تیری نیت نیک ہے تو تجھے کیا پروا ہے۔ مطلب۔ کسی مطلب کو جو قوم کے سامنے پیش کرنا ہو اُس سے رُکنا نہیں چاہیئے۔ اگر تیری نیت اچھی ہے تو تجھے کیا پروا ہے۔

۱۱۔ بیم۔ خوف۔ ریا۔ فریب۔ قوتِ فرمان۔ بادشاہ کی قوت۔ بیباک۔ نڈر۔ نثر۔ بندہ ... پاک ہے قوتِ فرمان ... بیباک ہے مطلب۔ ایک مومن کا دل ہمیشہ خوف اور فریب سے پاک صاف رہتا ہے وہ تو بادشاہ کی قوت سے بھی نہیں ڈرتا۔

۱۲۔ خامہ۔ قلم۔ معجز رقم۔ معجزہ بیان کرنے والا۔ امثال۔ مانند۔ جامِ جم۔ جمشید کا جہاں نما پیالہ جو بہت مشہور ہے۔ نثر۔ اگر تیرے ہاتھوں میں خامۂ معجز رقم ہو۔ اگر تیرا شیشۂ دل امثال جامِ جم ہو اگر تیرے ہاتھوں میں معجزے بیان کرنے والا قلم ہو اور تیرے دل کا شیشہ جمشید کے پیالہ کی طرح ہو۔

۱۳۔ تلمیذِ رحمانی۔ رحمان کا شاگرد۔ بے آبرو۔ بے عزت۔ نثر۔ اپنی زبان صاف رکھ کیونکہ تو رحمان کا شاگرد ہے۔ دیکھنا کہیں تیری آواز بے عزت نہ ہو جائے۔

۱۴۔ اعجاز۔ معجزہ۔ خرمن۔ کھلیان۔ نثر۔ شعر کے اعجاز سے سونے ... جگادے۔ شعلہ آواز سے خرمن ... جلادے۔ مطلب جو غفلت کی نیند میں سوئے ہوتے ہیں انہیں شعر کے اعجاز سے جگا دے اور جھوٹ کے کھلیان کو آواز کی چنگاری سے جلا ڈال (راکھ کردے)

ماہِ نو

ماہ - چاند - نو (ف) نیا -

۱- روئے - سطح - غرقاب - پانی میں غرق - خورشید (ف) سورج - آبِ نیل (ف) نیل کا پانی - یا نیلا پانی - نثر - خورشید کی کشتی ٹوٹ کر غرقابِ نیل ہوئی - ایک ٹکڑا روئے آبِ نیل تیرتا پھرتا ہے مطلب - نئے چاند کی تعریف میں شاعر فرماتا ہے - کہ خورشید ایک کشتی میں سوار تھا - وہ کشتی ٹوٹ کر دریائے نیل کے پانی میں غرق ہو گئی - اور اُس کشتی کا ایک ٹکڑا اس نیلے پانی پر تیرتا پھر رہا ہے -

۲- طشت (ع) بڑا تھال - لگن - پرات - گردوں - (ف) مذکر - آسمان - شفق - سرخی - ناب - (ف) پاک - صاف خالص - فصد - (ع) مونث - رگ سے خون لینا - نثر - شفق کا خونِ ناب طشتِ گردوں میں ٹپکتا ہے - کیا نشترِ قدرت نے فصدِ آفتاب کھولی ہے - مطلب - شفق کا خالص خون آسمان میں ٹپک رہا ہے گویا قدرت کے نشتر نے سورج کی رگ سے خون لیا ہے - (شفق کو خالص خون مانا ہے - آسمان کو ایک تھال سے استعارہ کیا ہے - یہ خون نکلا ہے - سورج کی رگ سے)

۳- چرخ - (ف) آسمان - عروس (ع) دُلہن - سیم - (ف) مونث - چاندی - نثر - چرخ نے عروسِ شام کی بالی چرالی ہے یا نیل کے پانی میں سیمِ خام کی مچھلی ہے - مطلب - شاید آسمان نے

شام کی دُلہن کی بالی چرالی ہے۔ یا نیل کے پانی میں کبھی چاندی کی مچھلی ہے (خام) یچی۔

۴۔ **قافلہ** ( ) کارواں۔ مسافروں۔ تاجروں یا حاجیوں کا گروہ۔ **رواں** (ف) جاری۔ **بےمنت** (ف) بغیر احسان کے۔ **بانگ** (ف) آواز۔ **درا** (ف) گھنٹی۔ **گوش** (ف) کان۔ **آوازِ پا**۔ پاؤں کی آواز۔ نثر۔ تیرا قافلہ بے منت بانگ درا رواں ہے۔ تیری آواز پا گوش انسان سُن نہیں سکتا۔ مطلب۔ تیرا قافلہ گھنٹی کی آواز کے احسان جھیلنے کے بغیر ہی چلتا رہتا ہے۔ انسان کا کان تیرے پاؤں کی آواز سُن نہیں سکتا۔

۵۔ **سماں**۔ نظارہ۔ نثر۔ تو گھٹنے.... دکھلاتا ہے تیرا وطن کدھر ہے تو کس.... جاتا ہے۔ مطلب۔ تو اپنے گھٹنے اور بڑھنے کا نظارہ آنکھوں کو دکھاتا رہتا ہے۔ یہ تو بتا کہ تیرا وطن کس طرف ہے اور تو دور کس دیس میں جاتا ہے۔

۶۔ **سیارہ**۔ (ع) مذکر۔ گردش کرنے والا۔ پھرنے والا ستارہ۔ **ثابت** (ع) گردش نہ کرنے والا ستارہ۔ **ثابت نما** (ع ف) گردش کرنے والا ستارہ دکھائی دینے والا۔ **خار** (ف) مذکر۔ کانٹا۔ **حسرت** (ع) مونث۔ کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس۔ پشیمانی۔ آرزو۔ **خلش** (ف) مونث۔ کھٹک۔ جھگڑا۔ **بےکل** (ف) بےقرار۔ نثر۔ اے چاند! (ثابت نما سیارے) مجھے بھی اپنے ساتھ لے چل۔ کیونکہ آرزو کے کانٹے کی چبھن مجھے بےقرار رکھتی ہے۔

۷۔ **طفلک** (ف) چھوٹا بچہ۔ **سیماب پا**۔ پارے کی طرح

لغزش کرنے والا پاؤں - **مکتب** (ع) مدرسہ **ہستی** - زندگی - دنیا۔ نثر - میں نور کا طالب ہوں اس بستی میں گھبراتا ہوں میں مکتب ہستی میں طفلکِ سیماب پا ہوں - مطلب - میں نور کا چاہنے والا ہوں اس دنیا کی بستی میں بہت گھبراتا ہوں - میں تو دنیا میں ایک چھوٹے بچے کی مانند ہوں جسکے پاؤں جگہ جگہ ٹھوکر کھاتے ہیں -

انسان اور بزمِ قدرت

۱- **درخشاں** - چمکدار - **بزم** - محفل - **معمورہ** - بسی ہوئی - نثر - میں نے صبح ... جو دیکھا میں نے بزم ... یہ پوچھا - مطلب میں نے صبح .... جو دیکھا میں نے بزم ... یہ پوچھا - مطلب جب میں صبح کے چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا تو میں زندگی سے بھری ہوئی محفل سے پوچھا یعنی دنیا -

۲- **پرتو** (ث) مذکر - سایہ - روشنی - **مہر** - سورج - اُجالا - روشنی - **سیم** - چاندی - **سیّال** (ع) بہنے والا - نثر - پرتو مہر سے تیرا اُجالا ہے - ترے دریاؤں کا پانی سیم سیال ہے - مطلب - تجھ میں روشنی سورج کی ہے - تیرے دریاؤں کا بہتی ہوئی سفید چاندی دکھائی دیتی ہے -

۳- نثر - مہر ... پہنایا ہے - تیری محفل ... چمکایا ہے - مطلب سورج نے تجھے اپنی روشنی کا گہنا پہنایا ہے - تیری محفل کو اس سورج کی محفل نے

ہی چمکایا ہے۔

۴۔ **گل** - پھول - **گلزار** - وہ باغ جس میں پھول کھلے ہوئے ہوں - **سورہ الشمس** - قرآن مجید کی سورہ - یہاں مراد سورج - **خلد** (ع) بہشت - **تفسیر** (ع) مونث - تشریح - قرآن شریف کی شرح - نثر - گل .... تصویریں ہیں یہ .... تفسیریں ہیں - مطلب - پھول اور باغ تیری بہشت کی تصویریں ہیں - درحقیقت یہ پھول اور پھلواری سورہ الشمس کی شرح ہیں (مراد یہ سب چیزیں سورج کی بدولت ہیں)

۵ -

نثر - پھولوں کی سرخ، درختوں کی ہری پوشاک ہے - تیری محفل میں کوئی سبز کوئی لال پری (ہے) مطلب - پھول ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ جیسے کسی نے سرخ پوشاک پہنی ہو اور وہ لال پریاں ہیں درختوں نے سبز پوشاک پہنی ہے وہ گویا سبز پریاں ہیں -

۶ - **خیمہ گردوں** - آسمان کو تنبو قرار دیا ہے - آسمان کا تنبو **طلائی** - سنہری - **اُفق** (ع) مذکر - آسمان کا کنارہ جو زمین سے ملا ہوا معلوم ہوتا ہے - نثر - لال سی بدلیاں جو اُفق پر نظر آتی ہیں تیرے خیمہ گردوں کی طلائی جھالر ہے - مطلب آسمان کے کناروں پر جو لال بدلیاں پھیلی ہوتی ہیں وہ گویا آسمان کی سنہری جھالر ہے -

۷ - **شفق** - آسمان کی سرخی - **مے** - شراب - **مے گلرنگ** گلابی شراب - **خم** - **مٹکا** - نثر - آنکھوں کو شفق کی لالی کیا بھلی لگتی ہے - تو نے خم شام میں مے گلرنگ ڈالی - مطلب - آسمان کی سرخی آنکھوں کو کیسی بھلی اور خوش نما لگتی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے گویا سورج نے

شام کے مٹکے میں گلابی رنگ کی شراب ڈال دی۔

۸۔ **مستور**۔ چھپی ہوئی۔ نثر۔ ترا رتبہ بڑا ہے۔ تری شان بڑی ہے۔ تیری ہر شے پردۂ نور میں مستور ہے۔ مطلب۔ تیرا درجہ بہت اونچا ہے۔ تیری شان بھی بہت بڑی ہے۔ تیری ہر چیز نور کے پردے میں چھپی ہوئی ہے۔

۹۔ **سطوت**۔ رُعب۔ دبدبہ۔ **ظلمت**۔ تاریکی۔ **سراپا**۔ تمام نثر۔ صبح تیری سطوت کا اک گیت ہے۔ زیر خورشید ظلمت کا نشان تک بھی نہیں۔ مطلب اے بزم قدرت صبح تو تیرے رُعب داب کا ایک راگ ہے۔ سورج کے نیچے تو تاریکی کا نشان تک نہیں پایا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ **تقدیر**۔ قسمت۔ **اختر**۔ ستارہ۔ نثر میں بھی اس نور کی لبتی میں آباد ہوں مگر پھر میری تقدیر کا اختر کیوں کر جل گیا۔ مطلب میں اسی نور کی بستی میں (دنیا میں) آباد ہوں۔ مگر میری قسمت کا ستارہ کیوں کر جل گیا۔

۱۱۔ **ظلمت** تاریکی۔ **سیہ روز**۔ سیہ بخت۔ **سیہ بخت** بدنصیب۔ **سیہ کار**۔ گناہ گار۔ نثر میں نور... گرفتار ہوں میں کیوں ... سیہ کار ہوں۔ مطلب۔ میں روشنی (علم معرفت) سے دور ہوں اور تاریکی (جہالت) میں پھنسا ہوا ہوں میں کیوں اتنا بدقسمت، بدنصیب، اور گناہ گار ہوں۔

۱۲۔ **بام** (ف) چھت۔ **گردوں** (ف) آسمان۔ نثر میں یہ ... کہیں سے آئی بام ... سے آئی۔ مطلب۔ میں یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک آواز کہیں سے آئی یا تو یہ آواز آسمان کی چھت سے آئی یا زمین کے صحن

سے آئی ہوگی۔

۱۳۔ **وابستہ** (ف) بندھا ہوا۔ **بود** (ف) ہستی۔ **نبود** نیستی وجود - ہستی - **گلزار**- پھلواڑی - نثر۔ میری بود و نبود تیرے نور سے وابستہ ہے۔ تیری ہستی پہ گلزار وجود باغبان ہے۔ مطلب میری ہستی یا نیستی تیرے نور سے بندھی ہوتی ہے۔ تیری ہستی وجود کے گلزار کے لئے مالی ہے۔ یعنی تیری زندگی وجود کے باغ کی رکھوالی کرتی ہے۔

۱۴۔ **انجمن** - محفل۔ حسن - خوبصورتی۔ **صحیفہ** (ع) مذکر کتاب۔ رسالہ۔ **تفسیر**۔ شرح۔ تو حُسن کی انجمن ہے اور میں تیری تصویر ہوں - تو عشق کا صحیفہ ہے۔ میں تیری تفسیر ہوں۔ مطلب۔ تو خوبصورتی کی محفل ہے اور اُس محفل کی تصویر میں ہوں۔ تو عشق کی کتاب ہے اور میں اُس کتاب کی شرح ہوں۔

۱۵۔ **بار**۔ بوجھ۔ نثر۔ تو نے میرے .... بنایا تو نے وہ بار جو مجھ سے نہ اُٹھا اُٹھایا۔ مطلب۔ میرے بگڑے ہوئے کام کو اے انسان تو نے سنوارا۔ جو مجھ سے نہ اُٹھا اُس بوجھ کو تو نے اٹھایا۔

تشریح - خداوند کریم نے اس دنیا میں اپنا خلیفہ بنانا چاہا۔ اس واسطے خلافت کی امانت پہاڑوں ندیوں آسمان زمین کے سامنے پیش کی گئی اس بوجھ کو کوئی نہ اُٹھا سکا - مگر انسان نے باوجود اتنے کمزور ہوتے ہوئے اس بوجھ کو اُٹھایا۔

۱۶۔ **بے منت**۔ بغیر احسان - **خورشید**۔ سورج - نثر۔ میری ہستی نور.... محتاج ہے اور تیری چمک بے منت خورشید ہے۔ مطلب تیری ہستی (آسمان یا زمین) سورج کی روشنی کی محتاج ہے۔

مگر اے انسان تیری چمک خورشید کا کوئی احسان اُٹھانے والی نہیں۔ جو حسن تجھ میں موجود ہے وہ تو خورشید میں بھی نہیں۔

۱۷۔ ویران - برباد - **گلستان** - باغ - **منزل عیش** آرام کا گھر - **جا** (ف) جگہ - **زندان** (ف) قید خانہ - مطلب اگر سورج نہ ہو تو میرا باغ برباد ہو جائے۔ اب جہاں دنیا کو عیش کا گھر کہتے ہیں پھر تو قید خانہ بن جائے۔

۱۸۔ راز - بھید - **عیاں** (ف) ظاہر - حلقہ دام - جال کی کنڈلی - **تمنا** - آرزو - نثر - آہ اے ..... سمجھنے والے حلقہ ..... الجھنے والے - مطلب - افسوس اے انسان تو ظاہرا بھید بھی نہیں سمجھ سکتا اور آرزو کے جال میں پھنسے رہنے والے غور سے دیکھ۔

۱۹۔ **مجاز** (ع) حقیقت کے برعکس۔ **نیاز** (ف) سوزش حاجت میل - **پابند** - قید - نثر - ہائے غفلت کہ تیری آنکھ پابند مجاز ہے تجھے نازیبا تھا جگر تو گرم نیاز ہے - مطلب - افسوس اے انسان تو حقیقت کے برعکس دیکھتا ہے تجھے چاہیئے تھا کہ تو اپنی ہستی پر ناز کرتے بلکہ الٹا تو حاجت خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کے پیچھے پڑا رہتا ہے

۲۰۔

نثر - تو ..... خبردار رہے - نہ سیاہ روز ...... ہونگے - مطلب اگر تو اپنی حقیقت سے آگاہ رہے تو پھر تو بدقسمت بھی نہیں رہ سکتا اور نہ ہی گناہ کر سکتا ہے - یہ سب باتیں تم سے تب ہی سرزد ہوتی ہیں جبکہ تو اپنی اصلیت کو بھولا ہوا ہے۔

پیام صبح

(ماخوذ از لانگ فیلو)

پیام (ف) سندیسہ۔ پیغام۔

۱۔ اُجالا۔ روشنی۔ جبین۔ ماتھا۔ نسیم۔ صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ خنداں۔ ہنستی ہوئی۔ افشاں (ف) مونث گوٹے یا مغیش کی باریک کترن جو عورتیں آرائش کے لئے ماتھے پر چنتی اور بالوں پر چھڑکتی ہیں۔ نثر۔ جبین شب کی افشاں کا اُجالا جب ہوا نسیم زندگی صبح خنداں کا پیغام لائی۔ مطلب۔ جب رات کے ماتھے کی افشاں کی روشنی ہوئی تو زندگی کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ صبح کا سندیسہ لائی۔

تشریح۔ یعنی نور کے تڑکے جب ایسا معلوم ہوا کہ رات نے اپنے ماتھے اور بالوں پر افشاں چھڑکا ہے تو ٹھنڈی ہوا نے پیغام دیا کہ اب صبح آرہی ہے۔ یعنی نور کے تڑکے سے ہم پتا چلا لیتے ہیں کہ اب صبح ہونے والی ہے۔

۲۔ رنگین نوا (ف) خوش الحان۔ آشیانہ (ف) گھونسلا۔ شانہ (ف) کندھا۔ دہقان۔ کسان۔ نثر۔ آشیانے میں بلبل رنگین نوا کو جگایا، کھیت کے کنارے اُس نے دہقان کا شانہ ہلایا۔ مطلب نسیم نے گھونسلے میں توخوش الحان بلبل کو جگایا (یعنی اُس نے صبح کی خوشی میں راگ گانا شروع کردیا) کھیت کے کنارے جو کسان سویا ہوا تھا اُسے جگایا۔

(یعنی کسان نے ہل چلانا شروع کر دیا)

۳۔ طلسم (ع) مذکر جادو کا عجیب و غریب تماشا۔ وہ علم جو خیالات سے ہوم کو بہ شکل عجیب و غریب نظر میں لائے۔ ظلمت شب (ف) رات کی سیاہی۔ سورہ والنور۔ مراد صبح کی روشنی۔ تاج زر۔ (ف) سنہری تاج۔ شبستاں۔ محل۔ اڑاتا۔ نکالنا۔ محو کرنا۔ برباد کرنا۔ پرزے پرزے کرنا۔ نثر۔ طلسم..... سے توڑا اندھیرے میں شبستاں کا تاج زر اُڑایا۔ مطلب۔ رات کی تاریکی کے جادو کو سورہ النور (پڑھ کر یعنی صبح کے اُجالے سے) توڑ دیا۔ (یعنی دُور کر دیا) شبستاں کی شمع کا سنہری تاج کو اندھیرے میں نکال دیا باہر کر دیا۔ یعنی اس سنہری تاج کے بھی پرخچے اُڑا دئے۔

۴۔ خوابیدگاں (ف) واحد خوابیدہ مراد سوئے ہوئے۔ افسوں (ف) مذکر۔ جادو۔ فریب۔ بیداری (ف) جاگنا۔ ہوشیاری درخشاں (ف) روشن۔ نثر۔ خوابیدگان مندر پر افسوں بیداری پڑھا برہمن کو خورشید درخشاں کا پیغام دیا۔ مطلب۔ جو لوگ مندر میں سوتے ہوئے تھے اُن پر بیداری کا جادو پڑھا (مراد انہیں جگایا۔ اور برہمن کے چمکتے ہوئے سورج کا پیغام دیا (یعنی برہمن سورج کی طرف منہ کرکے سندھیا کرنے میں مشغول ہو گیا)

۵۔ بام (ف) مذکر کوٹھا چھت (ہ) مونث سانپ جیسی ایک مچھلی۔ حرم (ع) مذکر۔ کعبہ کی چاردیواری۔ یہاں مراد۔ مسجد۔ موذن (ع) مذکر بانگ دینے والا۔ نمود (ف) ظہور۔ مہر تاباں (ف) چمکتا ہوا سورج۔ گویا۔ کہنے والی۔ کھٹکا۔ خوف۔ نثر بام حرم پر آکے

یوں موذن سے گویا ہوئی۔ ترے دل میں مہرِ تاباں کا کھٹکا نہیں۔
مطلب۔ مسجد میں آ کر بانگ دینے والے سے یوں کہا کہ اے مولانا تیرے دل میں چمکتے ہوئے سورج کا خوف نہیں؟ (مراد موذن نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی اذان دی)

۶۔ **گلشن** (ف) باغ۔ پھلواری۔ **چٹک**۔ کھل۔ **غنچہ**۔ کلی
گلستان ۔ پھلواری۔ نثر۔ دیوار گلشن پر کھڑے ہو کر اس طرح پکاری اے غنچۂ گل چٹک! تو گلستان کا موذن ہے۔ مطلب پھلواری کی دیوار پر کھڑی ہو کر پھول کی کلی سے کہا اے پھول کی کلی تو کھل جا۔ کیونکہ تو پھلواری کا موذن ہے (مراد صبح کی نسیم لگتے ہی کلیاں کھل گئیں)

۷۔ **صحرا** (غ) مذکر۔ بیابان۔ ویرانہ۔ ریگستان۔ **قافلہ** (ع)
مسافروں۔ تاجروں یا حاجیوں کا گروہ۔ **جگنو**۔ رات کو چمکنے والا کیڑا
نثر۔ صحرا میں یہ حکم دیا اے قافلہ والو چلو۔ بیابان کا ہر ذرہ جگنو بن کے چمکنے کو ہے۔ مطلب۔ ریگستان میں قافلہ والوں سے یہ کہا کہ چلو کیونکہ اب ریگستان کا ذرہ ذرہ جگنو کی طرح چمکے گا۔ (یعنی صبح ہوتے ہی ذرے چمکنے لگ جاتے ہیں اور قافلے والے اپنے راستے پر گام زن ہو جاتے ہیں۔

۸۔ **گورِ غریباں** ۔ مسافروں کی قبر۔ **شہر خموشاں** ۔ قبرستان
نثر۔ جب زندوں کی بستی سے ہوئے گورِ غریباں گئی شہر خموشاں کا نظارہ دیکھ کر یوں بدلی۔ نثر ابھی ..... آؤنگی سلادونگی جگاؤنگی
مطلب اے قبرستان میں سونے والو ابھی لیٹے رہو جب سارے جہان کو سلادونگی تو تمہیں پھر جگاؤں گی (یعنی ایک ایسا وقت آئے گا

کو تم بھی جاگو گے)

عشق اور موت

(ماخوذ از ٹینی سن)

۱۔ سہانی (ہ) دل پسند ۔ مناسب ۔ نمود ۔ (ف) ظہور تبسم ۔ فشاں (ف) مسکراہٹ ۔ بکھیرنے والی ۔ نثر ۔ سہانی ... تھی تبسم ... کلی تھی ۔ مطلب جب دنیا کو پیدا کیا گیا وہ گھڑی بہت ہی دل پسند تھی ۔ زندگی کی کلی مسکرا رہی تھی یعنی زندگی کی کلی کھلی ہوئی تھی۔

۲۔ مہر (ف) سورج ۔ تاج زر ۔ سنہری تاج ۔ عطا (ع) مونث انعام ۔ نثر کہیں مہر ... رہا تھا عطا ... ہو رہی تھی ۔ مطلب کہیں سورج کو سنہری تاج مل رہا تھا اور چاند کو چاندنی بخشی جا رہی تھی ۔

تشریح ۔ یعنی خداوند کریم نے سورج کو سنہری رنگ کا بنایا اور چاند کو سفید دولہ سورج اور چاند کو خوبصورتی سے خلعت پہنائے

۳۔ پیرہن ۔ کرتہ ۔ تابندگی (ف) چمک ۔ نثر ۔ سیہ پیرہن ... رہے تھے ستاروں ... تابندگی تھی ۔ مطلب ۔ قضا و قدر شام کو سیاہ لباس پہنا رہے تھے ستاروں کو چمکنا سکھایا ۔

۴۔ ہستی ۔ (ف) وجود زندگی ۔ نثر کہیں شاخ ہستی کو پتے لگتے تھے کہیں ... کلی پھوٹتی تھی ۔ مطلب کہیں زندگی کی شاخ کو پتے لگتے تھے کہیں زندگی کی کلی کھلتی تھی ۔ یعنی خداوند کریم انواع و

اقسام کی مخلوقات پیدا کر رہا تھا۔

۵۔ فرشتہ۔ (ف) یہ لفظ فارسی مصدر فرستادن سے نکلا ہے بمعنی بھیجا ہوا۔ نثر۔ فرشتے شبنم کو رونا سکھاتے تھے۔ ہنسی... آرہی تھی۔ مطلب۔ فرشتے اس کو رونا سکھا رہے تھے۔ پھول کو پہلے پہل ہنسی آرہی تھی۔

تشریح۔ یعنی اوس آنسوؤں کی شکل میں پیدا ہوتی ہے اور پھول ہنستا ہوا پیدا ہوا۔ یعنی جہاں رونا تھا وہاں ہنسی بھی تھی وہاں رونا بھی تھا۔

۶۔ درد (ف) دکھ۔ خودی (ف) مونث۔ اپنی ذات خودمختاری۔ تشنہ (ف) پیاسا۔ کام (ف) مذکر۔ حلق۔ مے (ف) شراب۔ بیخودی۔ آپے سے باہر ہو جانا۔ بیہوش۔ مدہوش نثر۔ شاعر کے دل کو درد عطا ہوتا تھا۔ خودی.... بیخودی تھی۔ مطلب۔ شاعر کے دل کو درد عشق بخشا گیا ہے۔ خودی بیخودی کی شراب کی پیاسی تھی۔ (خودی۔ بیخودی میں تبدیل ہونا چاہتی تھی)

۷۔ حور (ع) عمدہ عورت جس کا رنگ سفید آنکھ سیاہ اور کالے بال ہوں۔ نثر۔ اول اول کالی گھٹا اٹھی۔ کہ تی.... کھڑی تھی۔ مطلب۔ پہلے پہل کالی گھٹائیں نمودار ہوئیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی حور اپنے سر کے بال کھولے ہوئے ہے۔

۸۔

نثر زمین.... آسمان ہوں مکان.... لامکان ہوں۔ مطلب زمین غرور سے کہہ رہی تھی کہ میں آسمان کا رتبہ رکھتی ہوں۔ اور مکان کہہ رہا تھا

کہ میں لامکان ہوں ۔ یعنی مکان بذاتِ خود کسی جگہ سے نہیں گھرا ہوا ۔ اس لئے مکان لامکان ہوا ۔

۹ ۔ **نظارگی** ۔ (ف) نظارہ دیکھنے والا ۔ غرض یہ نظارہ اس قدر پیارا تھا کہ ... سراپا نظارہ ۔ مطلب قصہ کوتاہ یہ نظارا اتنا پیارا تھا کہ دیکھنے والا خود نظارہ کی صورت بن جاتا تھا ۔ مراد دیکھنے والا اس نظارے کو دیکھ کر اتنا مدہوش ہوتا تھا کہ وہ خود نظارہ بن جاتا تھا ۔ دوسرے اس کو دیکھنے لگ جاتے تھے ۔

۱۰ ۔ **ملک** (ع) مذکر فرشتہ ۔ پرواز (ف) اڑان ۔ نثر ۔ **ازل** (ع) ابد کی ضد وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو ۔ **جبین** (ف) ماتھا نثر ۔ ملک اپنی پرواز آزمانے تھے جبینوں سے نورِ ازل آشکارا (تھا) مطلب ۔ فرشتے اڑ کر اپنی اڑنے کی طاقت آزما رہے تھے ۔ اُن کی پیشانیوں سے خداداد نور ظاہر ہو رہا تھا ۔

۱۱ ۔ **رہبری** (ف) مونث ۔ رہنمائی ۔ سہارا ۔ (ہ) مذکر ۔ آسرا ۔ اُمید ۔ قوت ۔ نثر ۔ اک فرشتہ تھا جس کا نام عشق تھا کہ اُس کی رہبری سب کا سہارا تھا ۔ مطلب ۔ اُن فرشتوں میں ایک فرشتہ تھا جس کا نام عشق رکھا گیا ۔ اس فرشتے کی رہنمائی سب کا آسرا تھی ۔ مراد سب اس کے پیچھے چلنے والے تھے ۔ اس کے بغیر کسی کا گذارہ نہیں تھا ۔

۱۲ ۔ **پُتلا** (ہ) مذکر تصویر ۔ پیکر ۔ بُت ۔ **بیتابی** (ف) مونث بے چینی ۔ نثر ۔ فرشتہ بیتابیوں کا پُتلا تھا ۔ ملک کا ملک اور پارے کا پارا (تھا) مطلب ۔ فرشتہ کیا تھا ۔ یعنی عشق ، وہ تو ایک بے چینیوں

تصویر تھا - فرشتہ بھی تھا اور پارا بھی تھا (مراد جیسے پارا بے چین ہوتا ہے اسی طرح اُس فرشتے میں بے چینی تھی یعنی عشاق کی بے چینی بعینہ پارے کی طرح ہوتی ہے)

۱۳- پئے (ف) واسطے - قضا (ا) حکم خدا - تقدیر - موت قضارا (ع) اتفاقاً - فردوس (ف) بہشت - نثر - پئے سیر ..... جارہا تھا قضارا راہ میں قضا سے ملا - مطلب - ایک دفعہ وہ بہشت کی سیر کے لئے جارہا تھا اتفاقاً راستے میں وہ موت سے ملا -

۱۴- دید (ف) مونث - دیدار - نظارہ - نگاہ - گوارا (ف ا) روہ ہضم - من بھاتا - نثر - پوچھا ..... کیا ہے تیری دید آنکھ کو گوارا نہیں (ہے) مطلب حضرت عشق نے موت سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا اور آپ کا پیشہ کیا ہے لیکن آپ کا دیدار دل کو بہت بُرا لگتا ہے۔ (میں میں تو اتنا جانتا ہوں کہ تیری شکل دیکھنے کے قابل نہیں)

۱۵- اجل (ع) مونث - موت - مرگ - گویا (ف) کہنے والا - آشکارا - (ف) ظاہر - نثر - سُن کے قضا کا فرشتہ گویا ہوا - اجل ہوں میرا کام آشکارا ہے -

مطلب - حضرت عشق کا سوال سُنکر موت کے فرشتے نے کہا کہ میں "موت" ہوں اور میرا کام کل دنیا پر واضح ہے - امیرا کام کوئی چھپا ہوا نہیں سب جانتے ہیں)

۱۶- رخت ہستی (ف) زندگی کا سامان - پرزہ (ف) ٹکڑہ شرارا (ع) چنگاری - نثر - میں رخت ہستی کے پرزے اڑاتی ہوں - میں زندگی کا شرارا بجھاتی ہوں - مطلب - اے حضرت عشق سُنو میرا

کام یہ ہے کہ میں زندگی کے ساز و سامان کے پرخچے اُڑاتی ہوں اور زندگی کی چنگاری کو بجھا دیتی ہوں (یعنی میرا کام ہے زندگی کو برباد کرنا)

۱۷- نیستی (ف) مونث - فنا - ناس - پیام (ف) پیغام فنا (ع) مونث - موت - نیستی - نثر - میری ...... نیستی ہے اسی کا اشارا پیام فنا ہے - مطلب - میری آنکھ میں مٹا دینے کا جادو موجود ہے (مراد جس طرف میں آنکھ اُٹھا کر دیکھتی ہوں بس وہ وہی مرمٹتا ہے) اسی آنکھ کا اشارا موت کا پیغام ہے - گویا میرا دیکھنا موت کا پیغام ہے

۱۸- آتش - آگ - نثر - مگر دنیا میں ایک ایسی ہستی ہے (کہ) وہ آتش ہے میں اُس کے سامنے پارا ہوں (مطلب مگر دنیا میں ایک ایسی ہستی موجود ہے جو آگ کی خاصیت رکھتی ہے اور میں اُس ہستی کے سامنے پارے کی طرح ہوں یعنی میں اُس ہستی کا مقابلہ نہیں کر سکتی - پارے کی طرح تھر تھر کانپنے لگ جاتی ہوں -

۱۹- شرر (ع) چنگاری - مطلق (ع) آزاد - بالکل - نثر - انسان کے دل میں شرر بن کے رہتی ہے - وہ نور مطلق کی آنکھوں کا تارا ہے - مطلب - وہ ہستی انسان کے دل میں چنگاری بن کے رہتی ہے - وہ ہستی نورِ مطلق کی آنکھوں کا تارا ہے مراد پیارا ہے -

تشریح - عشق کی ہستی وہ چنگاری ہے جو انسان کے دل میں رہتی ہے یعنی انسان دل سے کسی شے پر عاشق ہوتا ہے اور وہ عشق خدا کا پیارا ہے کیونکہ اسی شوق کی وجہ سے یہ مخلوقات ظہور پذیر ہوئی -

۲۰- تلخی (ف) مونث - کڑواہٹ - نثر - آنکھوں سے آنسو بن بن کے ٹپکتی ہے - وہ آنسو کہ جن کی تلخی گوارا ہو - مطلب - وہ

بہتی آنکھوں سے آنسوؤں کی شکل میں ٹپک پڑتی ہے۔ اور اُن آنسوؤں کی تلخی انسان بڑے شوق سے سہارتا ہے۔

تشریح - جب انسان عشق میں مبہوت ہوجاتا ہے تو اُس کی آنکھوں سے محبت کے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ مگر یہ آنسو عاشق کے دل کو تسلی دینے میں کڑوے ہوتے ہیں۔

۲۱ - **قضا** - موت - آشکارا - ظاہر -

نثر - عشق نے جب قضا کی گفتگو سُنی اس کے لب پر ہنسی آشکارا ہوئی۔ مطلب - جب عشق نے موت کی بات چیت (یا جواب) سُنی تو عشق مسکرانے لگ گیا۔

۲۲ - **تبسم** (ع) مذکر - مسکراہٹ - نثر اس تبسم کی بجلی اجل پہ گری - اندھیرے کا گزارہ نور میں کیا ہو - مطلب - عشق کی اس مسکراہٹ سے وہ چمک ہوئی جو کہ بجلی کی مانند تھی - اور وہ موت چھپ گئی - کیونکہ نور میں اندھیرا کیسے رہ سکتا ہے۔

تشریح - عشق کو نور سے تشبیہ دی ہے اور موت کو اندھیرے سے جہاں عشق ہوگا وہاں مرنے کا کوئی خوف نہیں ہوگا۔ عشاق موت سے نہیں ڈرتے بلکہ موت عاشقوں سے ڈرتی ہے۔

۲۳ - **بقا** - (ع) مونث - قیام - ہمیشگی - زندگی - نثر بقا کو جو دیکھا وہ فنا ہوگئی - قضا تھی وہ شکار قضا ہوگئی - مطلب - جب موت نے عشق کو دیکھا تو موت کو موت آگئی - کیونکہ عشق زندگی کا مجسمہ تھا - وہ موت تھی - خود موت کا شکار ہوگئی (مراد عشاق ہمیشہ زندہ رہتے ہیں وہ موت کے پھندے سے آزاد ہیں جسم چھوڑنے

سکے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔

زہد اور رندی

۱۔ زُہد (ع) مذکر۔ پرہیزگاری۔ رندی (ف) مونث۔ اوباشی
تیزی (ف) تندی۔ تلخی (ا) غضب ناکی۔ سختی۔ ظلم۔
گرمی۔ طبیعت (ع) مونث۔ عادت۔ طبع۔ نثر ایک مولوی
صاحب کی کہانی سُناتا ہوں (مجھے) طبیعت کی تیزی دکھانی منظور نہیں
مطلب۔ میں آپ کو ایک مولوی صاحب کی کہانی سناتا ہوں۔ اِس
کہانی کے سُنانے سے مجھے اپنی طبع کی روانی یا تندی یا تلخی دکھانی منظور
نہیں مراد یں اپنی طبع کی کوئی تعریف کرنا نہیں چاہتا۔

۲۔ شُہرہ۔ مشہوری۔ صوفی (ع) پشمینہ پوش۔
پرہیزگار۔ اعالی۔ (ع) واحد۔ اعلےٰ۔ روانی۔ واداد سے
منش (ف) مونث۔ طبیعت۔ سبھاؤ۔ صوفی منش پرہیزگاری
کے سبھاؤ والا۔ نثر۔ آپ کی صوفی منشی کا شہرہ بہت تھا۔ اُن کا ادب
اعالی و ادانی کرتے تھے۔ مطلب۔ وہ مولوی صاحب پرہیزگاری
کے لئے بہت مشہور تھے۔ یعنی بہت پرہیزگار تھے۔ یہاں خاص و
عام بڑے چھوٹے سب اُن کا ادب کرتے تھے۔

۳۔ پنہاں (ف) پوشیدہ۔ تصوّف (ع) مذکر۔ خواہش
نفسانی سے پاک ہونا۔ وہ علم جس کے وسیلے سے صفائی قلب حاصل ہو

مذہب صوفیہ - **شریعت** (ع) مونث - دینی قانون - **مضمر** (ع) پوشیدہ
معانی - واحد معنی - نثر کہتے تھے کہ تصوف میں شریعت پنہاں ہے۔
جس طرح الفاظ میں معانی مضمر ہوں - مطلب - مولوی صاحب فرماتے تھے
کہ دینی قانون صوفی ازم میں اس طرح چھپا ہوا ہے جیسے الفاظ میں معنی
چھپے رہتے ہیں مراد صوفی ہونا لازمی ہے۔

۴- **لبریز** (ف) بھرا ہوا - **مے** (ف) مونث - شراب -
زہد (ع) مذکر پرہیزگاری - **دُرد** (ف) مونث - تلچھٹ - **ہمہ دانی**
(ف) مونث - کام کی واقفیت - نثر - مے زہد سے دل کی صراحی لبریز
تھی - کہیں تہ میں دُرد خیال ہمہ دانی تھی - مطلب - مولوی صاحب کے
دل کی صراحی .... پرہیزگاری کی شراب سے بھری ہوئی تھی -
لیکن دل کی صراحی کی تہ میں ہر کام کی واقفیت کے جاننے کی تلچھٹ
موجود تھی۔

تشریح - مراد - مولوی صاحب گو پرہیزگار تھے - مگر ہمہ دانی
کا تکبر دل میں موجود تھا -

۵- **کرامات** (ع) مونث - بزرگیاں (؟) علمگی -
بڑائی - اعجاز - **مرید** (ع) پیر - چیلا - نثر - آپ اپنی کرامات
کا بیان کرتے تھے - مریدوں کی تعداد بڑھانی منظور تھی - مطلب
مولوی صاحب خود اپنی بزرگی کا اظہار کرتے تھے - کیونکہ وہ چاہتے
تھے کہ اس طرح بڑائی کرنے سے اپنے چیلوں کی تعداد بڑھا لیں -
(بڑائی کرنے کا اصلی مقصد یہی تھا کہ جیسے زیادہ بڑھ جائیں پیری مریدی
کی آڑ میں خوب عیش اُڑائیں)

۶۔ ہمسایہ (ف) پڑوس ۔ رند (ف) اوباش ۔ زاہد (ع) پرہیزگار ۔ نثر مدت سے میرے ہمسائے میں رہا کرتے تھے ۔ رند سے زاہد کی ملاقات پرانی تھی ۔ مطلب ۔ میرے پڑوس میں مولوی صاحب کافی دیر سے رہتے تھے ۔ یا دوسرے الفاظ میں اس زاہد (مولوی صاحب) کی ملاقات رند (خود) سے کافی دیر سے پرانی چلی آتی تھی ۔

۷ ۔ شناسا (ف) واقف دوست ۔ **قمری** (ع) فاختہ کی قسم کا ایک طوق دار پرند ۔ **شمشاد** ۔ ایک قسم کا درخت ۔ **معانی** ۔ واحد معنی حقیقت ۔ اصلیت ۔ نثر ۔ ۔ ۔ پوچھا اقبال کہ قمری شمشاد معانی ہے ۔ مطلب ۔ مولوی صاحب نے میرے ایک رفیق سے کہا اقبال جو حقیقت کے شمشاد کی فاختہ ہے ۔

تشریح ۔ مولوی صاحب کے خیال میں اقبال ایک فاختہ ہے اور وہ حقیقت کے گیت گاتا رہتا ہے ۔

۸ ۔ **پابندی** (ف) مونث ۔ روک تھام ۔ بندش ۔ قید ۔ لحاظ خیال ۔ عادت ۔ احکام (ف) واحد حکم ۔ **شریعت** ۔ دینی قانون ۔ کلیم ہمدانی ۔ فارسی کا مشہور شاعر ہمدان کا رہنے والا ۔ **رشک** (ف) مذکر ۔ حسد ۔ دشمن ۔ **غیرت** ۔ نثر پابندی احکام شریعت میں کیسا ہے ۔ شعر میں رشک کلیم ہمدانی ہے ۔ مطلب ۔ مولوی صاحب نے میرے دوست سے پوچھا کہ اقبال نظم کہنے میں کلیم ہمدانی سے اچھا شاعر ہے ۔ کیا شریعت کے احکام کی تعمیل بھی کرتا ہے یا نہیں؟

۹ ۔ **کافر** (ع) مذکر ۔ غیر (اصطلاحاً) خدا کو نہ ماننے والا ۔

(مجازاً) بر معشوق - **عقیدہ** (ع) مذکر - دل میں جمایا ہوا یقین - **فلسفہ دانی** - فلسفے کا جاننا - نثر - سنتا ہوں کہ ہندو کو کافر نہیں سمجھتا - اثر فلسفہ دانی (کا) عقیدہ ایسا ہے - مطلب - چونکہ اقبال فلسفہ کا ایک بڑا عالم ہے - اس فلسفے کے مطالعہ سے اُن کے مذہبی خیالات میں تبدیلی آگئی ہے - کیونکہ میں نے سُنا ہے کہ اقبال ہندوؤں کو کافر نہیں سمجھتا -

تشریح - شاعر کا مقصد یہ ہے کہ جو کٹر ہیں اُن کے خیال میں ہر ہندو کافر ہے حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ کافر وہ ہے جو خدا کی ہستی سے منکر ہو -

۱۰- **تشیع** (ع) مذکر - شیعہ ہونا **تفضیل** (ع) بیان کرنا - (ا) **کیفیت** - نثر - اس کی طبیعت میں ذرا سا تشیع بھی ہے اسکی زبانی ہم نے تفضیل علی سُنی (ہے) مطلب - ہم نے اقبال کی زبان سے حضرت علی کے بارے میں بہت سے تعریف کے بیان سُنے ہیں اس سے ہم نے نتیجہ نکالا ہے کہ اقبال کچھ کچھ شیعہ بھی ہے -

۱۱- **عبادت** (ع) واحد عبادت بمعنی بندگی - **مقصود** (ع) مطلب - **خاک اُڑانا** (ا) گرد اڑانا - بدنام کرنا - نثر - سمجھا ہے کہ راگ عبادت میں داخل ہے - مگر مذہب کی خاک اُڑانا مقصود ہے - مطلب - اقبال نے تو راگ کو بھی عبادت میں داخل سمجھا ہے - شاید ایسی باتیں کہہ کر اقبال کا مطلب مذہب کو بدنام کرنا ہے - (مراد اگر شاعر اس قسم کے آزادانہ خیال بیان کریگا تو ہمارا مذہب بدنام ہو جائے گا)

۱۲ - عار (ع) مونث - غیرت - شرم حُسن فروش (ف)
محبوب - حسین - شعرا - واحد شاعر - نثر - اسے حُسن فروشوں سے
کچھ عار نہیں ہے - ہمارے شعرا کی یہ پُرانی عادت ہے - مطلب - اسکو
(اقبال کو) محبوبوں کے ملنے سے کوئی شرم نہیں - اس کی بھی عادت
وہی ہے جو ہمارے پُرانے شاعروں کی تھی -

۱۳ - سحر (ع) مونث صبح - سِحر (ع) مذکر جادو - تلاوت (ع)
قرآن شریف پڑھنا - رمز (ع) آنکھ وغیرہ کا اشارہ (م) معمہ بھید
پوشیدہ بات - معانی (ف) حقیقت - نثر شب کو گانا جو ہے -
تو سحر کو تلاوت ہے - اس رمز کے معانی ہم پہ اب تک نہ کھلے - مطلب
شام کو تو گانے گاتا رہتا ہے - صبح کے وقت قرآن مجید پڑھتا ہے
اس بھید کی حقیقت کو ہم تو سمجھ نہیں سکے - (یعنی وہ متضاد باتیں کی
جاتی ہیں جن سے شاعر کی طبیعت کا پتہ نہیں چلتا -)

۱۴ - داغ (ف) دھبہ - مانند سحر (ف) صبح کی مانند سفید
نثر - لیکن میں نے اپنے مریدوں سے یہ سُنا ہے (کہ) اس کی جوانی
مانند سحر بے داغ ہے - مطلب لیکن میں نے اپنے چیلوں سے سُنا
ہے کہ اقبال کی زندگی صبح کی مانند سفید ہے - یعنی اس میں بدنامی کا کوئی
دھبہ نہیں -

۱۵ - مجموعہ (ع) اکٹھا کیا ہوا (ف) جُملہ - اضداد - واحد
ضد - حکمت - (ع) مونث - عقل - ہر چیز کی حقیقت دریافت
کرنے کا علم - دفتر (ف) لمبی کہانی - بڑا بھاری خط کچہری کے کاغذات
کا مجموعہ - خفقان (ع) مذکر دل کا دھڑکنا - گھبراہٹ - جنون -

نثر۔ مجموعہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں ہے دل ۔ ۔ ۔ ۔ خفقانی (ہے) مطلب اقبال کیا ہے۔ ضدوں کا مجموعہ ہے (یعنی دو قسم کی باتیں اچھی بُری پائی جاتی ہیں) اس کا دل عقلمندی کا دفتر ہے اور اس کی طبیعت میں جنون ہے۔

۱۶۔ رندی (ع) اوباشی۔ شریعت۔ دینی قانون۔ تصوف صوفیوں کا مذہب۔ منصور۔ ایک بہت بڑا صوفی جسے "انا الحق" کہنے کی وجہ سے پھانسی پر چڑھا دیا۔ ثانی (ع) دوسرا۔ نظیر نثر۔ رندی ۔ ۔ ۔ واقف (ہے) جو تصوف کی پوچھو تو منصور کا ثانی (ہے) مطلب۔ اقبال اوباشی سے بھی واقف ہے۔ دینی قانون سے بھی آگاہ ہے۔ اگر صوفیوں کے مذہب کے بارے میں پوچھیں تو اقبال صوفی ازم میں منصور کا ثانی (نظیر) دکھائی دیتا ہے۔

۱۷۔ حقیقت (ع) مونث۔ اصلیت۔ ماہیت۔ صداقت بانی (ف) بنیاد ڈالنے۔ موجد۔ سرچشمہ۔ نثر۔ اس شخص کی حقیقت ہم پر تو نہیں کھلتی یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی ہو گا۔ مطلب مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اقبال کی اصلیت کا ہم تو پتہ نہیں لگا سکے۔ مگر اس کی باتوں سے یہ نتیجہ ہم اخذ کرتے ہیں کہ یہ کسی دوسرے اسلام کی بنیاد ڈالنے والا ہو گا۔

۱۸۔ القصہ۔ قصہ مختصر۔ طول دیا۔ (و) بڑھایا۔ وعظ (ع) مذکر۔ نصیحت۔ مذہبی لیکچر۔ واعظ (ع) مذکر۔ وعظ کرنے والا تادیر۔ دیر تک۔ نغز (ع) عمدہ۔ نثر۔ القصہ اپنے وعظ کو بہت طول دیا آپ کی یہ نغز بیانی تادیر رہی۔ مطلب۔ قصہ مختصر مولوی صاحب نے اپنے وعظ میں خوب مرچ مصالحہ لگایا ا بڑھا چڑھا کر

باتیں کہیں) آپ کی یہ خوش بیانی دیر تک جاری رہی۔

۱۹۔ **اُڑ جانا** (ہ) جلدی سے روانہ ہونا۔ احبا (ع) مذکر حبیب کی جمع۔ دوست۔ نثر اس شہر میں جو بات ہو۔ سب میں اُڑ جاتی ہے۔ میں نے بھی اپنے احبا کی زبانی سُنا۔ مطلب۔ اس شہر میں (لاہور میں) ذرا حقیقی کہیں کوئی بات ہو فوراً سارے شہر میں پھیل جاتی ہے۔ اس لئے یہ بات میں نے بھی اپنے دوستوں کے منہ سے سُنی۔

۲۰۔ **سرِ رہ** (ف) راستے میں۔ **زاہد**۔ پرہیزگار (مولوی) نثر۔ ایک دن جو سرِ رہ حضرت زاہد ملے باتوں میں وہی پُرانی بات چھڑ گئی۔ مطلب۔ ایک دن وہ پرہیزگار مولوی صاحب راستے میں ہی مجھے مل گئے باتوں باتوں میں وہ پُرانی بات (یعنی شاعر کی حقیقت) بھی آ گئی۔

۲۱۔ **شریعت**۔ دینی قانون۔ **راہ دکھانا**۔ اصلیت پیش کرنا۔ رہنمائی کرنا۔ سبب۔ وجہ۔ نثر۔ فرمایا۔ وہ شکایت محبت کے سبب تھی۔ شریعت کی راہ دکھانا میرا فرض تہا۔ مطلب۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اے اقبال! یہ میری شکایت صرف محبت کی وجہ سے تھی کیونکہ میرا یہ فرض ہے کہ میں سچی راہ ہر مسلمان کو دکھاؤں۔

۲۲۔ **گِلہ** (ف) مذکر۔ شکوہ۔ وہ شکایت جو بدلہ نہ لینے کی خواہش سے نہ کی جائے۔ **حق** (ع) مذکر خدا (و) فرض۔ ذمہ داری **زرہ**۔ (ف) راہ سے۔ **قرب** (ع) نزدیکی۔ رشتہ داری **قربِ مکانی**۔ پڑوس میں رہنا۔ مراد پڑوسی۔ نثر۔ میں نے ...

نہیں ہے زرہ قرب مکانی یہ آپ کا حق تھا۔ مطلب۔ میں نے یہ کہا کہ اے مولوی صاحب! مجھے اس بات کے سننے سے کوئی رنج نہیں کیونکہ آپ کو ایک پڑوسی ہونے کی وجہ سے یہ حق حاصل تھا کہ آپ مجھے سیدھی راہ دکھائیں۔

۲۳۔ خم سرِ تسلیم ہے (ف ع) تسلیم کا سر جھکا ہوا ہے یعنی مجھے آپ کی سب باتیں منظور ہے۔ پیری (ف) مونث بڑھاپا۔ ہدایت کرنا۔ تواضع (ع) مونث۔ عاجزی۔ خاطر۔ نثر۔ آپ کے آگے میرا سرِ تسلیم خم ہے۔ میری جوانی تواضع کے سبب پیری ہے۔ مطلب۔ اے مولوی جی! میں آپ کی ہر بات مانتا ہوں میری جوانی عاجزی کی وجہ سے بڑھاپے میں تبدیل ہو رہی ہے (یعنی گو میں جوان ہوں مگر میں عاجزی کی وجہ سے جھکا رہتا ہوں۔)

۲۴۔ قصور (ع) مذکر۔ خطا۔ ہمہ دانی (ف) کچھ جاننا پیدا نہیں۔ ظاہر نہیں۔ نثر۔ اگر آپ کو میری حقیقت معلوم نہیں۔ اس سے کچھ قصور ہمہ دانی پیدا نہیں۔ مطلب۔ اگر آپ میری اصلیت سے واقف نہیں تو اس سے ہمہ دانی میں (یعنی میرے علم میں) کوئی نقص واقع نہیں ہو سکتا۔

۲۵۔ شناسا (ف) واقف۔ بحر (ع) مذکر۔ سمندر نثر۔ میں خود ہی اپنی حقیقت کا شناسا نہیں میرے بحرِ خیالات کا پانی گہرا ہے۔ مطلب مولوی صاحب! مجھے تو خود اپنی حقیقت کا کچھ پتہ نہیں۔ کیونکہ میرے خیالات کے سمندر کا پانی بہت گہرا ہے۔

تشریح۔ یعنی میرے خیالات اتنے گہرے اور فلسفے سے بھرے

ہوئے ہیں کہ میں خود ہی اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتا۔

۲۶۔ **تمنا**۔ خواہش۔ **اشک فشانی**۔ (ف) آنسو گرانا۔ نثر۔ مجھ کو۔۔۔۔۔ دیکھوں اس کی جُدائی میں بہت اشک فشانی کی۔ مطلب۔ میں نے بہت ہی اقبال کی جُدائی میں آنسو بہائے تاکہ میں بھی اقبال کو دیکھوں۔ کیونکہ میری تمنا بھی آپ ہی کی سی ہے اگر میں تو ابھی تک پتہ نہیں لگا سکا۔

۲۷۔ **تمسخر** (ع) ہنسی مذاق۔ **واللہ**۔ خدا کی قسم۔ نثر اقبال۔۔۔۔۔ آگاہ نہیں ہے کچھ۔۔۔۔۔ واللہ نہیں ہے۔ مطلب۔ خدا کی قسم اس میں کوئی مذاق نہیں۔ اقبال تو خود اقبال سے واقف نہیں۔

تشریح۔ یعنی انسان اپنی حقیقت سے کم ہی واقف ہوا کرتا ہے اپنی واقفیت حاصل کرنے کے لئے بہت سی مشکل منازل طے کرنی پڑتی ہیں۔

شاعر

۱۔ **افراد** (ع) فرد کی جمع آدمی۔ **اعضا** (ع) مذکر۔ عضو کی جمع۔ بدن کے اجزا۔ **منزل** (ع) موئنث پڑاؤ۔ مسافر خانہ **صنعت** (ع) موئنث۔ کاریگری۔ دستکاری۔ **رہ پیما** (ف) راستہ طے کرنے والا۔ **دست** (ف) ہاتھ۔ **پا** (ف) پاؤں۔ نثر۔ قوم گویا جسم ہے افراد اعضائے قوم ہیں دست و پائے قوم منزل صنعت کے رہ پیما

ہیں۔ مطلب۔ ایک قوم گویا جسم ہے۔ اس قوم کے آدمی اس کے جوڑ و اجزا ہیں۔ قوم کے ہاتھ پاؤں (افراد) دستکاری سے پڑاؤ کی طرف چل رہے ہیں۔

۲۔ **محفل** (ع) مونث۔ **نظم** (ع) مونث۔ پرونا۔ انتظام کرنا **زیبا** (ف) خوبصورت۔ **رنگین نوا** (ف) خوش الحان۔ **دیدہ** (ف) آنکھ۔ **بینا** (ف) دیکھنے والا۔ نثر محفل..... دیبائے قوم (ہیں) شاعر رنگین نوا دیدہ بینائے قوم ہے۔ مطلب قوم کے آدمی گویا حکومت نظم کی محفل میں یا قوم کا خوبصورت چہرہ ہیں۔ مگر ایک خوش الحان اور سچا شاعر گویا قوم کی دیکھنے والی آنکھ ہے۔

تشریح۔ قوم ایک جسم ہے۔ آدمی قوم کے دست و پا ہیں شاعر اس جسم میں دیکھنے والی آنکھ ہے۔

۳۔ **مبتلا** (ع) گرفتار۔ **درد** (ف) مذکر۔ پیڑ۔ تکلیف۔ **عضو** (ع) بدن کا جوڑ۔ **ہمدرد** (ف) درد میں شریک غم خوار۔ نثر مبتلائے درد کوئی عضو ہو آنکھ روتی ہے۔ کس قدر آنکھ سارے جسم کی ہمدرد ہوتی ہے۔

مطلب۔ اگر جسم کا کوئی حصہ درد میں گرفتار ہو جائے تو آنکھ رونے لگ جاتی ہے۔ دیکھو آنکھ جسم کی کتنی غم خوار ہے۔

تشریح۔ یعنی شاعر جب اپنی قوم کی گری ہوئی حالت دیکھتا ہے یا اپنی قوم کے کسی فرد کی گری ہوئی حالت دیکھتا ہے تو وہ سدھارنے کی غرض سے اپنے دلی جذبات اشعار میں ظاہر کرتا ہے وہ اشعار گویا شاعر کے نالے ہوتے ہیں۔

دِل

۱۔ دار (ف) مونث ۔سولی۔ رسن (ف) رسی ۔ بازکا (ف) کھیل ۔ طفلانہ (ف) بچہ جیسا ۔ التجا (ع) مونث ۔ منت سماجت ۔ افسانہ (ف) مذکر قصہ ۔ سرگذشت ۔ اَرنی (ع) مجھے دکھا " روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے خدا سے درخواست کی تھی 'رب ارنی' الہٰی مجھے اپنا جلوہ دکھا ' جواب ملا 'لن ترانی' تو دیکھ نہ سکیگا ۔ شعرا نے عموماً شوق دیدار کے مضمون میں بطور تمثیل و تائید اس لفظ کو استعمال کیا ۔ نثر ۔ قصہ دار و رسن بازیٔ طفلانۂ دل (ا ہے) التجائے ارنی سرخیٔ افسانۂ دل (ہے) مطلب ۔ سولی اور رسی دل کا ایک بچوں جیسا کھیل ہے ۔ ارنی کی درخواست دل کے افسانہ کی سرخی ہے ۔

تشریح ۔ شاعر دل کی تعریف کرتا ہے کہ وہ جس سے سچا عاشق ہوجاتا ہے رسی اور سولی کو کچھ بھی نہیں سمجھتا........ حضرت موسیٰؑ نے جو ارنی کہا تھا یہ دل کی کہانی کی سُرخی ہے ۔

۲ ۔ ساغر (ف) مذکر ۔ پیالہ ۔ لبریز (ف) بھرا ہوا ۔ مے شراب ۔ جادہ (ع) مذکر ۔ وہ پتلا سا راستہ جو آدمیوں کی آمد و رفت سے جنگل میں پڑجاتا ہے ۔ ڈگر ۔ مُلک بقا (ف) زندگی کا ملک ۔ مراد دنیا ۔ پیمانہ (ف) مذکر جام شراب ۔ ناپنے کا آلہ ۔ خط (ع) مذکر ۔ لکیر ۔ نثر ۔ یارب ! . . . . کیا ہوگی خط پیمانۂ دل جادۂ ملک بقا ہے

مطلب - اے خداوندکریم اس (دل) بھرے ہوئے پیالہ کی شراب کیا ہوگی - دل کے پیالے کی لکیر تو دنیا کی پگ ڈنڈی ہے (مراد دل ہے تو دنیا ہے)

۳- ابر (ف) بادل - رحمت (ف) خدا کی مہربانی - مزرع (ع) مونث - کھیت - ہستی (ف) زندگی - نثر ابر رحمت تھا کہ یارب! عشق کی بجلی تھی - مزرعہ ہستی جل گئی تو دانہ دل اُگا - مطلب خدا کی رحمت کا بادل تھا یا عشق کی بجلی تھی کیونکہ زندگی کی کھیتی جل گئی - تب جاکر دل کا دانہ اُگا -

تشریح - یعنی یہ خدا کی بہت مہربانی ہے جو ہمیں دل جیسی بے بہا پونجی عطا کی گئی - بجلی اس واسطے کہ یہ ہمیں ستاتا رہتا ہے -

۴- حسن (ف) خوبصورتی - گنج (ف) خزانہ - گرانمایہ (ف) بیش قیمت - ویرانہ (ف) کھنڈر - فرہاد - ایران کا ایک سچا عاشق جس کی معشوقہ شیریں تھی - فرہاد پہاڑ کاٹ کر شیریں کے باغ میں نہر لایا تھا - بعد ازاں اُسے دھوکا دیا گیا جس سے اُس نے اپنے پیٹ میں تیشہ مارا اور مر گیا - نثر - حسن ...... مل جاتا فرہاد تو نے کبھی ویرانہ دل نہیں کھودا - مطلب - اے فرہاد اگر تو دل کے کھنڈر کو کھودتا تو جلدی حُسن کا بیش قیمت خزانہ پا لیتا - مراد پہاڑ کھودنے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں بلکہ دل کو کھودنے کی ضرورت ہے -

۵- عرش (ع) مذکر - چھت - آٹھواں آسمان - کاشانہ (ف) مذکر - جھونپڑا - گھونسلا - نثر - کبھی اس (دل) پر عرش کا دھوکا ہے (کبھی) کعبہ کا (دھوکا) ہے الٰہی مرا کاشانہ دل کس کی منزل ہے

کبھی تو یہ دل آٹھویں آسمان جتنا بلند ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ کعبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اے خدا یہ میرا دل کس کے رہنے کی جگہ ہے۔ مطلب دل ریاضت کرنے کرتے بہت اونچا رتبہ حاصل کر لیتا ہے یا کہا جاتا ہے کہ خدا عرش پر رہتا ہے۔ اور کعبہ خدا کا گھر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دل خدا کے رہنے کا گھر ہے۔ اس لئے دل عرش بھی ہو سکتا ہے اور کعبہ بھی پھر سوال ہوتا ہے کہ یہ کس کے رہنے کی جگہ ہے جواب خدا کے رہنے کا گھر ہے۔

۶۔ جنون (ع) سودا۔ پاگل پن۔ دیوانگی۔ دیوانہ (ف) پاگل عاشق۔ نثر۔ اس کو اپنا جنون (ہے) اور مجھے اپنا سودا ہے۔ دل کسی اور کا دیوانہ (ہے) میں دیوانہ دل (ہوں) مطلب۔ دل اپنی دیوانگی میں پھنسا ہوا ہے۔ میں اپنے جنون میں محو ہوں۔ یعنی دل تو کسی دوسرے پر عاشق ہے۔ اور میں اس دل پر عاشق ہوں۔ میرا دل کسی پر عاشق ہو جاتا ہے۔ مگر وہ انسان جس کا دل ہوتا ہے۔ وہ دل کے پیچھے لگا پھرتا ہے۔ اور مصائب و آلام کا شکار بن جاتا ہے۔

۷۔ زاہد (ع) پرہیزگار۔ نادان (ف) بیوقوف۔ رشک (ف) حسد۔ صد۔ (ف) سو۔ سجدہ (ع) سر جھکانا۔ لغزش (ف) مونث۔ پھسلن۔ گمرہی۔ مستانہ (ف) مست کی مانند۔ نثر۔ اے زاہد نادان تو اس کو نہیں سمجھتا۔ ایک لغزش مستانہ دل رشک صد سجدہ ہے۔ مطلب۔ اے نادان پرہیزگار تو اس دل کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ یعنی تو اس کی خطاؤں پر نکتہ چینی کرتا رہتا ہے ہمارے مذہب میں۔ دل کی ایک پھسلن سو سجدوں سے بہتر ہے۔

۸- اکسیر (ع) مونث - کیمیا وہ شے جو دہات کو سونا چاندی بنا دے - موثر - خاکستر (ف) راکھ - نثر- خاک ..... بنا دیتی ہو خاکستر پروانہ دل وہ اثر رکھتی ہے - مطلب - دل کے پروانے کی راکھ وہ اثر رکھتی ہے کہ مٹی کے ڈھیر کو کیمیا بنا دیتی ہے -

تشریح - دل ایک پروانہ ہے جب سچی محبت میں جل جاتا ہے تو پھر اپنی برکت سے دوسروں کو سونا بنا دیتا ہے - یعنی ایک سچا عاشق رہنما ہے جس کے نقش قدم پر چل کر ہزاروں تر جاتے ہیں -

۹- **دام** (ف) جال - **برق** (ع) مونث - بجلی - **نخل** (ع) مذکر - درخت - کھجور کا درخت - نثر - عشق ..... رہا ہوتا ہے - برق ..... ہرا ہوتا ہے - مطلب دل جب عشق کے جال میں پھنس جاتا ہے (تو دنیوی عیش و عشرت) سے رہا ہو جاتا ہے (جب عشق کی بجلی) دل کے پودے پر گرتی ہے تو یہ بجائے سوکھنے کے ہرا ہو جاتا ہے -

موجِ دریا

۱- **موج** - لہر - مضطرب (ع) بیقرار - **بیتاب** (ف) بیقرار - **سیماب** (ف) پارہ - **صورت** (ف) شکل - مانند **ہستی** - زندگی - **عین** (ع) پانی کا چشمہ - آنکھ - نثر- میرا بیتاب دل مجھے مضطرب رکھتا ہے - مجھے عین ہستی صورت سیماب تڑپ ہے - مطلب - میرا بے چین دل مجھے بیقرار رکھتا ہے - یہ ہستی

کا چشمہ ٹھیک پارے کی طرح مجھے تڑپاتا رہتا ہے۔ یہ سب کچھ دریا
کی لہر کہہ رہی ہے کہ یونہی میرا وجود پیدا ہوتا ہے۔ میں پارے کی
طرح لڑھکتی پھرتی ہوں۔

۲۔ موج۔ لہر۔ **بحر** (ف) سمندر۔ **پایاب** (ف)
گھاٹ۔ پانی میں پیادہ چلے جانے کا راستہ۔ کم گہرا پانی۔ **گرداب**
(ف) بھنور۔ **حلقہ** (ع) گھیرا۔ لوہے یا لکڑی کا گول کنڈا۔
نثر۔ میرا نام موج ہے۔ بحر مجھے پایاب ہے کبھی مجھے حلقہ گرداب
زنجیر نہ ہو۔ مطلب۔ میرا نام لہر ہے۔ میں گہرے سمندروں پر سے
ایسے گذر جاتی ہوں جیسے کہ وہ گھاٹ ہیں اور بھنور کی کنڈلیاں مجھے
زنجیر بن کر روک نہیں سکتیں۔ اُن پر سے بھی گذر جاتی ہوں۔

۳۔ **آب** (ف) پانی۔ **توسن** (ف) مذکر تند و سرکش
گھوڑا۔ **مثل**۔ مانند۔ **خار**۔ کانٹا۔ **ماہی** مچھلی۔ **دامن**
پلہ۔ نثر۔ میرا توسن آب ..... جاتا ہے۔ میرا دامن کبھی خار ماہی
سے نہ اٹکا۔ مطلب۔ میرا سرکش گھوڑا پانی میں ہوا کی مانند بھاگا
چلا جاتا ہے۔ مچھلی کے کانٹے سے میرا پلہ کبھی نہیں رُکتا۔ مراد لہر
پانی میں بے روک ٹوک چلی جاتی ہے۔

۴۔ **جذب** (ع) کشش۔ **مہ کامل**۔ پورا چاند۔ **ساحل**
(ع) مذکر سمندر یا دریا کا کنارہ۔ نثر۔ میں کبھی جذب مہ کامل سے
اُچھلتی ہوں۔ کبھی جوش میں ساحل سے سر کو پٹکتی ہوں۔ مطلب۔
میں کبھی پورے چاند کی کشش سے اُوپر کو اُچھلتی ہوں اور کبھی جوش
میں سمندر یا دریا کے کنارے سے ٹکراتی ہوں۔

تشریح ۔ مدوجزر کی لہر چاند کی کشش سے پیدا ہوتی ہے پھر لہر سمندر کے کناروں سے ٹکراتی ہے اس طرف اشارہ ہے ۔

۵ ۔ رہرو (ف) مسافر ۔ وہ رہرو ہوں کہ مجھے منزل سے محبت ہے ۔ کیوں تڑپتی ہوں یہ کوئی میرے دل سے پوچھے ۔ مطلب میں وہ چلنے والی ہوں کہ ہمیشہ منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے چلتی رہتی ہوں کیونکہ مجھے منزل پر پہنچنے کا شوق ہے محبت ہے ۔ لیکن میں کیوں تڑپتی ہوں یہ مجھ سے کوئی پوچھے تو میں بتاؤں ۔

۶ ۔ زحمت (ع) مونث ۔ تکلیف ۔ مصیبت ۔ گریزاں (ف) بھاگنے والا ۔ متنفر ۔ وسعت (ف) کھیلاؤ ۔ فرقت (ع) مونث ۔ جُدائی ۔ نثر ۔ میں زحمت ۔ ۔ ۔ گریزاں ہوں ۔ میں وسعتِ بحر ۔ ۔ ۔ پریشان ہوں ۔ مطلب ۔ حباب میں دریا کی تنگی سے متنفر ہوں سمندر کی چوڑائی کی جُدائی میں تڑپ رہی ہوں ۔

تشریح ۔ اسی طرح ہم انسان اپنے اصلی منبع سے دور ہوکر اس زندگی کے دریا میں تڑپ رہے ہیں ۔

رُخصت اے بزمِ جہاں

(ماخوذ از ایمرسن)

۱ ۔ بزم (ف) مونث ۔ مجلس ۔ سُو (ف) طرف ۔ نثر اے بزم جہاں رخصت! میں سُوئے وطن جاتا ہوں ۔ آہ میں اس آباد ویرانے

میں گھبراتا ہوں - مطلب - اے دُنیا کی محفل رخصت! میں تو اب اپنے اصلی وطن کی طرف جا رہا ہوں - اسے دنیا تیرے آباد اور ویرانے سے گھبراتا ہوں (یعنی دنیا سے اب میں گھبرا گیا ہوں اور اپنے اصلی وطن کو جا رہا ہوں)

۲- افسردہ (ف) مُرجھایا ہوا - غمگین - افسردہ دل (ف) رنجیدہ خاطر - درخور (ف) لائق - بسکہ - چاہت - نثر بسکہ میں افسردہ دل ہوں درخورِ محفل نہیں (رہوں) تو میرے قابل نہیں ہے میں تیرے قابل نہیں (ہوں) مطلب - میں بہت رنجیدہ دل ہوں اس محفل کے لائق نہیں ہوں - اے دنیا میں تیرے لائق نہیں ہوں اور تو میرے لائق نہیں -

تشریح - جب انسان رنجیدہ دل ہو جاتا ہے اُسے یہ دنیا بُری معلوم ہوتی ہے -

۳- شبستان (ف) محل - طلائی (ع) سُنہری - اسیر (ع) مذکر - قیدی - نثر - دربارِ سلطان و شبستانِ وزیر قید ہے - زنجیر طلائی کا اسیر توڑ کر نکلے گا - مطلب - خواہ بادشاہ کا دربار ہو یا وزیر کا محل ہو قید ہے اگر کوئی سونے کی زنجیر میں پھنسا ہوا ہو - اگر وہ آزاد ہونا چاہے تو اُسے بھی سونے کی زنجیر توڑ کر آزاد ہونا پڑے گا -

تشریح - یعنی اگر کوئی بادشاہ کے دربار میں یا وزیر کے محل میں قید کر دیا جائے تو وہ قیدی ہے - اگر ہاتھوں میں سونے کی زنجیر ہو تو وہ قیدی ہی ہے گو قیمتی ہے - اگر آزاد ہونا ہے تو ان زنجیروں کو توڑنا ہی پڑیگا - مراد دنیا اور اس کی ہر چیز قید ہے - بادشاہی دربار کی نوکری چھوڑنی ہوگی

۴۔ ہنگامہ آرائی ۔ جنگ یا فتنہ برپا کرنا ۔ ہنگامہ (ف) مذکر ۔ معرکہ ۔ شورش ۔ **اجنبیت** (ع) انجان پن ۔ پردیسگی ۔ ناواقفیت **شناسائی** (ف) واقفیت ۔ نثر ۔ گو...... آرائی میں ہے ۔ اجنبیت ...... شناسائی میں ہے ۔ مطلب ۔ گو تیری اس شورش میں لطف آتا ہے ۔ مگر تیری واقفیت میں انجان پن شامل ہے ۔

تشریح ۔ یعنی دنیا میں جو پیدا ہوتا ہے وہی مرتا ہے ۔ پہلے دنیا شناسائی کرتی ہے ۔ پھر انسان کو چلنا پڑتا ہے ۔

۵ ۔ **خود آرا** (ف) اپنا بناؤ سنگار کرنے والا ۔ **بے تاب** (ف) بیقرار ۔ **موجِ بحر** ۔ سمندر کی لہر ۔ نثر مدتوں ...... ہم صحبت رہا مدتوں ...... بحر کی صورت رہا ۔ مطلب اے دنیا میں دیر تک (یعنی ساری عمر) اہل دنیا کا ہم صحبت رہا اور ایک عرصے تک سمندر کی لہر کی مانند بیقرار و بےچین رہا ۔

۶ ۔ ہنگامہ (ف) معرکہ ۔ شورش ۔ **عشرت** (ع) مؤنث ۔ خوشی **جستجو** (ف) تلاش ۔ **ظلمت** ۔ تاریکی ۔ نثر ۔ میں مدتوں ہنگامہ عشرت میں مدتوں بیٹھا ۔ میں ظلمت میں روشنی کی جستجو کرتا رہا ۔ مطلب ۔ میں ایک عرصے تک آرام میں رہا اس اپنے دل کی جہالت کے ہوتے ہوئے معرفت کی روشنی کی تلاش کرتا رہا ۔

۷ ۔ **گل** (ف) پھول ۔ **خار** ۔ کانٹا ۔ **یوسف** ۔ حضرت یوسف حضرت یعقوب علیہ السلام کے چھوٹے فرزند ۔ آپ خوبصورتی میں لاثانی تھے ۔ بھائیوں نے دھوکے سے کنوئیں میں گرا دیا وہاں سے ایک سوداگر نے مصر میں بیچ دیا ۔ وہاں زلیخا عزیز مصر کی بیوی آپ پر عاشق ہو گئی

بعد ازاں آپ مصر کے حکمراں بن گئے۔ نثر: مدتوں خار ہیں نظارۂ گل ڈھونڈا کیا۔ آہ تیرے بازار میں وہ یوسف ہاتھ نہ آیا۔ مطلب۔ میں مدتوں تک کانٹے میں پھول کا نظارا (ڈھونڈتا رہا (دنیا ایک کانٹا ہے اور محبوب حقیقی پھول) لیکن افسوس وہ یوسف (محبوب حقیقی) مجھے نہ ملا۔

۸۔ ساحل۔ کنارا۔ آرزو۔ خواہش۔ نثر: چشم ... نظارے کو ہے آرزو ..... مارے کو ہے۔ مطلب میری حیران آنکھ کسی دوسرے نظارے کو ڈھونڈتی ہے۔ میں اس دنیا کے طوفانوں کا مارا ہوا ہوں۔ اب میری خواہش ہے کہ کنارے پر لگ جاؤں (یعنی دنیا کی مصیبتوں سے تنگ آ گیا ہوں اب مرنا چاہتا ہوں۔

۹۔ چمن۔ باغ۔ بزم۔ محفل۔ بو۔ خوشبو۔

نثر: میں تیرا چمن مانند بو چھوڑ کر جاتا ہوں اے بزم جہاں رخصت میں سوئے وطن جاتا ہوں۔ مطلب۔ اے دنیا میں تیرے باغ کو اس طرح چھوڑ کر جاتا ہوں جیسے خوشبو پھول کو چھوڑ کر باغ سے چلی جاتی ہے اے جہاں کی محفل! الوداع میں اپنے اصلی وطن کی طرف جا رہا ہوں۔

۱۰۔ سکوت (ع) مذکر۔ خاموشی۔ کہسار (ف) پہاڑ۔ موسیقی (ع) مذکر۔ راگ کا علم۔ نثر۔ سکوت دامن کہسار میں گھر بنایا ہے۔ آہ یہ لذت موسیقی گفتار میں کہاں (ہوتی ہے) مطلب اب تو میں نے پہاڑ کے خاموش دامن میں گھر بنایا ہے اور یہاں اس شہر خموشاں میں وہ لذت پائی ہے جو گفتار راگ سے بڑھ چڑھ کر ہے

۱۱۔ ہم نشین (ف) پاس کا اٹھنے والا۔ نرگس شہلا (ف)

مونث ۔ وہ نرگس کا پھول جس میں زردی کی بجائے سیاہی ہو اور انسان کی آنکھ سے بہت مشابہ ہو۔ **رفیق** (ع) مذکر۔ ساتھی۔ دوست
نثر۔ میں ہم نشین نرگس شہلا (ہوں) رفیق گل ہوں۔ میرا وطن چمن ہے میں ہمسایہ بلبل ہوں ۔ مطلب۔ میں نرگس شہلا کے پاس اُٹھنے بیٹھنے والا ہوں اور گلاب کے پھول کا دوست ہوں ۔ میرا وطن پھلواری ہے میں بلبل کا پڑوسی ہوں۔

۱۲- **چیغمہ**- (ف) مذکر پانی کی سوت۔ **فرش سبز**۔ وہ جگہ جہاں ہری گھاس اُگی ہو۔ نثر۔ مجھے شام کو چشموں کی آواز سلاتی ہے۔ صبح کی کوئل مجھے فرش سبز سے جگاتی ہے۔ مطلب شام کو چشموں کی آواز سے مجھے خوب نیند آتی ہے۔ صبح کے وقت جب کوئل بولتی ہے تو میں جاگ اُٹھتا ہوں ۔

۱۳- **بزم ہستی** (ف) زندگی کی محفل۔ **محفل آرائی** (ف) محفل سجانا۔ **کُنج** (ف) گوشہ۔ **کنج تنہائی** (ف) مذکر علیحدگی کا گوشہ۔ نثر۔ بزم ہستی میں سب کو محفل آرائی پسند ہے لیکن دل شاعر کو کنج تنہائی پسند ہے۔ مطلب۔ زندگی کی محفل میں سب کو آرایش مجلس پسند ہے۔ لیکن شاعر کے دل کو تنہائی کا گوشہ پسند ہے۔

تشریح ۔ دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی سوسائٹی میں رہنا پسند کرتا ہے ۔ مگر شاعر کسی تنہا جگہ جیسے پہاڑ کا دامن رہنا پسند کرتا ہے کیونکہ وہاں وہ اپنے بحرِ خیالات میں غوطہ لگا کر اچھے اچھے اشعار کے موتی ڈھونڈھ سکتا ہے۔

۱۴- **جنون** (ع) دیوانگی۔ **آبادی** (ف) مونث۔ بستی

کڑہ - رونق - کوہ (ف) مذکر پہاڑ - وادی (ع) مونث گھاٹی

نثر۔ مجکو جنون ہے کہ میں آبادی میں گھبراتا ہوں۔ میں کوہ کی وادی میں کس کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں - مطلب - میں وہ دیوانہ ہوں کہ آبادی و رونق سے گھبراتا ہوں (مراد تنہائی پسند ہوں) نہ معلوم میں پہاڑ کی وادی میں کس کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں (شاعر عشق حقیقی کا متوالا پہاڑ کی گھاٹیوں میں اپنی اصلیت ڈھونڈتا پھرتا ہے)

۱۵- سبزہ زار (ف) کھیت جس میں نیا سبزہ اُگا ہوا ہو۔

نثر۔ مجھے کس کا شوق سبزہ زاروں میں پھراتا ہے اور مجھے چشموں کے کناروں پر سلاتا ہے - مطلب۔ کس کا شوق میرے دل میں جاگزیں ہے کہ میں اُسے اِدھر اُدھر ڈھونڈتا پھرتا ہوں - اور بجائے بستیوں میں سونے کے میں اُسی شوق میں چشموں کے کنارے تن تنہا سوتا ہوں۔

۱۶- طعن (ع) نیزہ مارنا - طعنہ - طعنہ زن (ع - ف) عیب نکالنے والا - شیدا - (ف) مذکر - عاشق - دیوانہ - کنج (ف) گوشہ عزلت (ع) مونث تنہائی - پیامی (ف) پیغام لانیوالا - بزم (ف) محفل - نثر - تو طعنہ زن ہے کہ میں کنج عزلت کا شیدا ہوں اے غافل دیکھ! میں بزم قدرت کا پیامی ہوں - مطلب - تو مجھے طعنہ مارتا ہے کہ میں تنہائی کے گوشہ کا عاشق ہوں (یعنی تنہا رہنا پسند کرتا ہوں)

تشریح - اے غافل یہ بات نہیں بلکہ میں اس طرح سے قدرت کا مطالعہ کرتا ہوں اور اس محفل کا پیغام سب لوگوں کو سناتا ہوں۔

۱۷- ہم وطن (ف) ایک وطن میں رہنے والا - ہمراز (ف) بھیدی - خاموشی

(ف) خاموشی - گوش (ف) کان - برآواز (ف) آواز پر - گوش برآواز (ف) آواز پر کان لگائے ہوئے نثر (میں) شمشاد کا ہم وطن (ہے) میں قمری کا ہمراز ہوں (ہیں) اس چمن کی خاموشی میں گوش برآواز ہوں - مطلب - میں شمشاد کا ہم وطن ہوں اور میں قمری کا بھیدی ہوں (یعنی میں بھی قمری کی طرح شمشاد کے درخت کے پاس رہتا ہوں) اس باغ کی خاموشی میں میں آواز پر کان لگائے رہتا ہوں -

۱۸- نثر- جو کچھ سنتا ہوں تو اوروں کو سنانے کے لئے (سنتا ہوں) (جو) کچھ دیکھتا ہوں تو اوروں کو دکھانے کے لئے (دیکھتا ہوں) مطلب- جو کچھ میں جنگل میں سنتا ہوں وہی چیز میں لوگوں کو اشعار کی شکل میں سُنا دیتا ہوں اور جو بھی قدرت کے سین دیکھتا ہوں وہی نقشہ اشعار میں کھینچکر لوگوں کو دکھاتا ہوں -

۱۹- عزلت (ع) مونث تنہائی - نازاں (ف) فخر کرنے والا - خندہ زن (ف) مذاق اُڑانے والا - ہنسنے والا - مسند (ع) مونث - تخت - دارا - ایران کا شہنشاہ جس کی لڑائی سکندر سے ہوئی تھی اس لڑائی میں دارا اپنی ناتجربہ کاری کی وجہ سے مارا گیا - سکندر - فلپ کا بیٹا - مقدونیہ کا بادشاہ جس نے دارا کو شکست دی - ہندوستان میں پورس کو ہرایا تقریباً ۳۳ سال کی عمر میں اس دنیا سے کوچ کیا - نثر دل عاشق عزلت پسند ہے - میں اپنے گھر پہ نازاں ہوں میں مسند دارا و سکندر پہ خندہ زن ہوں میرا دل تنہائی کا عاشق ہے (یعنی میں تنہا رہنا چاہتا ہوں) میں اپنے گھر پہ

فخر کرتا ہوں (یعنی اس تنہائی پر مجھے فخر ہے) بلکہ میں تو دارا و سکندر کے تخت شاہی کو اس تنہائی کے گوشے سے کم سمجھتا ہوں۔

۲۰- زیر (ف) نیچے۔ شجر۔ درخت جمع اشجار۔ نثر زیر شجر لٹینا جادو کا اثر رکھتا ہے۔ جب شام کے تارے پہ رہ رہ کر نظر پڑتی ہو۔ مطلب۔ پیڑ کے نیچے سونا گویا جادو کا اثر رکھتا ہے۔ (مراد پیڑ کا سایہ خس کی ٹٹیوں سے ہزار درجہ بڑھ چڑھ کر ہے) جب شام کے رہ رہ کر تاروں پر نظر پڑتی ہے۔ یعنی ان چیزوں سے شاعر کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے۔

۲۱- حیرت کدہ (ف) وہ گھر جس میں حیرانگی ہو۔ نمود (ف) ظہور۔ راز (ف) بھید۔ ہست و بود (ف) ہستی۔ زندگی دنیا نثر۔ ان قدرت کے مناظر کا ظہور انسان کے حیرت کدہ میں کہاں ہے یہاں جنگل میں تو ایک پھول کی پتی میں اس ساری دنیا کا راز نظر آجاتا ہے۔

طفلِ شیر خوار

۱- طفل شیر خوار (ف) دودھ پیتا بچہ۔ مہربان (ف) ہمدرد۔ نامہربان (ف) محبت نہ کرنے والا۔ نثر میں نے تجھ سے چاقو چھینا ہے تو تو چلاتا ہے۔ میں مہربان ہوں تو مجھے نامہربان سمجھتا ہے۔ مطلب۔ اے دودھ پینے بچے میں نے تیرے ہاتھ سے چاقو چھین لیا ہے (تاکہ تیرا ہاتھ نہ کٹ جائے) مگر تو رو رہا ہے بہت سمجھ کر میں تجھ سے محبت نہیں کرتا میں تو تیرا ہمدرد ہوں (شاعر کا مقصد

یہ ہے کہ اگر چاقو بچے کے پاس رہتا تو اُس کا ہاتھ کٹ جانا تھا مگر چاقو کے چھیننے سے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نامہربان ہوں۔

۲- **نو وارد** (ف) نیا آنے والا۔ **اقلیم غم** (ع ف) غم کا ملک مراد دنیا۔ قلم (ع) لکھنے کا آلہ۔ نثر اے نو وارد اقلیم غم پھر پڑا رو دے گا۔ دیکھنا نوک قلم باریک ہے چبھ نہ جائے۔ مطلب اس دنیا میں نئے آنے والے دیکھنا اس چاقو کی نوک تیز ہے۔ اگر چبھ گئی تو فوراً رو دے گا۔

۳- **شے** (ع) چیز۔ جمع اشیا۔ **بے آزار** (ف) دُکھ نہ دینے والا۔ نثر۔ آہ ..... تجھ کو پیار ہے کھیل اس ..... بے آزار ہے۔ مطلب۔ اے بچے تجھے اس دُکھ دینے والی شے (چاقو) سے کیوں اتنا پیار ہے۔ لے اس کاغذ کے ٹکڑے سے کھیل کیونکہ اس سے تجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

۴- نثر تیری گیند کہاں ہے چینی کی بلی کدھر ہے وہ ذرا سا جانور جس کا سر ٹوٹا ہوا ہے (کدھر ہے)۔ مطلب۔ اے بچے تیرے کھلونے گیند چینی کی بلی جس کا تھوڑا سا سر ٹوٹا ہوا ہے کہاں ہے۔

تشریح۔ یعنی ان کھلونوں سے کھیل کیونکہ یہ کھلونے بے آزار ہیں۔

۵- **آئینہ** (ف) مذکر۔ شیشہ۔ **غبار** (ع) مذکر۔ گرد (نج) (د) دشمنی۔ **آرزو** (ف) مونث۔ خواہش۔ **شرار** (ع) مذکر۔ آگ کا انگارا۔ نثر تیرا آئینہ آزادِ غبارِ آرزو تھا۔ آنکھ کھلتے ہی شرارِ آرزو چمک اُٹھا۔ مطلب۔ تیرے دل کا شیشہ خواہش کی گرد سے آزاد تھا۔ یوں ہی تو نے آنکھ کھولی اُسی وقت خواہش کی چنگاری چمک اُٹھی۔

تشریح - بچے کے دل میں پہلے کسی قسم کی خواہش نہیں ہوتی - مگر پیدا ہوتے ہی وہ بھی آرزو کا شکار ہو جاتا ہے - یعنی اُسے دودھ پینے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے - مقصد یہ ہے کہ دنیا خواہشات کا گھر ہے -

۶ - **جنبش** (ف) حرکت - **طرز** - (ع) مونث و مذکر - شکل (ف) طور طریقہ - **دید** (ف) مونث - دیدار - نظارہ - نگاہ - **پوشیدہ** (ف) چھپا ہوا - **نو زائیدہ** (ف) نیا پیدا ہوا ہوا - **صورت** - مانند - نثر ہاتھ ...... پوشیدہ ہے تیری ..... نوزائیدہ ہے - مطلب - اے بچے تیرے ہاتھ کی حرکت میں اور تیری نگاہ میں (وہ تیری آرزو) چھپی ہوئی ہے - تیری طرح تیری خواہش بھی نئی پیدا پیدا ہوتی ہے -

۷ - **امتیاز** (ع) مذکر - تمیز - سمجھ - **ہویدا** (ف) ظاہر - راز بھید - نثر - تیری زندگانی آزادِ قید امتیاز ہے - مگر قدرت کا راز تیری آنکھوں پر ہویدا ہے - مطلب - اے بچے تیری زندگی چھوٹے بڑے کی تمیز سے آزاد ہے - شاید قدرت کا راز تیری آنکھوں پر ظاہر ہے -

تشریح - بچے کے لئے سونا اور مٹی ایک ہی قیمت رکھتے ہیں اُسے نہ تو بادشاہ کی پروا ہے نہ ہی غریب کی - یہی بات قدرت میں موجود ہے -

۸ - **بگڑنا** - (ہ) بدگمان ہونا - **ردّی** (ی) کاغذ - مونث نکما کاغذ - نثر تو جب کسی ..... چلاتا ہے کیا تا ہے تو ردی ..... من جاتا ہے - مطلب - کسی شے کو تیرے ہاتھ سے جب میں چھین لیتا ہوں تو تو مجھ سے بدگمان ہو جاتا ہے اور رونے لگ جاتا ہے - لیکن

عجیب بات ہے کہ جب تمہیں ردی کا غذ دیا جاتا ہے تو تو خاموش ہو جاتا ہے۔ غصے بھی جلدی ہو جاتا ہے اور من بھی جلدی جاتا ہے۔

۹۔ ہم آہنگ (ف) ہم آواز۔ ساتھی۔ تلوّن۔ (ع) مذکر رنگ بدلنا۔ ایک حالت پر نہ رہنا۔ آشنا (ف) یار۔ واقف۔ نثر۔ آہ اس عادت میں بھی تیرا ہم آہنگ ہوں تو تلوّن آشنا (ہے) میں بھی تلوّن آشنا (ہوں) مطلب۔ آہ اس تیری عادت میں میں بھی شامل ہوں تو بھی ایک ایک گھڑی بعد رنگ بدلتا رہتا ہے۔ اور میری حالت بھی بدلتی رہتی ہے۔

۱۰۔ عارضی (ع) اصلی کے برعکس۔ شیدائی۔ (ف) عاشق۔ دیوانہ۔ نثر عارضی لذت کا شیدائی ہوں۔ میں چلاتا ہوں غصہ جلد آجاتا ہے۔ میں جلد (ہی) من جاتا ہوں۔ مطلب میں تھوڑی دیر رہنے والی لذت کا عاشق ہوں تبھی تو میں کبھی کبھی چلّا اٹھتا ہوں۔ مجھے غصّہ بھی جلدی آجاتا ہے اور میں من بھی جلدی جاتا ہوں (یہ بچہ کی عادت ہے یعنی شاعر بھی بچہ کی عادات رکھتا ہے)

۱۱۔ لبھانا (ہ) اچھا لگنا۔ حسنِ ظاہری (ف) دنیوی عیش و عشرت۔ نادانی (ف) بیوقوفی۔ نثر۔ میری آنکھوں کو ظاہری حسن بھا لیتا ہے۔ میری نادانی تیری نادانی سے کچھ کم نہیں۔ اے بچے! میں بھی دنیوی عیش و عشرت میں پھنسا ہوا ہوں (جیسے تم کھلونوں پر بھول جاتے ہو) میری بیوقوفی تیری نادانی یا تیرے بچپن سے کم نہیں۔ میں بھی حقیقت کو نہیں پہچان سکتا۔

۱۲۔ گریاں۔ (ف) روتا ہوا۔ خنداں۔ ہنستا ہوا۔ گاہ (ف)

کبھی - صورت - طرح - شکل - مانند - نثر - تیری ..... میں بھی ہوں دیکھنے کو ..... میں بھی ہوں - مطلب - اے بچے تیری طرح میں کبھی ہنستا ہوں اور کبھی رو پڑتا ہوں - دیکھنے کو تو میں جوان دکھائی دیتا ہوں مگر عادتوں میں میں بھی تیری طرح ابھی بچہ ہی ہوں۔

تصویرِ درد

۱۔ منت کش۔ احسان اُٹھانے والا - شکر گذار - منت (ع) مونث - احسان. تاب (ف) مونث - روشنی - چمک - طاقت شنیدن (ف) سُننا - داستان (ف) کہانی - نثر میری داستان منت کش تاب شنیدن نہیں ہے - خموشی گفتگو ہے - بے زبانی میری زبان ہے - مطلب - میری کہانی سُننے کی طاقت کا احسان اُٹھانے والی نہیں ہے - خاموشی بات چیت ہے - میری بے زبانی ہی میری زبان ہے۔

تشریح - میری کہانی کچھ ایسی دردناک ہے نہ سُنی جائے تو اچھا - میری خاموشی ہی میرے درد کو بیان کر رہی ہے۔

۲ - دستور (ف) مذکر - طریقہ - قانون - زبان بندی (ف) مونث - خاموشی - ترسنا (ہ) خواہش مند ہونا - نثر تیری محفل میں یہ کیسا دستورِ زبان بندی ہے یہاں تو میری زبان بات کرنے کو ترستی ہے - مطلب - تیری مجلس میں یہ خاموشی کا کیا قاعدہ

ہے۔ کیونکہ تیری مجلس میں تو میری زبان باتیں کرنا چاہتی ہے۔ مگر خاموش رہنے کے سوا چارہ نہیں مصرع ؎

درد ہو دل میں زباں کٹ جائے ہے منہ میں

۳۔لالہ (ف) پوست کا سُرخ پھول۔ نرگس (ف) ایک قسم کا پھول جو آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ گل (ف) گلاب کا پھول نثر۔ کچھ ورق لالے نے۔ کچھ نرگس نے کچھ گل نے اُٹھائے میری داستان چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے۔ مطلب۔ باغ میں کہیں لالہ کی پتیاں، کہیں گلاب و نرگس کی پتیاں بکھری ہوئی پڑی ہیں۔ یہی حال میری پریشانی کا ہے گویا میری کہانی باغ میں اِدہر اُدہر پھیلی ہوئی ہے۔

۴۔قمری (ف) فاختہ جیسا جانور۔ طوطی (ف) طوطا۔ عندلیب (ع) مذکر و مونث۔ بلبل۔ جمع عنادل۔ طرزِ فغاں (ف) آہ و زاری کرنے کا طریقہ۔ اُڑا لی (ف) چھین لی۔ نثر۔ قمریوں نے طوطیوں نے عندلیبوں نے اُڑا لی چمن والوں نے میری طرزِ فغاں مل کر لوٹ لی۔ مطلب۔ فاختہ۔ و طوطی اور بلبلوں نے مل کر میری طرز فغاں لوٹ لی۔

تشریح۔ درد مند دل سے اس طرح فغاں نکلتی ہے۔ جیسے فاختائیں طوطے اور بلبلیں چلاتی ہیں۔

۵۔سراپا (ف) سر سے لے کر پاؤں تک، تمام۔ حسرت افسوس۔ کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس۔ نثر۔ اے شمع! پروانے کی آنکھوں سے آنسو بن کے ٹپک (میں) میں سراپا درد ہوں میری داستان

حسرت بھری ہے۔ اے شمع تو پروانے کی آنکھوں سے آنسو بن کر ٹپک جا۔ اور اپنی زندگی نثار کر دے (مراد شمع ٹپکتی ہے مگر یہ پروانے کے آنسو ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو شمع پر جلا ڈالتا ہے۔ شمع بھی آنسوؤں کی شکل میں پگھل جاتی ہے) میں بھی سر سے لے کر پاؤں تک درد کا مجسمہ ہوں اور میری داستان افسوس بھری ہے۔ یا پُر درد ہے۔

۶۔ الٰہی۔ اے خدا۔ **حیات** (ع) مونث۔ زندگی۔ جان **جاوداں** (ف) ہمیشہ۔ **مرگ** (ف) مونث۔ موت۔ **ناگہاں** (ف) اتفاقاً۔ نثر۔ الٰہی یہاں دنیا میں رہنے کا پھر کیا مزا ہے نہ میری حیات جاوداں (ہے) (نہ) میری مرگ ناگہاں (ہے) مطلب اے خدا اس طرح دنیا میں رہنے سے کیا فائدہ جب کہ میری زندگی نہ تو ہمیشہ رہ سکتی ہے اور نہ ہی اچانک مجھے موت آتی ہے۔

تشریح۔ دنیا میں رہنے کا لطف تب ہے کہ یا تو ہمیشہ کی زندگی ہو یا اچانک موت آ جائے تاکہ انسان درد سے آزاد ہو جائے۔ مگر موت تو ٹھیک اپنے وقت پر آتی ہے جبکہ انسان پوری پوری مصیبت اُٹھا لیتا ہے۔

۷۔ **خزاں** (ف) مونث۔ پت جھڑ۔ سردیوں کا موسم۔ نثر میرا رونا نہیں بلکہ یہ رونا سارے گلستاں کا رونا ہے۔ میں وہ گل ہوں میری خزاں گویا ہر گل کی خزاں ہے۔ مطلب۔ یہ رونا میرا نہیں بلکہ یہ رونا تو سارے باغ کا رونا ہے (یعنی اگر میں درد میں مبتلا ہوں تو سب اہل دنیا بھی درد میں مبتلا ہیں۔ (تانک وکھیا سب سنسار) میں وہ پھول ہوں کہ میری خزاں ہر پھول کی خزاں ہے۔ میرے درد میں سب

شریک ہیں۔

۸۔ دریں (ف) درایں بمعنی اس میں۔ حسرت سرا (ف) وہ گھر جو افسوس سے پر ہو۔ مراد دنیا۔ عمر لیست۔ عمر است یعنی عمر ہے۔ افسوں (ف) جادو۔ زیب۔ جرس (ع) مذکر۔ گھڑیال۔ دارم میں رکھتا ہوں۔ ز۔ سے۔ فیض (ع) مذکر۔ فائدہ۔ سخاوت نیکی طپیدن۔ تڑپنا۔ خروش (ف) مذکر۔ شور۔ غل۔ نثر۔ اس حسرت سرا (دنیا) میں میری عمر گھڑیال کا جادو ہے۔ مطلب۔ یعنی گھڑی کی ٹک ٹک ہی میری عمر ہے۔ دل کی حرکت کو گھڑی کی ٹک ٹک ظاہر کرتی ہے

۹۔ ریاض (ع) مذکر۔ روضہ کی جمع۔ باغات۔ دہر (ع) مذکر زمانہ۔ ناآشنا (ف) نامحرم۔ بزمِ عشرت۔ آرام کی محفل۔ محروم (ع) نااُمید۔ مسرت (ع) مونث۔ خوشی۔ نثر۔ ریاض ...... عشرت ہوں۔ خوشی ...... مسرت ہوں۔ مطلب۔ زمانے کے باغ میں میں عشرت کے باغ سے ناواقف ہوں جس کو خوشی روتی ہے میں اُس خوشی سے نااُمید ہوں۔

تشریح۔ یعنی میں خوشی سے محروم ہوں میں بہت ہی دردمند ہوں۔ مجھے خوشی نصیب ہی نہیں ہوتی۔

۱۰۔ گویائی (ف) بولنے کی طاقت۔ زیرلب (ف) ہونٹ کے نیچے گوش (ف) کان۔ سماعت (ف ع) مونث۔ معانی۔ سُننا۔ نثر۔ میری بگڑی ہوئی تقدیر کو گویائی روتی ہے۔ میں ...... گوش سماعت ہوں۔ مطلب۔ گویائی (بولنے کی طاقت) میری بدقسمتی پر رو رہی ہے میں شرمندہ گوش سماعت حرفِ زیرلب ہوں۔

۱۱۔ مشت خاک (ف) مٹھی بھر خاک۔ **کھلتا نہیں** (ہ) بھید کا پتہ نہیں چلتا۔ **آئینہ** (ف) شیشہ یہاں مراد آئینہ سکندر سے ہے گرد۔ وصول۔ **کدورت** (ع) میل کچیل۔ نثر میں مشتِ خاک پریشاں ہوں۔ لیکن کچھ نہیں کھلتا (میں) سکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدورت ہوں۔ مطلب۔ میں (اتنا جانتا ہوں) مٹھی بھر خاک کا پتلا ہوں۔ مجھے پتہ نہیں چلتا کہ سکندر کا رتبہ رکھتا ہوں یا اُس کے بنائے ہوئے شیشہ کا رُتبہ رکھتا ہوں یا اُس شیشے کو گندہ کرنے کی میل کچیل ہوں۔

۱۲۔ **مقصد** (ع) مذکر۔ مطلب۔ ارادہ۔ **ظلمت** (ع) مونث تاریکی۔ نثر۔ یہ سب کچھ ہے مگر میری ہستی قدرت کا مقصد ہے۔ جس کی حقیقت سراپا نور ہو۔ میں وہ ظلمت ہوں۔ مطلب۔ یہ سب کچھ ہے یعنی میری حیثیت کچھ نہیں باوجود اس کے میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا وجود قدرت کے ارادے سے ظہور پذیر ہوا۔ میں وہ تاریکی ہوں کہ جو سر سے لیکر پاؤں تک نور ہو (دردِ دل)

۱۳۔ **خزینہ** (ف) خزانہ۔ نثر۔ خزینہ ہوں۔ مشت خاک صحرا نے مجھ کو چھپایا۔ کسی ...... دولت ہوں۔ مطلب۔ میں بیش بہا خزانہ ہوں۔ مجھے صحرا کی مٹھی بھر خاک نے چھپادیا۔ کسی کو کیا خبر کہ میں کہاں ہوں کس کی دولت ہوں اور دردِ دل عاشق کا دوست ہے)

۱۴۔ **ممنون** (ع) احسان کیا گیا۔ **عرصہ**۔ (ع) مذکر میدان (۲) زمانہ دراز۔ نثر میری نظر ممنونِ سیرِ عرصہ ہستی نہیں (رہے) میں ... ولایت ہوں میری نظر نے زندگی کے میدان کی سیر نہیں کی اس واسطے میری نظر پر زندگی کا کوئی احسان نہیں۔ میں ایک چھوٹی سی دنیا ہوں کہ جسے

بذاتِ خود ایک مُلک ہوں۔

۱۵۔ صہبا (ع) مونث۔ سُرخ شراب۔ ساقی (ع) مذکر پلانے والا۔ حقہ یا شراب پلانے والا۔ پیمانہ (ف) پیالہ۔ میخانہ (ف) شراب خانہ۔ نثر۔ نہ صہبا..... نہ پیمانہ (ہوں) میں..... حقیقت ہوں۔ مطلب۔ نہ سُرخ شراب ہوں نہ شراب پلانے والا ساقی ہوں نہ میں شراب کی مستی ہوں۔ نہ شراب پینے کا پیالہ ہوں۔ دراصل میں اس ہستی کے شراب خانے میں ہر چیز کی حقیقت ہوں۔

۱۶۔ راز (ف) بھید۔ دوعالم (ف) مراد دُنیا۔ نثر۔ مجھے..... دکھاتا ہے نہی کہتا..... آنکھوں کے آتا ہے۔ مطلب مجھے میرے دل کا آئینہ مجھے دنیا کے بھید دکھا دیتا ہے۔ میں وہی کچھ کہتا ہوں جو کچھ آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔

۱۷۔ عطا ہونا (ع ل) انعام ملنا۔ رنگین بیان (ف) خوش الحان جس کی عبارت رنگین ہو۔ بام (ف) مذکر۔ کوٹھا۔ چھت۔ عرش (ع) مذکر۔ آٹھواں آسمان۔ طایر۔ پرندہ۔ ہمزبان (ف) ملکر گانے والا ساتھ بات چیت کرنے والا۔ ایک زبان۔ نثر۔ رنگین بیانوں میں مجھ کو ایسا بیان عطا ہوا کہ میرے ہمزبانوں میں بام عرش کے طایر ہیں۔ مطلب۔ خداوند کریم نے مجھ کو وہ رنگین بیانی عطا کی کہ میرے ہمزبان فرشتے ہیں۔ یعنی میرا کلام بہت ہی پاک اور صاف ہے۔ جسے فرشتے بھی پسند کرتے ہیں۔

۱۸۔ جنون۔ دیوانگی۔ فتنہ (ع) مذکر۔ فساد۔ دیوانگی۔ فتنہ ساماں (ع ف) فسادی۔ قضا (ع) حکم خدا۔ موت۔

رازداں (ف) بھیدی۔ نثر۔ میرے جنونِ فتنہ ساماں کا ایک یہ بھی اثر ہے۔ میرا آئینۂ دل قضا کے رازدانوں میں ہے۔ مطلب میری فسادی دیوانگی کا یہ بھی اثر ہے کہ میرے دل کا شیشہ قضا کا رازداں ہو۔

تشریح - یعنی میری دیوانگی وہ اثر رکھتی ہے کہ میرے دل کا شیشہ صاف ہوگیا ہے اس میرے دل میں بہت سے قدرت کے راز دکھائی دیتے ہیں۔ گویا میرا دل خدا کے حکم کا رازداں ہے۔

۱۹- **عبرت خیز** (ع ف) خوف اور نصیحت دلانے والی بات۔ افسانہ - (ف) مذکر۔ قصہ۔ نثر اے ہندوستان! مجھ کو تیرا نظارہ رُلاتا ہے۔ تیرا افسانہ سب فسانوں میں عبرت خیز ہے۔ مطلب - اے ہندوستان جب میں تیری حالت دیکھتا ہوں تو مجھے تیری حالت زار پہ رونا آجاتا ہے۔ تیری داستان دنیا بھر کی داستانوں میں سب سے زیادہ خوفناک اور نصیحت دلانے والی ہے۔

۲۰- **کلک** (ف) مونث قلم۔ **ازل** (ع) ابد کی ضد وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو۔ **کلک ازل** - قضا و قدر کا قلم - **نوحہ خواں** (ع - ف) ماتم کرنے والا۔ نثر مجھے ایسا رونا دیا گیا کہ سب کچھ دے دیا کلکِ ازل نے مجھ کو تیرے نوحہ خوانوں میں لکھا۔ مطلب قضا و قدر کے قلم نے میری قسمت میں لکھ دیا کہ میں ماتم منا تا رہوں یعنی مجھے تو رونا ایسا دیا کہ وہ ختم ہی نہیں ہوتا گویا مجھے رونا ہی رونا ملا اور کچھ بھی عیش کا سامان نہیں ملا۔

۲۱- **برگ** (ف) پتی - **گل** (ف) گلاب کا پھول۔ **گلچیں** (ف) پھول توڑنے والا - **رزم آرائی** (ف) لڑائی کرنا۔ نثر۔ گلچیں

اس باغ میں نشانِ برگ گل تک بھی نہ چھوڑا۔ تیری قسمت سے باغبانوں میں رزم آرائیاں ہیں۔ اے پھول توڑنے والے تو نے اس باغ میں پھول کی پتی تک نہیں چھوڑی (دونوں ہاتھوں سے ہندوستان کو لوٹا) تیری قسمت ایسی اچھی ہے کہ اس باغ کے مالی آپس میں لڑ رہے ہیں اور تیرا داؤ لگ رہا ہے۔ (یعنی ہندوستان کی پھوٹ سے حملہ آوروں نے ہندوستان کو خوب لوٹا)

۲۲۔ آستین ۔ کرتے کے بازو کا حصہ ۔ گردوں (ف) آسمان عنادل (ع) واحد عندلیب ۔ بلبلیں ۔ آشیانہ (ف) گھونسلا۔ نثر۔ گردوں نے آستین میں بجلیاں چھپا کر رکھی ہیں۔ باغ کے عنادل آشیانوں میں غافل نہ بیٹھیں ۔ مطلب آسمان نے دھوکا دینے کے لئے یا تکلیف دینے کے لئے مصائب کی بجلیاں آستین میں چھپا رکھی ہیں۔ ان بلبلوں کو (مراد اہل ہند کو) اپنے گھونسلوں میں (یعنی اپنے اپنے عیش وعشرت کے سامان میں) اس مصائب سے غافل نہیں بیٹھنا چاہیئے بلکہ ان رنج والم کا مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو جانا چاہیئے۔

۲۴۔ صدا (ع) مونث ۔ گونج ۔ آواز ۔ فقیر کے مانگنے کی آواز) وظیفہ (ع) مذکر ۔ ورد ۔ طایر (ع) پرندہ ۔ بوستاں (ف) باغ ۔ باغیچہ ۔ شیخ سعدی کی مشہور منظوم کتاب کا نام ۔ نثر۔ اے غافل میری صدا سُن یہ ایسی چیز ہے جس کو وظیفہ جان کر طایر بوستاں میں پڑھتے ہیں ۔ مطلب ۔ اے غافل تو میری آواز کو غور سے سُن میری آواز وہ اثر رکھتی ہے کہ جسے ورد سمجھ کر پرندے باغوں میں پڑھتے ہیں۔ یعنی جانوروں کو بھی میری آواز پیاری لگتی ہے۔

۲۴- مشورہ (ع) صلاح - تجویز - سازش - نادان (ف) بیوقوف - نثر نادان! وطن کی فکر کر مصیبت آنے والی ہے - تیری بربادیوں کے مشورے آسمانوں میں ہیں - مطلب اے نادان ہندی اپنے پیارے وطن کی فکر کر اس پر تازہ مصیبت آنے والی ہے - دیکھ تیری بربادی کا ذکر و اذکار تو آسمان میں فرشتے بھی کر رہے ہیں اور تجھے کچھ خیال نہیں

۲۵- عہد (ع) مذکر - زمانہ - وقت - کہن (ف) پرانا - نثر - ذرا ... ہونے والا ہے بھلا عہد کہن کی داستانوں میں کیا دھرا ہے - مطلب اے غافل ہندی نوجوان دیکھ ہندوستان میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور آئندہ کیا ہونے والا ہے بھلا پرانی ہندوستان کی داستانوں میں کیا رکھا ہے -

* تشریح - یعنی اگر ہم ہندوستان کی بہادری کے افسانے یاد کرتے رہیں اور خود بہادر نہ بنیں تو کیا فائدہ ؟ ہمارا فرض ہے کہ ہندوستان میں اتفاق کا بیج بوئیں ؎

ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

۲۶- فریاد (ف) آہ و نالہ - استغاثہ - نثر کہاں تک یہ خاموشی (تو رکھے گا) لذتِ فریاد پیدا کر - تو زمین پر ہو اور تیری صدا آسمانوں میں ہو - مطلب اے غافل ہندی جوان تو کب تک دلی ولولوں کو دبا کر چپ بیٹھا رہے گا - بلکہ آہ و نالہ زاری کی لذت پیدا کر گو تو زمین پر ہو مگر تیری فریاد کی آواز سارے آسمانوں میں گونج جائے - مراد ساری دنیا کے دل کو تیری فریاد ہلا دے -

۲۷- داستان (ف) مونث - کہانی - سرگذشت - لمبی کہانی

نثر: اے ہندوستان والو نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے تمہاری داستان تک بھی داستانوں میں نہ ہو گی۔ مطلب - اے اہل ہند اگر تم اپنی بگڑی ہوئی حالت کو نہ دیکھو گے تو دنیا سے تمہارا نام و نشان مٹ جائے گا - تمہارا حال تو تواریخوں سے بھی اڑ جائے گا - کوئی مورخ تمہارا نام لینا بھی پسند نہیں کریگا ۔

۲۸ - آئین (ف) مذکر - قانون - رسم و رواج - اسلوب (ع) مذکر - راہ - طریقہ - فطرت (ع) قدرت - گام زن (ف) چلنے والا - محبوب ہما (ع) پیارا - دوست - معشوق - نثر - یہی ۔۔۔۔ فطرت ہے جو راہ عمل میں گامزن ہے محبوب فطرت ہے - مطلب قدرت و فطرت کا یہ اصول ہے کہ جو عمل کرتا رہتا ہے یعنی جو کچھ کہتا اور سنتا ہے بشرطیکہ وہ درست ہو اُس پر عمل کرتا ہے - قدرت اُسے اپنا پیارا منتخب کر لیتی ہے یا دوسرے الفاظ میں وہی دنیا میں ترقی کرتا ہے جو عمل کا حامی ہے ۔

۲۹ - ہویدا (ف) ظاہر - پنہاں (ف) پوشیدہ - نثر آج اپنے زخم پنہاں ہویدا کر کے چھوڑوں گا ۔۔۔۔ کر کے چھوڑوں گا مطلب آج اپنے پوشیدہ زخموں کو سب کے سامنے ظاہر کر دوں گا اور وہ خونی آنسو بہاؤں گا کہ محفل سُرخ رنگ کی ہو جائے گی - اور نمونہ باغ بن جائے گی ۔

تشریح - یعنی میں اپنے دلی جذبات سب کے سامنے پیش کروں گا اور وہ ہو گی ہندوستان کی حالت زار وہ کہانی اتنی دردناک ہے کہ میرے آنسو خونی بن جائیں گے - جہاں جہاں وہ خون کے قطرے

گریں گے وہ جگہ سُرخ ہو جائے گی ایسا معلوم ہو گا جیسے پھول بکھرے ہوئے ہیں۔

۳۰۔ سوز (ف) ذکر جلن۔ **پنہاں**۔ پوشیدہ۔ تاریک (ف) سیاہ۔ اندھیرا۔ **چراغاں** (ف) روشنی۔ بہت سے چراغوں کا جلنا۔ نثر۔ مجھے ہر شمع دل کو سوز پنہاں سے جلانا ہے تیری.... چھوڑوں گا۔ مطلب میں نے اپنی اندرونی جلن سے (یعنی ہندوستان کے ساتھ جو مجھے محبت ہے) ہر ہندی کے دل کی شمع کو جلانا ہے۔ اے ہند تجھ میں جو جہالت کا اندھیرا چھایا ہوا ہے اس میں روشنی پیدا کردوں گا۔

تشریح۔ یعنی ہر اہل ہند کے دل میں ہندوستان کے لئے محبت پیدا کردوں گا۔ ہر دل سے جہالت کا اندھیرا دور کردوں گا۔

۳۱۔ مگر (ف) شاید۔ **غنچہ** (ف) کلی۔ **صورت** (ف) شکل مانند۔ **درد آشنا** (ف) درد سے آگاہ۔ دردمند۔ **مشت خاک** (ف) مٹھی بھر مٹی۔ **پریشان** (ف) حیران منتشر۔ بکھر۔ نثر۔ مگر غنچوں کی صورت دل درد آشنا پیدا ہوں چمن میں.... چھوڑوں گا مطلب۔ میں اپنی مٹھی بھر خاک کو ہندوستان کے باغ میں بکھیر دونگا (یعنی اہل ہند پر خود کو نثار کردوں گا) شاید کلیوں کی مانند درد کی مہوست آگاہ دل پیدا ہو جائیں تاکہ دوبارہ ہند کا باغ کھل جائے۔ اسکی مہک دُور دُور پہونچ جائے۔

۳۲۔ تسبیح (ع) مونث۔ مالا۔ بکھرے دانے ان سے مراد ہے اہل ہند جن میں نااتفاقی ہے نثر۔ (میں نے) ان بکھرے

ہوئے دانوں کو ایک ہی لڑی میں پرو دینا ہے گویہ بات مشکل ہے۔ مگر میں اس مشکل کو آسان بنادوں گا۔

تشریح - اہل ہند میں مذہب کے نام پر بہت سے جھگڑے ہو جاتے ہیں۔ جس سے ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں شاعر کا مقصد یہ ہے کہ ان کو سیدھا راستہ دکھا کر میں میل ملاپ پیدا کردونگا سب اپنے آپ کو اہل ہند سمجھ کر محبت و پیار کریں گے گویا ایک لڑی میں پروئے جائیں گے۔

۳۳ - **ہمنشین** (ف) پاس اُٹھنے بیٹھنے والا۔ **شغل** (ع) ذکر۔ کام کاج۔ **سینہ کاوی** (ف) چھاتی پٹنا۔ چھاتی کو چھیلنا۔ **داغ** (ف) نشان۔ **نمایاں** - (ف) ظاہر۔ **نثر** اے ہمنشین مجھے شغل سینہ کاوی میں رہنے دے کہ میں ..... چھوڑوں گا۔

مطلب - اے میرے دوست مجھے اسی طرح سے چھاتی چھیلنے دے کیونکہ میں تو اپنی چھاتی پھاڑ ڈالوں گا۔ اور ہندوستان کے لئے جو میرے دل میں محبت کا نشان ہے سب کو دکھادوں گا تاکہ دوسرے بھی دلوں میں محبت پیدا کریں۔

۳۴ - **آئینہ حیراں** (ف) شعرا آئینہ کو حیران کیا کرتے ہیں۔ نثر - جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے جہان کو دکھادونگا۔ تجھے ..... کرکے چھوڑوں گا۔ مطلب جو کچھ میری آنکھوں نے دیکھا ہے وہی دنیا کے سامنے پیش کردوں گا۔ مجھے بھی آئینہ کی طرح حیران کرکے رہونگا۔ یعنی جب میں ہند کی دردناک حالت پیش کروں گا جو کبھی اُس حالت کو دیکھے گا اُس کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی جو آئینہ کے متاب

ہوں گی۔

۳۵ پنہاں (ف) پوشیدہ۔ چشم بینا (ف) دیکھنے والی آنکھ تقاضا (ع) مذکر۔ خواہش۔ درخواست۔ نثر جو پردوں میں پنہاں ہے ...... بتی ہے زمانے ...... دیکھ لیتی ہے۔ مطلب۔ پردوں کے پیچھے جو کچھ چھپا ہوتا ہے ایک بصارت بھری آنکھ اُس چھپی ہوئی شے کو دیکھ ہی لیتی ہے زمانے کی طبیعت کی خواہش کو بھی دیکھ لیتی ہے۔

تشریح۔ جب انسان کی باطنی آنکھ کھل گئی ہو وہ دلی راز بھی معلوم کر سکتا ہے۔

۳۶۔ رفعت (ع) مونث۔ بلندی۔ آشنا (ف) واقف یار۔ پستی (ف) نیچان۔ ضد رفعت۔ مثال۔ نظیر نمونہ۔ کہانی۔ نقش پا پاؤں کا نشان۔ نثر۔ تو نے رفعت کی لذت سے دل کو آشنا نہ کیا تو نے عمر پستی میں مثال نقش پا گذاری۔ مطلب۔ تو نے بلندی سے اپنے دل کو واقف نہ بنایا۔ ساری عمر گراوٹ میں پاؤں کے نشان کی مانند گذاری۔

تشریح۔ یعنی دل زیادہ تر گراوٹ کی طرف جاتا ہے بلند خیالی کی طرف کم رغبت کرتا ہے حالانکہ فرض یہ ہے کہ ہم خیالات میں بلند درجہ حاصل کریں۔

۳۷۔ بستہ (ف) بندھا ہوا۔ بیرون (ف) باہر۔ حیرت آشنا (ف) حیرانگی سے واقف۔ حیران۔ نثر دل محفل رہا مگر اپنی نگاہوں کو تو نے بیرون محفل سے حیرت آشنا نہ کیا۔ مطلب۔ دل محفل میں بندھا رہا مگر تو نے اپنی نگاہوں کو محفل کی باہر کی چیزوں سے آشنا نہ کیا۔

۳۸- فِدا کرنا (و) نثار کرنا۔ حَسِین (ع) خوبصورت۔ ادا (ع ؤ) مونث۔ ناز و انداز۔ رمز و اشارہ۔ نثر۔ دل کو حسینوں کی اداؤں پر فدا کرتا رہا مگر تو نے اس آئینے میں اپنی ادا نہ دیکھی۔ مطلب۔ تو خوبصورت معشوقوں کے ناز و انداز پر اپنے آپ کو قربان کرتا رہا مگر تو نے اس دل کے آئینے میں اپنا جلوہ نہ دیکھا ؎

پایا جو آپ کو پایا خدا کے تیں

۳۹- تعصب (ع) مذکر۔ طرفداری۔ دہر (ع) مذکر۔ زمانہ۔ آئینہ خانہ (ف) شیشے کا گھر مراد دنیا۔ نثر۔ ناوان دہر کے آئینہ خانہ میں تعصب چھوڑ۔ جن کو تو نے بُرا سمجھا ہے یہ تیری تصویریں ہیں۔ مطلب۔ اے غافل و جاہل (اندھا دھند (مذہبی) طرفداری کو چھوڑ جنکو تو بُرا سمجھتا ہے اس دنیا میں وہ تو تیری ہی تصویریں ہیں۔

تشریح۔ اے جاہل نظر غایر سے دیکھ ہم سب خدا تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے ہیں جب ہمارا مالک ایک ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ پھر یہ مذہبی جھگڑا کیسا؟

۴۰- سراپا (ف) تمام۔ نالہ (ف) آہ و زاری۔ بیداد (ف) مونث۔ ظلم۔ سوز (ف) جلن۔ سپند (ف) کالا دانہ آسا (ف) مانند۔ گرہ (ف) گانٹھ۔ صدا۔ آواز۔ گرہ باندھنا نثر۔ سراپا ۔ ۔ ۔ ۔ ہر طلا سپند آسا تو نے گرہ میں صدا باندھ رکھی ہے۔ مطلب۔ سر سے لیکر پاؤں تک یعنی تمام کا تمام زندگی کی جلن کا بیداد نالہ بن جا۔ تو نے اپنی گرہ میں سپند کی مانند آواز باندھ رکھی ہے۔ یعنی کالے دانے کو جب آگ میں رکھتے ہیں تو ایک دم پٹاخا سُنا جاتا ہے۔

۴۱ - صفا (ع) پاک صاف ہموار - آرایش (ف) حاصل مصدر - آرام - تعلق (ع) علاقہ - رشتہ کف (ف) ہتھیلی - حنا (ع) مونث مہندی - نثر - صفائے دل کو آرایش رنگ تعلق سے کیا - او ناداں تو نے حنا کف آئینہ پر باندھی ہے - مطلب - دل کی صفائی کو رشتہ داری کے رنگ سے کیا واسطہ - اے ناداں اگر تو نے دل کو رشتہ داری کے رنگ سے رنگا ہے تو تو نے گویا آئینہ کی ہتھیلی پر مہندی لگائی ہے - اس مہندی لگانے سے شیشہ کی اصلی خوبی جاتی رہی - اسی طرح اگر دل تعلقات سے آزاد نہ ہوگا تو وہ بھی صاف نہیں -

۴۲ - کج بینی (ف) ٹیڑھا دیکھنا یعنی گھور گھور کر دیکھنا - چلیپا (ف) مونث - سولی - نثر - زمین ...... پہ روتا ہے غضب ہے تو نے سطر قرآن کو چلیپا کر دیا - مطلب - زمین ہی کیا تیری کج بینی پر - آسمان بھی روتا ہے - قہر ہے کہ تو نے قرآن کی سطر کو سولی بنا دیا -

۴۳ - توحید (ع) مونث - خدا کو ایک ماننا - بُت (ف) مذکر مورتی - معشوق - پندار (ف) غرور - نثر - زبان سے گر توحید کا دعوے کیا تو کیا حاصل! تو نے بت پندار کو اپنا خدا بنایا ہے - مطلب اگر تو نے زبانی زبانی دعوی کیا کہ ہم توحید پرست ہیں تو اس سے کیا فائدہ (فائدہ تو تب ہے جب خلق خدا کو ایک خدائی سمجھ کر تواضع کریں اور محبت کریں) تو نے تو تکبر کے بت کو اپنا خدا بنایا ہے - یعنی تو تکبر کرتا ہے کہ میں توحید پرست ہوں اور دوسرے مذہب والوں سے تو نفرت کرتا ہے - یہ کیسی توحید پرستی ہے ؟

۴۴ - مطلق (ع) آزاد - مقید (ع) مذکر - قیدی - پابند

نثر۔ تو نے یوسف کو کوئیں میں جو دیکھا تو کیا دیکھا۔ اے غافل جو مطلق تھا تو نے مقید کر دیا۔ مطلب۔ اگر تو نے یوسف کو (محبوب حقیقی) کو کوئیں میں پڑا دیکھا تو کیا دیکھا جو آزاد تھا اُسے تو نے قیدی بنا دیا۔

۴۵۔ ہوس (ع) مونث۔ خبط (ف) لالچ (ا) شہوت۔ بالا (ف) اُوپر۔ منبر (ع) مذکر۔ اُونچی جگہ۔ مسجد میں وہ اُونچا مقام جہاں خطیب خطبہ پڑھتا ہے۔ افسانہ خوانی (ف) قصہ پڑھنا۔ نثر تجھے رنگین بیانی کی ہوس بالائے منبر ہے۔ تیری نصیحت بھی ایک افسانہ خوانی کی صورت ہے۔ مطلب۔ تجھے تو یہ ہوس ہے کہ تو مسجد میں منبر پر اُوپر چڑھ کر تقریر کرے اس لئے تیری نصیحت بھی قصہ خوانی سے بڑھ کر نہیں۔

۴۶۔ حُسن (ع) مذکر۔ خوبی بیحد گی۔ خوشنمائی۔ خوبصورتی۔ عالم سوز (ع) دنیا کو جلانے والا۔ چشم پرنم (ف) غم سے بھری ہوئی آنکھ۔ روتی ہوئی آنکھ۔ نثر۔ اپنی چشم پرنم کو وہ حُسنِ عالم سوز دکھا جو پروانے کو تڑپاتا ہے۔ شبنم کو رلواتا ہے۔ مطلب۔ اپنی آنسو بھری آنکھ کو وہ حُسنِ عالم سوز دکھا جس حُسن کو دیکھ کر پروانہ شمع پر جل کھپتا ہے اور شبنم پھول پر اپنی شکل پانی میں تبدیل کر لیتی ہے تھوڑی دیر میں ہی منیست و نابود ہو جاتی ہے۔

۴۷۔ نرا (ف) صرف۔ بوالہوس (ع) بڑا لالچی نفسانی خواہشات کا سخت حریص۔ مقصد (ع) مذکر۔ مطلب۔ ارادہ چشم آدم (ف ع) انسان کی آنکھ۔ نثر۔ اے بوالہوس نرا نظارہ ہی اس کا مقصد نہیں۔ کسی نے کچھ سمجھ کر چشم آدم کو بنایا ہے۔ اے لالچی

خداوند کریم نے کوئی خاص حکمت رکھ کر ہی انسان کی آنکھ بنائی ہے آنکھ کا کام صرف ظاہر اشیا کے دیکھنے تک ہی ختم نہیں ہو جاتا۔

۴۸۔ جام (ف) مذکر پیالہ - گلاس - جم - جمشید بادشاہِ ایران جامِ جم (ف) مذکر۔ جمشید کا پیالہ جو حکمائے فارس نے بنایا تھا جس سے آئندہ کا حال معلوم ہو جاتا تھا۔ حقیقت - اصلیت - نثر اگر اس نے سارے عالم کو بھی دیکھا تو کیا دیکھا جم کو جام سے اپنی حقیقت کچھ نظر نہ آئی مطلب - اگر آنکھ نے ساری دنیا کو دیکھ لیا تو کیا فائدہ جب کہ اس نے اپنی حقیقت کو نہ دیکھا - اس آنکھ کی بھی حالت وہی ہوئی جیسے جمشید اپنے پیالے سے دنیا کی حالت دیکھتا تھا مگر اپنی حالت کا اُسے پتہ نہ چلا۔

۴۹۔ شجر (ع) مذکر - درخت - فرقہ آرائی (ع ف) فرقہ بندی کرنا - علیحدہ علیحدہ قوم بنانا - تعصب - طرفداری - ثمر (ع) مذکر - پھل - جنت (ع) مونث - باغ - بہشت - آدم حضرت آدمؑ آپ کو حکم ہوا تھا کہ گیہوں نہ کھانا - مگر آپ نے سانپ اور شیطان کے بہکانے سے گیہوں کھا لیا آپ کو جنت سے نکال دیا گیا - نثر - فرقہ آرائی شجر ہے - تعصب اس کا ثمر ہے یہ وہ پھل ہے کہ آدم کو جنت سے نکلواتا ہے - مطلب - فرقہ بندی ایک پیڑ ہے - اس پیڑ کا پھل ہے اندھا دھند طرفداری (مذہبی طرفداری) یہ تعصب کا وہ پھل ہے جو حضرت آدمؑ کو بہشت سے نکلواتا ہے -

تشریح - تعصب وہ پھل ہے کہ اہلِ ہند کو ہند سے لُطف نہیں اُٹھانے دیتا - گویا اہلِ ہند ہندوستان میں رہتے ہوئے بھی اس سے خارج ہیں - جیسے حضرت آدم بہشت سے باہر کئے گئے -

۵۰ - جذبہ (ع) مذکر - جوش دل قلبی کشش - خورشید (ف) مذکر سورج - رفعت - بلندی - تمنّا - خواہش - نثر - جذبہ خورشید سے ایک برگ گل تک بھی نہ اُٹھا - یہ رفعت کی تمنا ہے کہ شبنم کو لے اُڑتی ہے - مطلب - خورشید کے جذبہ سے تو ایک پھول کی پتی بھی اوپر نہ اُٹھ سکی - شبنم کو بلندی تمنا تھی وہی تمنا اُسے اوپر لے اُڑی - مراد ہمیشہ بلند خیالی چاہیئے - پست خیال کبھی نہیں ہونا چاہیئے -

۵۱ - مجروح (ع) زخمی - اُلفت (ع) مونث - دوستی محبت - درمان (ف) مذکر علاج - مرہم (ع) مذکر (و) زخم پر لگانے کی دوا - نثر - مجروح اُلفت فکرِ درمان میں نہیں پھرا کرتے یہ زخمی اپنے مرہم کو آپ پیدا کر لیتے ہیں - مطلب - محبت کے مارے ہوئے اپنی بیماریٔ دل (عشق کی بیماری) کو دُور کرنے کے علاج کی فکر میں نہیں رہتے وہ تو خود ہی اپنی بیماری کے لئے دوا پیدا کر لیتے ہیں -

۵۲ - شرر (ع) مذکر آگ کی چنگاری - سراپا (ف) سب ریاض - باغ (واحد روضہ) - طور - پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ ع کو دیدار ہوا تھا - نثر - محبت . . . ہوتا ہے ذرا سے . . . . طور ہوتا ہے مطلب جس دل میں محبت کی چنگاری ہے وہ دل روشنی سے بھرا ہوا ہے جیسے ایک بیج سے طور کا باغ پیدا ہو جاتا ہے - جہاں تجلی ہوئی تھی یہی نظارے محبت کے بیج کے ہیں -

۵۳ - مجروح - زخمی - تیغ (ف) مونث تلوار - آرزو - خواہش رفو (ع) کپڑے کی مرمت - نثر - مجروحِ تیغ آرزو رہنا ہر دُکھ کی دوا ہے آزادِ احسان رفو رہنا علاجِ زخم ہے - مطلب - آرزو کی تلوار سے

زخمی رہنا ہر دُکھ کی دوا ہے (یعنی ہمارے دل میں درد ہونا چاہیئے اپنے محبوب کا اپنی منزل مقصود کا) اور کسی کا احسان نہ جھیلنا یہی زخم کا علاج ہے

تشریح - ہمارے دل میں دردِ عشق ہونا چاہیئے اور دنیا میں کسی کا احسان اُٹھانا نہیں چاہیئے - جس میں درد دل ہے اور جو کسی کا احسان نہیں اٹھاتا وہی ہر رُوحانی بیماری سے آزاد ہے -

۵۴ - بیخودی (ف) مونث بے ہوشی مستی - **فلک** (ع) مذکر - آسمان - جمع افلاک - **تا** - تک - **پرواز** (ف) اُڑان - **شکست** (ف) ٹوٹنا - **بو** - (ف) خوشبو - نثر - شراب بیخودی سے تا فلک میری پرواز ہے - میں نے بو بن کے رہنا شکستِ رنگ سے سیکھا ہے - مطلب - مستی کی شراب سے آسمان تک میں اُڑ جاتا ہوں (مراد جب میں عشق حقیقی میں مست ہو جاتا ہوں تو میرے خیالات اتنے بلند ہو جاتے ہیں جو رُتبے میں آسمان سے کم نہیں ہوتے) رنگ کے ٹوٹنے سے میں نے خوشبو بن کے سیکھا ہے (کیونکہ خوشبو لوگوں کو سُکھ دے کر خود ختم ہو جاتی ہے)

۵۵ - دیدۂ گریاں (ف) روتی ہوئی آنکھ - **نوحہ خوانی** (ف) رونا - **عبادت** (ع) بندگی - **باوضو** (ع) مذکر نماز کے واسطے ہاتھ منہ پاؤں وغیرہ بطریق شریعت دھونا - نثر - وطن کی نوحہ خوانی میں دیدۂ گریاں کیا تھے - ہردم باوضو رہنا چشم شاعر کی عبادت ہے - مطلب - وطن کی نوحہ خوانی میں میری روتی ہوئی آنکھ رونے سے بند ہی نہیں ہوتی کیونکہ شاعر کی آنکھ کی عبادت وطن کے لئے آنسو بہاتے رہنا ہے اور شاعر کی آنکھ سے آنسو بہنا گویا شاعر کا یہ وضو ہے -

۵۶ - **شاخ گل** (ف) پھولدار ٹہنی - **آشیاں** (ف) مذکر گھونسلا
بے آبرو (ف) بے عزت - نثر - اپنا آشیاں شاخِ گل پر کیا سمجھ کر
بنائیں آہ چمن میں جو بے آبرو رہنا ہو کیا رہنا ہے) مطلب - ہم پھولدار ٹہنی
پر کیا سوچ کر گھونسلا بنائیں - افسوس اگر باغ میں بے عزت ہو کر رہنا نصیب
ہو تو وہ کیا رہنا ہے (مراد ہندوستان کے باغ میں بغیر میل ملاپ کے رہنا گویا
بے عزت ہو کر رہنا ہے یعنی ہم ہندی دنیا بھر میں بدنام ہو چکے ہیں کہ ہم میں اتفاق
نہیں ہے شاعر چاہتا ہے کہ اس طرح بدنام ہو کر رہنا نہ چاہیئے)۔

۵۷ - **اسیر** (ع) مذکر - قیدی - **امتیاز** - تمیز - فرق -
ما و تو - (ف) ہم اور تم یعنی ہم فلاں مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا تم
فلاں مذہب سے تعلق رکھتے ہو - نثر - جو تو سمجھے تو آزادی محبت میں پوشیدہ
ہے اسیر امتیاز ما و تو رہنا غلامی ہے - مطلب (اگر تو سمجھے تو میں تمہیں آزادی
اور غلامی کی تعریف بتاتا ہوں) اگر اہل وطن کے لئے محبت ہے تو اس محبت
میں ہماری آزادی پوشیدہ ہے - ہم اور تم کی تمیز کا قیدی بنے رہنا ہی
غلامی ہے - علامہ اقبال چاہتے ہیں کہ اے ہند کے نوجوانوں یہ ما و تو کا امتیاز
دور کرو اور آپس میں محبت کرنا سیکھو -

۵۸ - **استغنا** (ع) مونث بے پروائی - **نگوں** (ف) اُلٹا -
ساغر (ف) مذکر - پیالہ - **مثل** (ع) مانند - **حباب** (ع) مذکر
پانی کا بلبلا - **آب** (ف) پانی - **جُو** - ندی - نثر - پانی میں یہ استغنا ہے
ساغر کو نگوں رکھتا ہے تجھے بھی مثل حباب آب جو رہنا چاہیئے - مطلب -
پانی میں وہ بے پروائی ہے کہ بلبلے کے پیالے کو اوندھا رکھتا ہے (مراد
پانی کسی سے مانگنا نہیں چاہتا) اس طرح تجھے بھی ندی کے پانی کے بلبلے

کی مانند ہی اوندھے رہنا چاہیئے یعنی کسی کے سامنے دستِ سوال نہیں کھولنا چاہیئے۔

۵۹۔ **بے پروا** (ف) بے فکرا۔ دولت مند۔ سُستی۔ توجہ نہ کرنے والا۔ **بیگانہ خو** (ف) کسی سے ملکر نہ رہنے والا وہ شخص جس کی سرشت میں محبت نہ ہو۔ **خیر** (ع) مونث۔ نیکی بھلائی۔ نثر۔ اپنوں سے بے پرواہ رہ اسی میں تیری خیر ہے او بیگانہ خو اگر دنیا میں رہنا منظور ہو۔ مطلب۔ اے سنگدل اگر تجھے اس دنیا میں رہنا منظور ہے تو اپنے عزیز و اقارب قوم وطن سے بے پرواہ نہیں رہنا چاہیئے اسی میں تیری بھلائی ہے۔

۶۰۔ **رُوح پرور**۔ رُوح پالنے والا۔ **نوعِ انسان**۔ مراد انسان۔ **جام**۔ پیالہ۔ **سُبو** (ف) مذکر مٹکا۔ نثر۔ نوعِ انسان کی محبت شراب رُوح پرور ہے۔ اس نے مجکو بے جام و سُبو مست رہنا سکھایا۔ مطلب۔ بنی نوعِ انسان سے محبت کرنا رُوح کو خوشی بخشتی ہے۔ اس محبت نے مجکو بغیر پیالے اور مٹکے کے مست بننا سکھایا ہے (یعنی جس انسان کے دل میں محبت ہوگی اُس کی رُوح خوش رہے گی اور وہ مست رہے گا)

۶۱۔ **شفا** (ع) مونث۔ تندرستی۔ **بخت** (ف) مذکر۔ حصہ۔ نصیب **خفتہ** (ف) سویا ہوا۔ **بیدار**۔ (ف) ہوشیار۔ جاگتا۔ نثر بیمار قوموں نے محبت ہی سے شفا پائی ہے۔ قوموں نے اپنے بختِ خفتہ کو بیدار کیا ہے۔ مطلب۔ جن قوموں میں (نا اتفاقی کی بیماری لگ گئی تھی) اُنہوں نے محبت سے ہی تندرستی حاصل کی ہے۔ جن قوموں کے

نصیب سو گئے تھے انہوں نے محبت سے اپنے سوئے ہوئے نصیبوں کو جگا یا ہے ۔ یعنی غلام تھے اور آزاد ہو گئے ہیں ۔

۶۲ ۔ دشت (ف) مذکر جنگل ۔ غربت (ع) مونث مسافرت (ی) غریبی ۔ قفس (ف) پنجرہ ۔ آشیانہ ۔ گھونسلا ۔ نثر ۔ بیاباں ...... وطن بھی ہے یہ ویرانہ ...... چمن بھی ہے ۔ مطلب ۔ محبت کا جنگل مسافرت کا جنگل بھی ہے اور وطن بھی ہے یہ ویرانہ پنجرہ بھی ہے گھونسلا بھی ہے ۔ اور باغ بھی ہے ۔ مراد محبت وہ بیابان ہے جس میں ہر رنگ موجود ہے ۔

۶۳ ۔ منزل ۔ پڑاؤ ۔ جرس ۔ گھڑیال ۔ کاروان ۔ قافلہ راہبر ۔ راہ نما ۔ راہ زن ۔ ڈاکو ۔ نثر محبت ہی وہ منزل ہے صحرا بھی (ہے) جرس بھی ...... راہزن بھی ہے ۔ مطلب ۔ محبت وہ پڑاؤ ہے کہ پڑاؤ بھی ہے صحرا بھی ۔ گھڑیال بھی یہی ہے ۔ قافلہ بھی یہی ہے راہ نما بھی یہی ہے راہزن بھی یہی ہے ۔

۶۴ ۔ مرض (ع) مذکر ۔ بیماری (ر) عادت ۔ گردش ۔ (ف) مونث ۔ چکر ۔ انقلاب ۔ چرخ (ف) مذکر آسمان ۔ کہن (ف) پرانا نثر ۔ سب اس کو مرض کہتے ہیں لیکن یہ مرض ایسا ہے جس میں علاج گردشِ چرخِ کہن چھپا ہے ۔ مطلب ۔ سب لوگ محبت (عشق) کو مرض کہتے ہیں لیکن یہ بیماری ایسی ہے جس میں علاج بڑھے آسمان کی گردش کا علاج چھپا ہوا ہے ۔

تشریح ۔ یعنی آسمان کی گردش کی ماری ہوئی قوم یا خاندان بھی ہو اگر افراد اہلِ قوم میں محبت ہوگی تو آسمانی گردش کا علاج ہو جائے گا یعنی آزادی حاصل ہو جائیگی

۶۵۔ سراپا (ف) تمام۔ پروانہ۔(ف) پتنگا۔ سوزاں (ف) جلتا ہوا۔ انجمن (ف) مونث۔ سبھا۔ مجلس۔ نثر۔ دل کا جلانا گویا سراپا نور ہو جانا ہے یہ پروانہ ...... انجمن بھی ہے۔ مطلب۔ محبت میں دل کا جلانا گویا دل کو سر سے لے کر پاؤں تک نورانی بنانا ہے۔ اگر یہ پروانہ جلنے لگ جائے تو محفل کی شمع موجود ہے۔

۶۶۔ حُسن۔ خوبصورتی۔ شے۔ چیز۔ شیریں (ف) میٹھا زیادہ کی معشوقہ۔ کوہ کن (ف) پہاڑ کھودنے والا۔ فرہاد کا لقب۔ بے ستون (ف) بغیر ستون کے۔ بغیر سہارے کے۔ ایک مشہور پہاڑ جسے فرہاد نے کھودا تھا۔ نثر۔ وہی حُسن ہے لیکن (جو) ہر شے میں نظر آتا ہے یہ شیریں ..... کوہ کن بھی ہے۔ مطلب۔ وہی محبت کا حُسن ہر شے میں نظر آتا ہے۔ یہ حُسن شیریں بھی ہے فرہاد بھی ہے بے ستون بھی ہے۔ یعنی ہر شے میں یہ حُسن موجود ہے۔

۶۷۔ تمیز (ع) مونث۔ فرق۔ ملت (ع) مونث قوم مذہب آئین (ف) مذکر۔ قانون۔ نثر۔ تمیز ملت و آئین نے قوموں کو اُجاڑا ہے مرے ..... وطن بھی ہے۔ مطلب۔ قوموں کو مذہبی اختلاف (یعنی میں ہندو ہوں وہ مسلمان ہے) نے برباد کر دیا ہے۔ کیا میرے اہلِ وطن (ہند کے نوجوانوں) کو اپنے پیارے وطن کی کچھ فکر ہے۔

۶۸۔ سکوت آموز (ف) خاموشی سکھانے والا۔ طول (ع) مذکر۔ لمبائی۔ داستانِ درد (ف) درد کی کہانی۔ تاب سخن (ف) بات کہنے کی طاقت۔ نثر۔ سکوت ..... درد ہے ورنہ زبان ..... سخن بھی ہے۔ مطلب۔ درد کی لمبی کہانی خاموش رہنا سکھاتی ہے۔ ورنہ

ہمارے منہ میں زبان بولنے کے لئے موجود ہے اور بات کرنے کا سلیقہ بھی جانتے ہیں چونکہ داستان لمبی ہے اس واسطے اب خاموش ہی ہونا پڑیگا۔

۶۹۔ ہمگیر دید۔ نہیں ہوتا تھا۔ کوتہ (ف) مختصر۔ رشتہ (ف) دھاگا۔ رہاکردم (ف) میں نے چھوڑا۔ بود تھی۔ بے پایاں (ف) بے حد۔ بخاموشی (ف) خاموشی سے۔ اداکردم۔ میں نے ادا کیا۔ نثر کوتہ ہمگیر دید رشتہ معنی رہاکردم۔ بے پایاں حکایت بود۔ بخاموشی اداکردم مطلب۔ درد کی کہانی کم نہ ہوئی تھی آخر میں نے رشتہ معنی کو چھوڑا۔ یہ حکایت بہت دراز تھی لیکن میں نے خاموشی سے ادا کردی۔

نالہ فراق

(آرنلڈ کی یاد میں)

۱۔ نالہ (ف) آہ وزاری۔ فراق (ع) جدائی۔ مغرب (ع) مونث جائے غروب یہاں مراد ہے یورپ۔ مشرق (ع) سورج نکلنے کی جگہ۔ یہاں مراد ایشیائی ممالک ہے۔ مکیں (ع) مکان میں رہنے والا۔ نثر آخر اے مکان نیز اکیں مغرب میں جا بسا۔ آہ شرق کی سرزمین اس کو پسند نہ آئی۔ مطلب۔ اے مکان آخر تجھ میں بسنے والا آخر یورپ میں جا ہی بسا اسے مشرق کی سرزمین یعنی ہندوستان میں رہنا پسند نہ آیا۔ اشارہ آرنلڈ کی طرف ہے۔ آرنلڈ علامہ اقبال کے استاد تھے۔

۲۔ صداقت (ع) مونث۔ سچائی، وفاداری۔ ظلمت (ع)

مونث تاریکی - شب (ف) رات - ضیا (ع) مونث - روشنی - فرقت (ع) مونث - جدائی - نثر - آج اس صداقت کا مرے دل کو یقین آگیا - ظلمت شب سے ضیائے روز فرقت کم نہیں (ہے) مطلب آج میرے دل کو اس سچائی کا یقین آگیا ہے کہ رات کی تاریکی سے جُدائی کے دن کی روشنی کم نہیں -

تشریح - یعنی تاریکی دکھ دیتی ہے - جُدائی کے دن کی روشنی بھی تاریکی ہی ہے - یعنی ہجر کے مارے کے لئے روز روشن بھی تاریک ہے -

۳ - تنا (ف) تنگ - زِ (ف) سے - آغوش - گود - وداع داغ - نشان - چیدہ است چُنا ہوا ہے - ہمچو (ف) مانند - شمع کشتہ - (ف) بجھی ہوئی شمع - در - میں - چشم - میری آنکھ خوابیدہ است - سویا ہوا ہے - مطلب - جب سے اُس کی وداع کی گود کا داغ چُنا جا چکا ہے - یعنی جب سے پروفیسر آرنلڈ ہم سے وداع ہوچکے ہیں بجھی ہوئی شمع کی مانند میری آنکھ میں نگہ سوئی ہوئی ہے - نثر - تا ...... چیدہ است ہمچو شمع ...... خوابیدہ است -

۴ - کُشتہ (ف) مارا ہوا - عزلت (ع) مونث تنہائی - سودا (ع) مذکر - دیوانگی - شدت (ع) سختی تیزی - نثر - کشتہ عزلت ہوں میں آبادی میں گھبراتا ہوں - شہر سے ...... نکل جاتا ہوں مطلب - میں تو تنہائی پسند کرتا ہوں بستی میں رہنے سے گھبراتا ہوں جب دیوانگی زور پکڑتی ہے تو شہر سے نکل جاتا ہوں - یعنی جب پروفیسر موصوف کی یاد آجاتی ہے تو دماغ حال تازہ کرنے کے لئے شہر سے باہر چلا جاتا ہوں -

۵ - ایام (ع) مذکر - یوم کی جمع - دن - زمانہ - سلف (ع)

گذشتہ ۔ بہر ۔ (ف) واسطے ۔ تسکین (ع) مونث ۔ آرام دینا ۔ تسلی ۔ جانب (ع) مونث طرف ۔ جمع جوانب ۔ نثر میں یاد..... تڑپاتا ہوں میں بہر تسکین ...... دوڑتا ہوں ۔ مطلب ۔ میں گذشتہ زمانے کی یاد کرکے دل کو تڑپاتا رہتا ہوں ۔ اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے تیری طرف (آرنلڈ) کی طرف دوڑا چلا آرہا ہوں ۔

۶ ۔ مانوس (ع) مائل پسند ۔ ہلا ہوا ۔ اجنبیت (ع) مذکر انجان پن ۔ نثر گو تیرے در و دیوار سے آنکھ مانوس ہے ۔ مگر میری رفتار سے میری اجنبیت ہے ۔ مطلب ۔ گو تیرے گھر سے میری آنکھ ہلی ہوئی ہے مگر میری رفتار سے انوکھا پن ظاہر ہو رہا ہے ۔

۷ ۔ خورشید آشنا (ف) سورج سے واقف مراد سورج جیسا چمکیلا ۔ عالم نما (ع ف) دنیا دکھانے والا ۔ نثر میرے دل کا ذرہ خورشید ... کو تھا آہ ..... کیا ہونے کو تھا ۔ مطلب میرے دل کا ذرہ سورج جیسا چمکیلا بننے والا تھا میرے دل کا آئینہ جو ٹوٹا ہوا تھا ۔ ساری دنیا کے حالات دکھلانے والا بننے والا تھا ۔

تشریح ۔ یعنی اگر کچھ دیر پروفیسر موصوف کی صحبت میں میں رہ جاتا تو میرے دل کا ذرہ علم سے ایسا منور ہوتا ہے جو سورج کا ہم پلہ ہوتا ۔ میرے دل کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا ۔ پروفیسر موصوف کی صحبت سے اتنا صاف ہو جاتا تھا کہ ساری دنیا کے حالات اس شیشے میں دکھائی دینے جاتے ۔

۸ ۔ نخل (ع) مذکر ۔ درخت ۔ کھجور کا درخت ۔ نثر نخل میری ..... ہونے کو تھا ۔ آہ کیا ...... ہونے کو تھا ۔ مطلب میری

دلی آرزوؤں کا پودا ہرا ہونے والا تھا - افسوس ہیں سلنے نہ معلوم پروفیسر موصوف کی برکت سے کیا کا کیا ہو جانا تھا -

۹ - ابر رحمت (ف) رحمت کا بادل - دامن (ف) پلہ - از (ف) سے - گلزار (ف) پھلواری یمن (ف) میرا - برچید (ف) بھردیا - چن دیا - رفت (ف) چلا گیا - اندک (ف) تھوڑا - بر (ف) پر - غنچہ (ف) کلی - باربد (ف) برسا - نثر - ابر رحمت سلنے میرے باغ سے دامن کو چنا اور چلا گیا - تھوڑی دیر ابر رحمت میری آرزوؤں کی کلیوں پر برسا اور چلا گیا -

۱۰ - کلیم - حضرت موسیٰ کا لقب - ذروہ - چوٹی - سینا (ع) مذکر - طور - پہاڑ - موج (ف) لہر - نفس (ف) سانس - باد (ف) ہوا - نشاط (ع) مونث - خوشی - عیش - نشاط افزا خوشی بڑھانے والے نثر - اے کلیم ذروہ سینائے علم تو کہاں ہے تری موج نفس باد نشاط افزائے علم تھی - مطلب - اے علم کے طور کی چوٹی کے موسیٰ تو کہاں ہے (آرنلڈ صاحب کو طور کا کلیم کہا ہے) تیری ایک ایک سانس علم میں اضافہ کرتی تھی اور روحانی خوشی پیدا کرتی تھی -

۱۱ - رہ پیمائی (ف) راستہ طے کرنا - سودا - دیوانگی - نثر - اب وہ شوق رہ پیمائی صحرائے علم کہاں (ہے) تیرے دم سے ہمارے سر میں بھی سودائے علم تھا - مطلب - اب وہ شوق جس سے ہم اُستاد اور شاگرد علم کے صحرا میں علمی راستے طے کرتے پھرتے تھے کہاں ہے - تیری وجہ سے ہمارے سر میں علم حاصل کرنے کا شوق تھا -

۱۲ باز - پھر - آرایش - آرام - سودا - دیوانگی - وا - کو -

غبار - گرد - کند - کرے - نثر - شورِ لیلیٰ ..... سودا کند - خاکِ مجنوں ..... صحرا کند - مطلب - لیلیٰ کے شور کو کہ پھر سودا کی آرایش کرے مجنوں کی خاک کو صحرا کا غبار بنائے -

تشریح - لیلیٰ - قیس کی معشوقہ - مجنوں - قیس لیلیٰ کا عاشق -

۱۳ - دشت (ف) جنگل - عقدہ تقدیر - تقدیر کی گرہ - وحشت - خوف - نثر دشتِ وحشت عقدہ تقدیر کو کھول دیگا - میں پنجاب کی زنجیر کو توڑ کر بھیجوں گا - مطلب - وحشت کا جنگل تقدیر کی گانٹھ کو کھول دیگا میں پنجاب کی زنجیر کو توڑ کر تیرے پاس پہنچ جاؤنگا - مراد میں سب قیدوں کو توڑ کر اے پروفیسر آپ کی خدمت میں پہنچ جاؤں گا -

۱۴ - دیدہ حیراں - (ف) حیران آنکھ - گردیدہ (ف) عاشق - نثر دیدہ حیراں تیری تصویر کو دیکھتا ہے - مگر گردیدہ تقریر کو کیا تسلی ہو - مطلب - میری حیران آنکھ تیرے دیدار کے لئے ترس رہی ہے - مگر جو آپ کی تقریر کا عاشق ہے اُس کو کیا تسلی ہوسکتی ہے - (یعنی میں تصویر دیکھتا ہوں مگر تصویر بولتی نہیں)

۱۵ - تاب (ف) طاقت - دہن (ف) منہ - خامشی - خاموشی - نثر - تصویر کا دہن تابِ گویائی نہیں رکھتا - جس کو خامشی کہتے ہیں تصویر کا سخن ہے - مطلب - تصویر کا منہ بولنے کی طاقت نہیں رکھتا تصویر کی بات تو خاموشی ہے -

تشریح - یعنی تصویر کا بولنا خاموشی ہے یعنی خاموشی ہی تصویر کا سخن ہے -

چاند

۱۔ ویرانہ (ف) مذکر۔ جنگل۔ غیر آباد جگہ۔ کشش (ف) مونث کھنچاؤ۔ دلربائی۔ موجزن (ف) لہر مارنے والا۔ نثر۔ تیرا وطن میرے ویرانے سے کوسوں دُور ہے۔ مگر دریا کے دل تری کشش سے موجزن ہو۔ مطلب۔ اے چاند تیرا وطن میرے ویرانے سے بہت دُور ہے۔ مگر تیری کشش ایسی ہے کہ میرے دل میں جو ایک دریا کی مانند ہیں لہریں پیدا ہو رہی ہیں۔

تشریح۔ گو چاند بہت دُور ہے مگر چاند کی خوبصورتی وہ بلا کی ہے کہ انسان کا دل چاہتا ہے کہ دیکھتا ہی رہے۔

۲۔ قصد (ع) مذکر۔ ارادہ۔ مرضی۔ زرد رو (ف) پیلا چہرہ منزل (ع) پڑاؤ۔ نثر۔ کس محفل کا قصد ہے۔ تو کس محفل سے آتا ہے شاید تو رنجِ رہ منزل سے زرد رو ہوا۔ مطلب۔ اے چاند تو کس محفل سے آتا ہے اور کس محفل میں جانے کا ارادہ ہے شاید تو منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے راستہ طے کرتا ہے اُس تھکاوٹ کے رنج کی وجہ سے تیرا مُنہ پیلا پڑ گیا ہے۔

۳۔ آفرینش (ف) مونث۔ مخلوقات دنیا۔ سراپا۔ تمام کا تمام۔ ظلمت (ع) مونث تاریکی۔ سیہ روزی (ف) بدبختی۔ نثر۔ آفرینش میں تو سراپا نور ہے) میں ظلمت ہوں اس سیہ روزی .... ہم قسمت ہوں۔ مطلب۔ اے چاند تو پیدائش سے سر سے لے کر

پاؤں تک نور ہے اور میں تاریک ہوں۔ لیکن پھر بھی اس تاریکی (بدبختی) میں تیرا ہم قسمت ہوں (یعنی تیرے برابر درجہ رکھتا ہوں)

۴۔ سوز (ف) مذکر۔ جلن۔ اشتیاق (ع) مذکر۔ شوق دید (ف) مونث۔ دیدار۔ نظارہ۔ داغ (ف) دھبہ۔ نشان۔ خورشید (ف) مذکر سورج۔ نثر۔ آہ! میں سوز اشتیاق سے جلتا ہوں تو داغ منتِ خورشید سے سراپا سوز (ہے) مطلب۔ اے چاند میں (اپنے محبوب کے) دیدار کے شوق کی جلن سے رات دن جلتا رہتا ہوں۔ تو بھی میری طرح سورج کے احسان کے داغ سے سر سے لے کر پاؤں تک جلتا رہتا ہے (یعنی میں بھی عشق میں جلتا رہتا ہوں۔ تو سورج کا احسان اُٹھاتا ہے اس لئے کڑھتا رہتا ہے)

۵۔ حلقہ (ع) مذکر۔ گھیرا۔ احاطہ۔ گردش (ف) چکر۔ مثال (ع) مونث۔ نظیر۔ کہانی۔ نثر۔ ایک حلقے ...... رفتارِ میری گردش ...... پرکار ہے۔ مطلب۔ اے چاند اگر تیری رفتار ایک حلقے پر قائم ہے (یعنی اگر تیرا چکر باقاعدہ ایک احاطے میں رہتا ہے) تو میرا چکر بھی ٹھیک پرکار کی گردش کی مانند ہے یعنی میں بھی تیری طرح مرکز کے چاروں طرف ایک ہی فاصلے سے گھومتا ہوں۔

۶۔ سرگرداں (ف) پریشان۔ فروزاں (ف) چمکتا ہوا۔ سوزاں (ف) جلتا ہوا۔ نثر۔ تو زندگی کی رہ میں گھومتا رہتا ہے۔ اور پریشان ہے میں بھی زندگی کی رہ میں حیران ہوں تو زندگی کی محفل میں چمکتا رہتا ہے۔ میں بھی زندگی کی محفل میں جلتا رہتا ہوں۔

۷۔ نثر۔ میں ...... منزل میں ہے تیری محفل ...... دل میں ہے

مطلب - اے چاند تو بھی اپنے منزل مقصود کے راستے میں چل رہا ہے اور میں بھی اپنے گھر پہنچنے کے لئے چل رہا ہوں جو خاموشی تیری محفل میں ہے - وہی خاموشی میرے دل میں موجود ہے -

۸ - طلب خواہ (ع) تلاش کرنے والا - دستور (ف) مذکر طریقہ - قانونِ عشق - (ع) مذکر - ازحد محبت - شوق - عادت - نثر - تو طلب ..... دستور ہے تیرا نور چاندنی ہے - عشق ..... نور ہے مطلب - تیری عادت تلاش کرنے کی ہے میرا بھی یہی قاعدہ ہے (تو بھی کسی کی تلاش میں گھومتا رہتا ہے میں بھی اپنے محبوب حقیقی کی جستجو میں رہتا ہوں) تیرا نور چاندنی ہے میرا نور عشق ہے (چاند کی خوبصورتی وابستہ ہے چاندنی سے اور انسان کی خوبی ہے محبت خلقِ خدا سے)

۹ - انجمن (ف) مونث - سبھا - مجلس - بزم (ف) مونث مجلس - یکتا (ف) بے نظیر - تنہا (ف) اکیلا - نثر جہاں میں رہتا ہوں ایک میری بھی انجمن ہے اگر تو اپنی بزم میں یکتا ہے - میں تنہا ہوں - مطلب - جہاں میں رہتا ہوں میری بھی اپنی محفل ہے - اگر تو اپنی محفل میں ایک ہی ہے (بے نظیر) تو میں بھی اپنی محفل میں تنہا ہی ہوں - (یعنی میں بھی بے نظیر ہوں)

۱۰ - مہر (ف) سورج - پرتو (ف) مذکر - سایہ - روشنی - اجل (ع) مونث - موت - مرگ - محو کر دینا - مست کر دینا - جلوہ (ع) مذکر - نمودار ہونا - دیدار نور - حُسنِ ازل - خداداد حُسن - نثر - مہر کا پرتو ترے حق میں پیغام اجل ہے - مجکو جلوۂ حُسنِ ازل محو کر دیتا ہے - مطلب - سورج کا سایہ (مراد سورج کا نکلنا) تیرے حق میں موت ہے

یعنی سورج سے نکلتے ہی چاند ماند پڑ جاتا ہے ۔ لیکن مجھ کو الہی حُسن مست کر دیتا ہے ۔ یعنی جب میں مناظرِ قدرت کو دیکھ کر مست ہو جاتا ہوں (انسان اور چاند میں فرق)

۱۱۔ ماہ (ف) چاند ۔ مبیّن (ع) ظاہر ۔ پہلو (ف) آغوش ۔ نثر ۔ پھر بھی ...... اور ہے درد ...... پہلو اور ہے ۔ مطلب ۔ پھر بھی اسے چمکتے ہوئے چاند تجھ میں اور مجھ میں فرق ہے تو اور ہے میں اور ہوں جس پہلو میں درد کا احساس ہوتا ہے وہ اور پہلو ہے وہ تیرا پہلو نہیں ۔

تشریح ۔ یعنی گو چاند از حد خوبصورت ہے مگر وہ دردِ عشق نہیں رکھتا جو لُطف اس درد میں ہے وہ انسان ہی جانتا ہے ۔

۱۲۔ ظلمت ۔ تاریکی ۔ آگہی (ف) مونث ۔ واقفیت ۔ ذوق (ع) مذکر ۔ شوق ۔ خوشی ۔ نثر ۔ گرچہ میں ظلمت سراپا نور (ہے) تو ذوق آگہی سے سینکڑوں منزل دُور ہے ۔ مطلب ۔ گو میں سر سے لے کر پاؤں تک تاریک ہوں اور تو تمام نور ہے لیکن احساس و واقفیت کے شوق و لذت سے تو کوسوں دُور ہے (چاند میں احساس نہیں)

۱۳۔ جبیں (ف) ماتھا ۔ محروم (ف) خالی ۔ نثر ۔ جو میری ...... معلوم ہے یہ چمک ...... محروم ہے ۔ مطلب ۔ میری زندگی کا جو مقصد ہے تجھے معلوم ہے مگر تجھے اپنی ہستی کا احساس نہیں یہ چمک وہ ہے جس سے تیرا ماتھا خالی ہے ۔

تشریح ۔ یعنی انسان میں خداوند کریم نے وہ عقل بخشی ہے جس سے وہ اپنی اصلیت کو سمجھ لیتا ہے ۔ اُسے بُرے بھلے کی بھی تمیز ہے مگر چاند

میں یہ خوبی نہیں۔

بلالؓ

۱۔ **بلالؓ** (ع) حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے موذن اور عاشق۔ **حبش**۔ (ع) مذکر حبشیوں کا ملک۔ زنگبار۔ سوڈانی افریقہ وغیرہ۔ **حجاز**۔ عرب کا ملک۔ **مقدر** (ع) مذکر تقدیر۔ نثر تیرے مقدر کا ستارہ جو چمک اُٹھا حبش.... حجاز میں لایا۔ مطلب۔ جب تیری تقدیر کا ستارہ چمک اُٹھا۔ تیری قسمت کے ستارہ حبش سے تجھ کو اُٹھا کر حجاز میں لایا۔

۲۔ **غم کدہ** (ف) غم خانہ۔ **صدقہ** (ع) مذکر۔ خیرات۔ قربان بدولت۔ نثر۔ اسی سے تیرے غمکدے کی آبادی ہوئی۔ تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی (ہے) مطلب۔ اسی سے ترے غمکدے کی آبادی ہوئی۔ یعنی تیری آبادی اسی سے ہوئی۔ تری غلامی کے اوپر ہزاروں آزادیاں قربان ہیں۔

۳۔ **آستاں** (ف) مذکر۔ اولیا اللہ کے مقبرے بادشاہوں کی ڈیوڑھی۔ **ستم** (ف) مذکر ظلم۔ نثر۔ وہ آستاں تجھ سے ایک دم کے لئے نہ چھٹا۔ کسی کے .... ستم کے لئے۔ مطلب آں حضرت کا آستانہ تم سے نہیں چھٹا۔ تو نے کسی کے (آں حضرت) شوق میں محبت کے ستم) جھیلے۔

۴۔ **جفا** (ف) مونث ظلم۔ ستم۔ (ف) ظلم نثر۔ جفا جو..

ہی نہیں (ہے) ستم ۔۔۔۔ مزا ہی نہیں (ہے) مطلب ۔ جو سختی عشق میں
ہوتی ہے وہ سختی نہیں اگر محبت میں عاشق پر ستم نہ ہو تو محبت کا کچھ
مزا ہی نہیں۔

۵ ۔ سلمانؓ ایک صحابہؓ کا نام ادا شناس (ف) ادا کو
پہچاننے والا ۔ دید (ف) دیدار ۔ نثر ۔ تیری نظر صورت سلمانؓ ادا
شناس تھی ۔ اور تری پیاس شراب دید سے بڑھی تھی ۔ مطلب ۔ تیری
نظر سلمانؓ کی مانند ادا کو پہچاننے والی تھی جب تو آں حضرت کا دیدار
کرتا تھا تو تمہاری پیاس اور بھی زیادہ ہوتی تھی ۔ یعنی حضرت بلالؓ
ہمیشہ آنحضرتؐ کے دیدار کے خواہاں رہتے تھے ۔

۶ ۔ کلیم ۔ حضرت موسیٰؑ کا لقب ۔ سودا (ف) دیوانگی ۔
اویسؓ حضرت محمد صلعم کے آپ سے محبت کرنے والے طاقت دیدار (ف) دیکھنے کی طاقت ۔
نثر ۔ تجھے ۔۔۔۔۔ سودا تھا ۔ اویس ۔۔۔۔ تو ترستا تھا ۔ مطلب تجھے بھی
حضرت موسیٰؑ کی طرح محبوب کی طرح دیکھنے کا شوق تھا ۔ حضرت
اویسؓ آنحضرتؐ کے دیدار کے لئے ترستے رہتے تھے ۔

۷ ۔ طور ۔ پہاڑ ۔ نثر ۔ گویا مدینہ ۔۔۔۔ نور تھا ۔ گویا تیرے لئے
۔۔۔۔ طور تھا ۔ مطلب ۔ گویا شہر مدینہ تیری نگاہوں سے منور تھا ۔ گو
یہ شروع میں صحرا تھا مگر تیرے لئے تو طور تھا ۔ (جہاں جلوۂ خدا ہوا تھا)

۸ ۔ دید (ف) نظارہ ۔ حسرت دید (ف) دیدار کی حسرت ۔
خنک دل ۔ ٹھنڈا دل ۔ تپید (ف) تپنا نیاسید (ف) آرام
نہیں کرتا تھا ۔ نثر ۔ تیری نظر کو دید میں بھی حسرت دید رہی ۔ خنک دے
کہ تپید دمے نیاسید ۔ مطلب ۔ گو تو آں حضرت کا دیدار کرتا رہتا تھا ۔

پھر بھی تجھے دیکھنے کی حسرت باقی رہتی تھی - وہ دل سرد ہے جو کہ محبت
میں تڑپا اور ایک دم کے لئے آرام نہ کیا -

۹ - برق (ع) مونث - بجلی ناشکیبا (ف) بے صبرا - خندہ زن (ف) مذاق اڑانے والا - ظلمت (ف) تاریکی - دست (ف) ہاتھ - دست موسیٰؑ - حضرت موسیٰ کا ہاتھ بہت ہی سفید تھا جسے ید بیضا کہتے تھے - نثر - تری جانِ ناشکیبا پر وہ برق گری - کہ تری ظلمت دستِ موسیٰؑ پر خندہ زن تھی - مطلب - تیری بے صبری جان پر وہ (محبت کی بجلی یا دید) کہ تو منور ہو گیا گو تو حبشی تھا مگر تیری سیاہی رنگ حضرت موسیٰ کے ید بیضا کا مذاق اڑاتی تھی -

۱۰ - تپش (ف) گرمی - شعلہ (ف) چنگاری - گرفتند (ف) پکڑ لیا - دل تو (ف) تیرا دل - زدند (ف) مارا - برق - بجلی - خاشاک (ف) کوڑا کرکٹ - نثر - تپش ز..... زدند چہ برق ..... زدند - مطلب - قضا و قدر نے چنگاری سے تپش لی وہ تیرے دل میں لگا دی - تیرے حاصل کے تنکوں میں کیسا بجلی کا جلوہ ہوا -

۱۱ - دید (ف) نظارہ - نیاز (ف) حاجت - عاجزی - تبرک - نثر - تیری ادائے ..... نیاز تھی تیری نماز کسی کو دیکھتے رہنا تھی - مطلب - تو جو ہمیشہ آنحضرتؐ کا دیدار کرتا رہتا تھا وہ دیدار بہت ہی مبارک تھا - تیری نماز تو نبیؐ کو دیکھتے رہنا ہی تھا -

۱۲ - ازل (ع) ابد کی ضد - وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو - اذان بانگ - ترانہ (ف) مذکر - ایک خاص لے یا نثر - اذان ..... ترانہ تھی نماز ..... بہانہ بنی - مطلب - بلنگ شروع سے ہی دنیا کو

ابتدا سے۔ ترے عشق کی سرمستی نماز بنی کے نظارہ کی ایک بہانہ تھی۔

تشریح۔ بنی نے سب سے پہلے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ آپ بانگ دیں اسلام میں پہلے موذن حضرت بلالؓ ہیں۔

۱۲۔ یثرب۔ مدینہ۔ دور (ف) زمانہ۔ خوشا۔ کیا ہی اچھا

نثر۔ خوشا وہ وقت کہ اس کا مقام یثرب تہا۔ خوشا وہ دور کہ اس کا دیدار عام تھا۔ مطلب۔ کیا ہی وہ اچھا وقت تھا کہ جب حضرت بلالؓ مدینہ میں رہتے تھے۔ کیا ہی وہ اچھا وقت تہا کہ جب حضرت بلال کا عام دیدار تھا۔

سرگذشتِ آدم

سرگذشت (ف) کہانی۔ داستان آدم (ع) مذکر انسان۔ مجازاً باوا آدم جن سے انسان کی نسل چلی۔

۱۔ غربت (ع) مونث مسافرت پیمان (ف) مذکر۔ وعدہ پیمانِ اوّلین۔ خداوند کریم نے حضرت آدم سے کہا کہ گیہوں کا دانہ نہ کھانا۔ مگر باوا آدم سانپ اور شیطان کے ورغلانے میں آگئے اور دانہ کھا لیا یہ تھا پہلا وعدہ جسے انسان نے بھلایا۔ نثر مجھ سے کوئی میری غربت کی داستان سنے۔ میں نے قصہ پیمان اولین بھلا یا۔ مطلب۔ اگر کوئی مجھ سے میرے سفر کی کہانی سنے۔ میں نے قصہ پیمان اولین بھلایا مطلب اگر کوئی مجھ سے میرے سفر کی کہانی سنے تو میں سُنا تا ہوں سب سے پہلے میں نے (حضرت آدمؑ نے) عہد اوّلین (جو خدا سے کیا تھا) بھلا دیا۔

۲۔ ریاض ۔ باغات ۔ جنت ۔ بہشت ۔ شعور (ع) مذکر دانشمندی ۔ عقل ۔ جامِ آتشین (ف) آگ کا پیالہ ۔ عقل کا نورانی پیالہ ۔ نثر ۔ میری طبیعت ریاضِ جنت میں نہ لگی ۔ جب میں نے شعور کا جامِ آتشین پیا ۔ مطلب ۔ جب میں نے سمجھ کا آتشین و نورانی پیالہ پیا تو میری طبیعت بہشت میں نہ لگی ۔

تشریح ۔ اشارہ حضرتِ آدم کی طرف ہے کیونکہ گیہوں کے کھانے کے بعد بہشت سے نکال دیا گیا تھا ۔

۳۔ حقیقت ۔ اصلیت ۔ جستجو (ف) تلاش ۔ اوج (ع) مذکر ۔ بلندی ۔ عروج ۔ فلک نشین (ف) آسمان پر بیٹھنے والا ۔ بلند ۔ عالم (ع) دنیا ۔ نثر ۔ مجھ کو حقیقتِ عالم کی جستجو رہی ۔ میں نے اوجِ خیال فلک نشین دکھایا ۔ مطلب ۔ شروع سے ہی مجھ کو دنیا کی حقیقت جاننے کی تلاش رہی ہیں نے اپنے خیال کو بلند کیا کہ آسمان کی بلندی مات ہوگئی ۔

۴۔ تغیر پسند (ف) تبدیلی پسند ۔ جو بدل جاتا ہو ۔ زیر ۔ (ف) نیچے ۔ فلک (ع) آسمان مجھے تو اب مزاج ملا جو بدلتا رہتا ہے یا انقلاب پسند ہے ۔ کیونکہ مجھے آسمان کے نیچے اس زمین پر قرار نہ رہا ۔ یعنی میں ایک جگہ نہیں رہا ۔

۵۔ بُت (ف) مورتی ۔ حرم نشین بنایا ۔ کعبے میں بتوں کو رکھا ۔ نثر ۔ کبھی پتھر کی مورتوں کو کعبہ سے نکالا ۔ میں نے بتوں کو حرم نشین بنایا ۔ مطلب ۔ کبھی میں نے کعبہ سے پتھر کی مورتوں کو باہر نکال پھینکا ۔ (یعنی بت پرستی بند کی) کبھی کعبے میں بتوں کو لا رکھا (پھر سے بت پرستی شروع کرا دی)

۶- ذوقِ تکلم (ع) مذکر۔ بات کرنے کا شوق - طور۔ پہاڑ۔ نورِ ازل (ف) خدائی نور۔ زیرِ آستین (ف) آستین کے نیچے۔ نورِ ازل زیرِ آستین - اشارہ ہے حضرت موسیٰؑ کے ید بیضا کی طرف - نثر۔ کبھی ..... پر پہنچا میں نے نورِ ازل زیرِ آستین چھپایا۔ مطلب - کبھی میں بات چیت کرنے کے شوق میں طور پر پہنچا۔ میں نے آستین کے نیچے نور چھپایا۔

تشریح - اس شعر میں اشارہ ہے حضرت موسیٰ کی طرف جب آپ طور پر جلوۂ یار کے لئے گئے تھے۔

۷ - صلیب (ع) مونث - سولی - وہ علامت یا لکڑی کی بنی ہوئی ایک صورت جسے بعض عیسائی ہر وقت پہنے رہتے ہیں - نثر۔ کبھی صلیب ..... لٹکایا میں نے زمین چھوڑ کر فلک کو سفر کیا۔ مطلب کبھی مجھے اپنے ہی چیلوں اور عزیزوں نے رب نے سولی پر لٹکا دیا میں نے زمین چھوڑ کر آسمان کی طرف سفر کیا۔

تشریح - اس شعر میں اشارہ ہے حضرت عیسیٰؑ کی طرف - حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں سے ایک نے لالچ میں آکر حضرت عیسیٰؑ کو پکڑوانے کی کوشش کی۔ فرشتے حضرت عیسیٰؑ کو چوتھے آسمان پر لے گیا اور وہی حواری پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

۸ - غارِ حرا - مکہ میں ایک غار جہاں حضرت محمد صاحب عبادت کے لئے چلے جاتے تھے - جامِ آخریں توحید کا آخری پیالہ مراد حضرت محمد صاحب خاتم انبیا کہا جاتا ہے - نثر۔ کبھی میں برسوں تک غارِ حرا میں چھپ کر عبادت کرتا رہا اور (جب الہام ہوا) تو دنیا کو آخریں توحید کا پیالہ

پیش کیا۔

تشریح۔ اس شعر میں خاتم انبیا کی طرف اشارہ ہے جبکہ آپ نے آخریں توحید کا پیالہ دُنیا کے سامنے پیش کیا۔

٩۔ سرود (ف) مذکر۔ گیت۔ ربانی۔ خدائی۔ نثر۔ ہند میں آکر سرودِ ربانی سنایا کبھی یونان کی سرزمین میں نے پسند کی مطلب کبھی میں نے خدائی گیت ہندوستان میں سُنایا اور کبھی میں نے یونان کی سرزمین کو پسند کیا۔

تشریح۔ اس شعر میں مہاتما بدھ کی طرف اشارہ ہے اور یونان کے فلاسفر ارسطو، افلاطون بقراط وغیرہ کی طرف ہے۔

١٠۔ دیار (ف) ولدیت۔ صدا۔ آواز۔ نثر۔ جس دم دیار ہند نے میری صدا سُنی۔ میں نے خطۂ جاپان و ملکِ چین بسایا۔ مطلب۔ جب ربانی گیت کو اہل ہند نے نہ سُنا تو میں نے چین اور جاپان کو بسایا۔

تشریح۔ اس میں بدھ مت کے پھیلنے کا اشارہ ہے جو ہندوستان سے مٹ کر چین اور جاپان میں قائم رہا۔

١١۔ ذرہ (ع) مذکر شعاع آفتاب کے ساتھ روزن سے دکھائی دینے والے چھوٹے چھوٹے اجزا۔ ترکیب (ع) مونث۔ کئی چیزوں کو ملاکر ایک چیز بنانا۔ عالم (ع) مذکر۔ دُنیا۔ مخلوق جمع عوالم۔ خلاف (ع) اُلٹا۔ ناموافق۔ تعلیم (ع) سکھانا۔ تلقین۔ نثر۔ میں نے کبھی خلافِ معنی تعلیم اہلِ دین عالم ذروں کی ترکیب سے بنایا۔ مطلب۔ میں نے (ایک سائنس داں کی حیثیت سے) یہ ثابت کر دکھایا کہ دنیا ذروں کی ملاوٹ سے بنی ہے اور یہ تعلیم مذہب کے خلاف تھی گویا

میں نے اہل دین کے خلاف تعلیم دی۔

۱۲۔ **پیکار** (ف) مذکر۔ لڑائی۔ **دین** (ع) مذکر۔ مذہب (؟) ایمان۔ نثر۔ میں نے جہان میں پیکار عقل و دین چھیڑ کے سینکڑوں زمینوں کو لہو سے لال کیا۔ مطلب۔ میں نے دنیا میں مذہب اور عقل کے جھگڑے پیدا کئے اور خون سے سینکڑوں زمینوں کو لال کر دیا۔

تشریح۔ مذہب کے نام پر لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں اور لاکھوں جانیں مذہب کے نام پر قربان ہو گئیں۔

۱۳۔ **حقیقت** (ع) مونث۔ اصلیت۔ ماہیت۔ صداقت نثر۔ جب ستاروں کی حقیقت سمجھ میں نہ آتی اسی خیال میں راتیں گزار دیں۔ مطلب۔ (سائنس دانوں کی طرف اشارہ ہے) جب مجھے ستاروں کی اصلیت معلوم نہ ہوئی تو میں نے (اُن کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے) راتیں جاگ کر گذار دیں تاکہ اصلیت جان سکوں۔

۱۴۔ **کلیسا** (یونانی) مذکر۔ گرجا۔ **مسئلہ** (ع) مذکر۔ سوال مذہبی اصول۔ **گردش زمین** (ف) زمین کی گردش اشارہ ہے کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ پہلے یہ عقیدہ تھا کہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے (یہ مسئلہ نیوٹن کی ایجاد ہے) نثر مجھ کو کلیسا کی تلواریں نہ ڈرا سکیں میں نے مسئلہ گردش زمین سکھایا۔ مطلب۔ مجھے گرجا گھر کی تلواریں نہ ڈرا سکیں۔ میں نے یہ لکھا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔

تشریح۔ پہلے یہ عقیدہ تھا کہ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے۔ مگر جب (نیوٹن) نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے تو پادریوں نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی۔ مگر وہ اپنے اصول پر ڈٹا رہا۔

۱۵- کشش (ف) مونث کھنچاؤ - دلربائی - رغبت - راز (ف) مذکر - بھید - ہویدا (ف) ظاہر - دوربین (ف) وہ شیشہ جس سے دور کی چیزیں نزدیک دکھائی دیتی ہیں - نثر - میں نے آئینہ عقل دوربین لگا کے کشش کا راز زمانے پر ہویدا کیا - مطلب - (اشارہ نیوٹن کی طرف ہے) میں عقل کی دوربین سے یہ راز - زمانے پر ظاہر کر دیا کہ زمین میں کشش ہے جس کی وجہ سے چیزیں اوپر سے زمین پر گرتی ہیں -

۱۶- اسیر - (ع) مذکر - قیدی - برق (ع) مونث بجلی - مضطر (ع) بے بس - بیقرار - غیرت (ع) مونث - رشک - جنت (ع) مونث - بہشت - نثر - شعاعوں کو - برقِ مضطر کو اسیر کیا - سرزمین میں نے غیرت جنت بنا دی - مطلب - میں نے بے صبر بجلی اور شعاعوں کو قیدی بنایا اس زمین کو رشک بہشت بنا دیا -

تشریح - یعنی سائنس کی وہ ایجادیں ہیں کہ بجلی سے کبھی کام لیا گیا اکس ریز وغیرہ پیدا کی گئیں - اس زمین کو بہشت کا نمونہ بنایا -

۱۷- راز (ف) بھید - ہستی (ف) زندگی - خرد (ف) مونث عقل - تہ نگین کرنا - ماتحت بنانا - جیتنا - نثر - آہ مگر رازِ ہستی کی خبر نہ ملی میں نے خرد سے جہان کو تہ نگین کیا - مطلب - افسوس میں نے عقل سے جہان کو جیت لیا - مگر مجھے اپنی ہستی کی خبر نہ ملی -

۱۸- مظاہر - (ع) مظہر کی جمع - نظارے - مظاہر پرست (ع ف) ظاہرا چیزوں کو پسند کرنے والا - وا ہونا - کھلنا - مکیں (ع) مکان میں رہنے والا - نثر - آخر چشم مظاہر پرست وا ہوئی تو میں نے اسے خانہ دل میں مکیں پایا - مطلب - جب میری مظاہر پرست آنکھ

کھلی (یعنی میرا باطن صاف ہوگیا) تو میں نے محبوب حقیقی اپنے دل میں ہی پالیا۔

ترانہ ہندی

۱۔ **گلستان** (ف) باغ ۔ نثر ہمارا ہندوستان سارے جہان سے اچھا ہے، ہم اس کی بلبلیں ہیں یہ ہمارا گلستان (ہے) مطلب ہمارا ہندوستان (یعنی ہمارا پیارا ہندوستان) ساری دُنیا سے اچھا ہے ہندایک باغ ہے اورہم اہلِ ہند اس کی بلبلیں ہیں۔

۲۔ **غربت** ۔ مسافرت ۔ نثر۔ اگر ہم غربت میں ہوں دل وطن میں رہتا ہے جہاں ہمارا دل ہو وہیں ہمیں سمجھو۔ مطلب ۔ اگر ہم پردیس میں ہوں تو بھی ہمارا دل اپنے وطن میں ہی رہتا ہے ۔ اس لئے جہاں کبھی ہم ہوں گے وہیں ہمارا ہندوستان ہوگا۔

۳۔ **پربت** (ہ) پہاڑ **ہمسایہ** (ف) پڑوسی۔ **سنتری** (ہ) مذکر۔ چوکیدار۔ **پاسبان** (ف) مذکر۔ رکھوالا ۔ چوکیدار۔ نثر پربت وہ سب سے اونچا (ہے) (جو) آسمان کا ہمسایہ (ہے) وہ پربت ہمارا سنتری ہے ۔ وہ ہمارا پاسبان (ہے) مطلب ہمالہ وہ پہاڑ ہے جو دنیا بھر کے آسمانوں سے اُونچا ہے جس کی چوٹیاں آسمان سے باتیں کرتی ہیں ۔ یہ پہاڑ تو ہمارا چوکیدار ہے (یعنی کوئی بھی حملہ آور ہمالے کی طرف سے ہند میں نہیں آیا)

۴۔ **گلشن** (ف) پھلواری۔ **رشک جناں** (ف) بہشت سے

بھی بڑھ کر - نثر - اس کی ہزاروں ندیاں گودی میں کھیلتی ہیں جن کے دم سے ہمارا رشک جناں (بہشت) گلشن ہے (مطلب) اس پہاڑ کی گودی میں ہزاروں ندیاں بہتی ہیں - ان دریاؤں کی برکت سے ہمارا ہندوستان جو بہشت سے بھی بڑھ کر ہے کھلتا پھولتا ہے۔

۵ - آب (ف) پانی - رود - دریا - کارواں - قافلہ -
نثر - اے آب رود گنگا! وہ دن تجھ کو یاد ہیں جب ہمارا کارواں ترے کنارے اُترا - مطلب - اے دریائے گنگا کے پانی کیا تمہیں وہ دن یاد ہیں جب ہمارا قافلہ تیرے کنارے اُترا -

تشریح - اس شعر میں اشارہ آریوں کی طرف ہے جب وہ وسط ایشیا سے چل کر ہندوستان میں آئے - مگر اب کئی تواریخوں سے پتہ چلتا ہے کہ آریہ لوگ ہندوستان کے باشندے تھے - یہاں سے دوسرے ممالک میں گئے)

۶ - نثر - مذہب آپس میں بیر رکھنا نہیں سکھاتا - ہم ہندی ہیں ہندوستان ہمارا وطن ہے - مطلب - کوئی مذہب بھی یہ نہیں سکھاتا کہ ہم آپس میں مذہب کے نام پر لڑیں جھگڑیں - ہم اہل متحد ہیں اور ہم سب مذہب والوں کا وطن ہندوستان ہے -

۷ - جہاں سے یونان .... سارے مٹ گئے - مگر اب تک ہمارا نام و نشان باقی ہے - مطلب - دُنیا سے یونان مصر - روما مٹ گئے مگر ہمارا نام و نشان اب تک دنیا میں موجود ہے -

۸ - صدیوں (ف) سیکڑے سال - دور زماں (ف) زمانے کی گردش - چکر - نثر کچھ بات ہے کہ ہماری ہستی نہیں مٹتی - دور زماں

صدیوں ہمارا دشمن رہا ہے ۔ مطلب ۔ کچھ خاص بات ہے کہ ہماری ہستی دُنیا سے نہیں مٹتی گو زمانہ سیکڑوں سالوں سے ہمارا دشمن بنا رہا۔

۹-محرم (ع) مذکر۔ واقف۔ **درونِ نہاں** (ف) پوشیدہ درد نثر۔ اقبال! جہان میں اپنا کوئی محرم نہیں (ہے) کسی کو ہمارا درد نہاں کیا معلوم (ہے) مطلب ۔ اے اقبال! اس دنیا میں ہمارا کوئی رازداں نہیں ۔ کسی کو ہمارے دل میں جو راز چھپا ہوا ہے اس کی کیا خبر ہے ۔

جُگنو

۱- **جُگنو** (ہ) ایک اُڑنے اور رات کو چمکنے والا کیڑا ۔ ٹٹہنا ۔ (پنجابی) **کاشانہ** (ف) مذکر ۔ جھونپڑا ۔ گھونسلا ۔ **انجمن** (ف) مجلس ۔ نثر۔ جگنو کی روشنی کاشانہ چمن میں ہے یا پھولوں کی انجمن میں شمع جل رہی ہے ۔ مطلب ۔ باغ کے گھونسلے میں جگنو کی روشنی ہو رہی ہے یا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھولوں کی مجلس میں شمع جل رہی ہے (جگنو کو ایک شمع قرار دیا ہے پھولوں کو سُرخ پوش نوجوان)

۲- **مہتاب** (ف) مونث ۔ چاندنی (مذکر) چاند ۔ **کرن** (ہ) مونث سورج یا چاند کی شعاع ۔ نثر۔ آسمان سے کوئی ستارہ اُڑ کر آیا ہے ۔ یا مہتاب کی کرن میں جان پڑ گئی ہے ۔ مطلب (جگنو کیا ہے) کوئی ستارہ آسمان سے اُڑ کر زمین پر آ گیا ہے یا چاند کی شعاع میں جان پڑ گئی ہے جو ادھر اُدھر باغ میں اُڑتا پھرتا ہے ۔

۳- **سفیر** (ع) مذکر۔ ایلچی ۔ **غربت** ۔ مسافرت ۔ شب کی

سلطنت - رات کی حکومت - نثر یا شب ..... آیا وطن میں گمنام تھا - غربت میں آکے چمکا - مطلب (جگنو کیا ہے ؟) شاید دن کے بادشاہ کا ایلچی رات کی حکومت میں کوئی پیغام لایا ہے اپنے وطن میں یعنی دن کے وقت تو گمنام تھا (جگنو دن کے وقت نہیں چمکتا) اور سفر میں چمک اُٹھا کہتے ہیں کہ اگر وطن میں قدر نہ ہو تو سفر کرو ہو سکتا ہے کہ کوئی قدردان مل جائے اور تم مشہور و نام آور ہو جاؤ - اسی طرح ہو سکتا ہے جگنو کا بھی حال ہو)

۴ - تکمہ (ف) مذکر - گھنڈی - بٹن - مہتاب (ف) چاند - قبا - (ع) مونث - ایک قسم کا کوٹ - نمایاں (ف) ظاہر - مشہور - پیرہن (ف) مذکر - بدن کا کپڑا لباس - نثر مہتاب کی قبا کا کوئی تکمہ گرا ہے ؟ یا سورج کے پیرہن میں ذرہ نمایاں ہے - مطلب (جگنو کیا ہے ؟) شاید چاند کے کوٹ کا کوئی روشن بٹن گر گیا ہے یا سورج کے لباس میں کوئی ذرہ چمک رہا ہے (مراد جگنو چاند یا سورج کا جُز ہے)

۵ - حُسنِ قدیم (ف) حُسنِ ازل - خداداد حسن - الہی نور - جھلک (ہ) مونث - روشنی - آب و تاب - خلوت (ع) تنہائی (و) پوشیدگی - انجمن (ف) سبھا - مجلس - نثر - حسن قدیم ..... تھی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں لے آئی - مطلب - (جگنو کیا ہے ؟) حُسن ازل کی ایک پوشیدہ چمک ہے جسے قدرت تنہائی سے محفل میں لے آئی ہے -

۶ - ظلمت (ع) تاریکی - گہن (ہ) مذکر - گرہن مجازاً داغ گہن میں آنا (ہ) چاند سورج وغیرہ کی روشنی کم ہونا - (جگنو گویا

ایک چھوٹا سا چاند ہے) اس چھوٹے سے چاند میں تاریکی بھی ہے اور روشنی بھی ہے (کبھی یہ روشن ہو جاتا ہے کبھی روشنی دکھائی نہیں دیتی) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس چھوٹے سے چاند کو کبھی گہن لگ جاتا ہے اور کبھی گہن سے آزاد ہو جاتا ہے۔

۷ - **طالب** (ع) مذکر۔ طلب کرنے والا۔ اسم فاعل۔ سراپا۔ تمام۔ نثر۔ پروانہ ایک پتنگا ہے جگنو بھی ایک پتنگا ہے) وہ پروانہ روشنی کا طالب یہ (جگنو) سراپا روشنی (ہے) مطلب۔ پروانہ اور جگنو دونوں پتنگے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے کہ پروانہ نور روشنی کی تلاش میں رہتا ہے اور جگنو سر سے لیکر پاؤں تک روشنی ہی روشنی ہے۔

۸ - **دلبری** (ف) دلکو لے جانا مراد کوئی خاص صفت۔ تپش (ف) حاصل مصدر۔ گرمی۔ نثر ہر چیز...... دلبری دی پروانہ ...... روشنی دی۔ مطلب۔ قدرت نے دنیا میں ہر شے میں کوئی خاص صفت رکھی ہے پروانہ کو تو جلن دی اور جگنو کو روشنی عطا کی پروانہ روشنی پر جل مرتا ہے جگنو خود روشنی ہے)

۹ - **رنگین نوا** (ف) خوش الحان۔ میٹھی آواز والے۔ مرغان پرندے۔ نثر۔ مرغان بے زبان کو رنگین نوا بنایا گل ...... خامشی دی۔ مطلب۔ قدرت نے پرندوں کو زبان نہیں دی مگر وہ خوش آوازمیں چہچہاتے ہیں۔ گلاب کے پھول (جس کی بہت سی سُرخ پتیاں زبان کے مشابہ ہوتی ہیں) کو زبان دے کر یہ سکھایا کہ خاموش رہ۔

۱۰ - **شفق** (ع) مونث۔ صبح اور شام کی سُرخی۔ زوال (ع) مذکر کمی۔ نثر نظارہ ...... میں نئی چمکاکے ...... زندگی دی

مطلب - آسمان کی سرخی کی خوبی تھوڑی دیر رہنے میں تھی اس پری کو تھوڑی دیر چمکنے کے لئے زندگی بخشی -

۱۱ لال جوڑا - (ہ) سرخ رنگ کی پوشاک - آرسی (ہ) انگوٹھے میں پہننے کا مشہور زیور - سحر (ع) مونث - صبح - بانکی - خوبصورت - نثر - سحر کو بانکی دلہن کی صورت رنگین کیا پہنا ..... آرسی دی - مطلب صبح کو سرخ بنایا ایسا معلوم ہوتا ہے گویا صبح ایک خوبصورت دلہن ہے اور سرخی اس کی پوشاک ہے اس دلہن نے اس کی آرسی پہنی ہوتی ہے -

۱۲ - شجر - پودا - پیڑ - پرواز (ف) اڑان - بے کلی - (ہ) بے قراری - روانی - چلنا - نثر - شجر کو سایہ دیا ہوا کو پرواز دی پانی کو روانی دی - موجوں کو بے کلی دی - مطلب - پیڑوں کو سایہ بخشا ہوا کو قدرت نے سکھایا کہ اڑتی رہے پانی کو کہنا سکھایا لہروں کو بیقراری عطا ہوئی -

۱۳ - امتیاز - فرق - تمیز - نثر لیکن یہ امتیاز اک ہماری بات ہے - جو ہماری رات ہے جگنو کا وہی دن ہے - مطلب - لیکن یہ فرق سب ہماری عقل کی اختراع ہے درحقیقت جو ہماری رات ہے وہ جگنو کا دن ہے (کیونکہ یہ سورج ہماری رات کے وقت چمکتا ہے)

۱۴ - حسن ازل - خدائی حسن - خداداد حسن - جھلک - چمک غنچہ - کلی - چٹک (ہ) کھلنا - نثر - حسن ازل .... جھلک ہے انسان .... چٹک ہے - مطلب - خداوندکریم نے ہر شے میں ازلی حسن کی جھلک رکھی ہے - انسان میں وہ چمک بات چیت کرنے کی شکل میں ظاہر ہوئی اللہ کلی میں اسی حسن کی چمک کھلنے میں ظاہر ہوئی - (انسان بولتا

اچھا لگتا ہے کلی کھلی ہوئی اچھی لگتی ہے)

۱۵-درد - دُکھ - تکلیف - یہاں مراد دردِ عشق - **کسک** - (ہ) مونث ہلکا درد - نثر گویا یہ آسمان کا چاند شاعر کا دل ہے جو کچھ واں (چاند میں) چاندنی ہے یاں (دل شاعر میں) درد کی کسک ہے - مطلب - آسمان کا چاند گویا شاعر کا دل ہے چاند کی خوبی چاندنی میں ہے - یہاں شاعر کے دل میں عشق کا ہلکا ہلکا درد شاعر کی چاندنی ہے -

۱۶- **انداز** (ف) طریقہ - طرز - نغمہ - راگ - **چہک** - خوش الحانی نثر - اندازِ گفتگو . . . . . وہے ہی درنہ نغمہ بوئے بلبل ہے جو پھول کی چہک ہے - مطلب - بات چیت کرنے کے طریقے جُدا جُدا ہیں اسی سے ہم دھوکا کھا کر اُلٹے نام رکھ دیتے ہیں - دراصل بلبل کی آہ وزاری اُسکی خوشبو ہے اور پھول کی خوشبو ہے اور پھول کی خوشبو اسکی چہک ہے -

۱۷- **کثرت** (ع) مونث زیادتی - **وحدت** (ع) مونث ایک ہونا - **راز** (ف) بھید - **مخفی** (ع) چُھپا ہوا - **مہک** (ہ) مونث خوشبو - نثر - وحدت کا راز کثرت میں مخفی ہو گیا ہے - جگنو . . . . . مہک ہے - مطلب - ایک ہونے کا راز کثرت میں چُھپ گیا ہے (خدا ایک تھا ایک ہے - ایک ہو گا کا راز تمام مخلوقات میں چھپا ہوا ہے) جگنو میں وہی راز چمک میں چھپا ہوا ہے - پھول میں وہی راز خوشبو کی حیثیت سے چھپا ہوا ہے -

۱۸- **اختلاف** - فرق - ہنگامہ - لڑائی - **پنہاں** پوشیدہ - **محل** - جگہ - مطلب - یہ فرق پھر کیوں آپس میں لڑنے جھگڑنے کا باعث بنے جبکہ ہر شے میں ازلی خاموشی کا راز چھپا ہوا ہے یعنی جبکہ

سب اُس خدا وند کریم کے پیدا کئے ہوئے ہیں - نثر - یہ اختلاف ... محل ہو ہر شے ...... ازل ہو -

صبح کا ستارہ

۱- ہمسائیگی (ف) مونث - پڑوس شمس (ع) مذکر - سورج - قمر (ع) مذکر - چاند - سَحَرَ - صبح - نثر - لطف ... چھوڑ دوں اور اس ...... چھوڑوں - مطلب - (ستارہ کہتا ہے) میں سورج اور چاند کے پڑوس کے لطف کو چھوڑ دوں گا اور صبح کا سندیہ لانے کی خدمت بھی چھوڑ دوں گا (مراد صبح کا ستارہ دیکھتے ہی لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ صبح ہونے والی ہے)

۲- لبستی (ہ) مونث - شہر - آبادی - رونق - حق (ع) خدا - صبح - فرض - ذمّہ داری - نثر میرے حق میں تاروں کی بستی اچھی نہیں - اس بلندی ...... بستی اچھی رہے) مطلب - میرے حق میں تاروں کی آبادی میں رہنا اچھا نہیں میرے خیال میں تو تاروں کی بلندی سے اہلِ زمین کی پستی اچھی ہے -

۳ - عدم آباد - نیستی کا ملک - دوسرا عالم - صد - سو - دامن پلہ - چاک (ف) کٹا ہوا پھٹا ہوا - کفن (ع) مذکر - مردے کی چادر - نثر - آسمان کیا میرا وطن عدم آباد ہے - صبح کا دامن صد چاک میرا کفن ہے - مطلب - آسمان کی کوئی حقیقت نہیں - میرا وطن تو

نیستی ہے صبح کا بیٹھا ہوا دامن میرا کفن ہے ۔

تشریح ۔ صبح کا ستارہ سورج نکلتے ہی چھپ جاتا ہے ۔ اس لئے صبح بیٹھا ہوا کفن ہوا ۔

۴ ۔ **ساقی** (ع) مذکر ۔ پلانے والا ۔ شراب پلانے والا ۔ صبوحی (ع) مونث ۔ شراب صبح ۔ نثر ۔ میری قسمت میں ہر روز کا مرنا جینا ہے ۔ ساقی موت کے ہاتھوں سے صبوحی پینا (ہے) مطلب ۔ مجھ صبح کے ستارے کی قسمت میں روز پیدا ہونا اور تھوڑی دیر کے بعد مر جانا لکھا ہے ۔ دوسرے الفاظ میں موت کے ساقی سے صبح کی شراب پینا میری قسمت میں لکھا ہے ۔

۵ ۔ **رفعت** ۔ بلندی **ظلمت** (ع) تاریکی ۔ نثر ۔ نہ یہ خدمت ..... رفعت اچھی (ہے) اس گھڑی ..... ظلمت اچھی (ہے) مطلب ۔ یہ میری خدمت ۔ یہ میری عزت اور یہ میری بلندی میرے حق میں اچھی نہیں اس تھوڑی دیر کے چمکنے سے تو تاریکی ہی اچھی ہے ۔

۶ ۔ **اختر** (ف) نجم ۔ تارا ۔ **قعر** (ع) مذکر ۔ گہرائی ۔ دریا (ف) مذکر ۔ ہر وقت بہنے والی بڑی ندی ۔ سمندر ۔ **گوہر** (ف) مذکر موتی **قدرت** (ع) مونث ۔ طاقت ۔ **فطرت** ۔ نثر ۔ میری ..... اختر بننا قعر دریا ..... گوہر بننا ۔ مطلب ۔ اگر میری طاقت میں ہوتا تو میں کبھی بھی دانہ بنتا بلکہ سمندر کی گہرائی میں چمکدار موتی بنتا (تاکہ روز کے مرنے جینے سے چھٹ جاتا)

۷ ۔ **کشاکش** (ف) مونث ۔ کھینچا تانی ۔ **بحر** (ع) مذکر سمندر شعر کا وزن ۔ **گلو** (ف) گلا ۔ **زیب** (ف) سجاوٹ ۔ نثر ۔ واں بھی ..... دل گھبراتا چھوڑ ..... گلو ہو جاتا ۔ مطلب ۔ اگر وہاں سمندر کی گہرائی

میں لہروں کی کھینچا تانی کی وجہ سے میرا دل گھبرا جاتا تو میں سمندر چھوڑ کسی محبوب کے گلے کی سجاوٹ بن جاتا۔

۸۔ زینت (ف) سجاوٹ۔ **بانوئے قیصر**۔ ملکہ۔ نثر حُسن کا زیور بن کر (و) زینت تاجِ سر بانوئے قیصر بن کر جھکنے میں مزا ہے۔ مطلب جھکنے کا مزا تو تب ہے جب میں زیور بنوں اور ملکہ کے سر کی سجاوٹ بنوں۔

۹۔ نصیبا (ف) قسمت۔ **خاتم** (ع) مونث انگوٹھی **دست**۔ ہاتھ۔ **سلیمان** (ع) مذکر۔ ایک مشہور پیغمبر۔ **نگین** (ف) مذکر۔ نگ سلیمان کی انگوٹھی میں نگینہ تھا جس پر اسم اعظم کُھدا ہوا تھا۔ جس کے فیض سے دیو اور پریاں حضرت سلیمان کے تحت میں تھیں۔ نثر۔ ایک پتھر ۔۔۔ جاگا ۔ خاتم ۔۔۔۔ بن کے رہا۔ مطلب جب ایک پتھر کے ٹکڑے کی قسمت جاگی تو وہ حضرت سلیمان کے ہاتھ کی انگوٹھی کا نگ بن گیا۔

۱۰۔ **دہر** (ع) مذکر۔ زمانہ۔ **شکست** (ف) مونث ٹوٹ پھوٹ ہار۔ **گرانمایہ** (ف) قیمتی۔ **گہر**۔ موتی۔ نثر دہر میں گرانمایہ چیزوں کا کام دنیا میں ٹوٹ پھوٹ جانا ہے جیسے قیمتی گوہروں۔ آخر کار ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔

۱۱۔ **شناسا** (ف) واقف۔ **اجل** (ع) موت۔ **تقاضا** خواہش۔ نثر۔ زندگی وہ ہے جو شناسائے اجل نہ ہو۔ کیا وہ جینا ہے کہ جس میں تقاضائے اجل ہو۔ مطلب۔ زندگی وہ ہے جس کو موت نہ آئے وہ جینا ہے کیا جس میں موت کا خوف لگا رہے۔

۱۲۔ **انجام** (ف) مذکر۔ خاتمہ۔ نتیجہ۔ **زینت** (ع) مونث

آرائش۔ نثر۔ اگر زینتِ عالم ہو کر یہ انجام ہے۔ کسی پھول پہ شبنم ہو کر کیوں نہ گر جاؤں۔ مطلب۔ اگر دنیا کی آرائش بن کر اس طرح سے ٹوٹ پھوٹ جانا ہے (نتیجہ کے طور پر) تو بہتر یہ ہے کہ میں صبح کا تارہ کسی پھول پہ اوس بن کر گر جاؤں۔

۱۳۔ پیشانی (ف) مونث۔ ماتھا۔ افشاں (ف) مونث۔ گوٹے یا مقیش کی باریک کترن جو عورتیں آرائش کے لئے ماتھے پر چنتی اور بالوں پر چھڑکتی ہیں۔ شرار۔ چنگاری۔ مظلوم (ع) ظلم کیا گیا نثر۔ کسی پیشانی ۔۔۔۔ میں رہوں کسی مظلوم ۔۔۔۔ شراروں میں رہوں۔ مطلب۔ یا میں چاہتا ہوں کہ کسی کے ماتھے کی افشاں (آرائش) کے تاروں میں شامل ہو جانا یا کسی دکھنے کی آہوں کی چنگاریوں میں مل جانا۔

۱۴۔ اشک (ف) مذکر۔ آنسو۔ مژگان (ف) مونث پلکیں نثر۔ میں اشک ۔۔۔۔ اٹک جاؤں بن کیوں نہ ۔۔۔۔ ٹپک جاؤں۔ مطلب یا میں آنسو بن کر پلکوں میں اٹک جاؤں یا اس خاوند کی بیوی کی آنکھوں سے ٹپک جاؤں۔

۱۵۔ زرہ (ف) مونث لڑائی کی ایک پوشاک۔ مستور (ع) چھپا ہوا۔ وغا (ع) مونث۔ لڑائی۔ حب (ع) مونث محبت۔ مجبور (ع) ناچار۔ سو۔ طرف۔ میدانِ وغا۔ لڑائی کا میدان نثر۔ جس کا شوہر زرہ میں مستور ہو کے حبِ وطن سے مجبور ہو کے میدانِ وغا روان ہو۔ مطلب۔ جس عورت کا خاوند حبِ وطن سے ناچار ہو کر لڑائی کے میدان کی طرف روانہ ہو گیا ہو (ایسی عورت کی آنکھ کا آنسو بنوں) یاس (ع) مونث۔ ناامیدی۔ خوف۔ تغیر پذیر (ع

مونث ۔ بیان ۔ مباحثہ ۔ لیکچر ۔ نثر ۔ یاس و اُمید ۔۔۔ دکھلاتی ہو جس کی ۔۔۔ شرماتی ہو ۔ مطلب ۔ جو عورت (خاوند کے فراق میں) خوف و اُمید کا نظارہ دکھلاتی ہو (یعنی کبھی اُسے اُمید آسنے کی ہو جاتی ہو اور کبھی لڑائی کا خوف طاری ہو جاتا ہو) جس کی خاموشی سے تقریر شرماتی ہو مراد جو ہمیشہ چپ رہتی ہو (ایسی عورت کی آنکھ کا آنسو ہوں)

۱۲ ۔ رضا (ع) مونث ۔ خوشی ۔ مرضی ۔ تاب (ف) طاقت شکیبائی (ف) مذکر ۔ صبر حیا ۔ شرم ۔ گویائی ۔ بولنے کی طاقت ۔ نثر ۔ جس کو ۔۔۔ شکیبائی دے اور ننگا ہوں ۔۔۔ گویائی دے ۔ مطلب جس عورت کو خاوند کی مرضی صبر کی طاقت بخشے (مراد جو ہمیشہ اپنے خاوند کی مرضی کو مقدم سمجھتی ہو) اور ننگا ہوں کو شرم بولنے کی طاقت دے ۔ یعنی جس عورت میں شرم و حیا ہو ۔

۱۳ ۔ زرد ۔ پیلا ۔ عارض (ع) مذکر ۔ رخسارہ ۔ گلگوں (ف) گلابی ۔ ہجر ۔ جدائی ۔ افزوں ۔ زیادہ ۔ نثر ۔۔۔ ہو جائے کشش ۔۔۔ افزوں ہو جائے ۔ مطلب ۔ جس عورت کا منہ پیلا پڑ جائے جس وقت خاوند کو رخصت کر رہی ہو اور شوہر کی جدائی کے غم میں اس کا حسن و دلکش بن جائے ۔

۱۴ ضبط (ع) مذکر ۔ حفاظت ۔ ہوشیاری ۔ ساغر ۔ پیالہ ۔ پرنم ۔ آنسوں بھری ۔ گریاں ۔ چھلکنا (ہ) باہر نکلنا ۔ ڈھلکنا ۔ نثر ۔ تاکہ وہ ۔۔۔ ہی جاؤں ساغر دیدہ ۔۔۔ ہی جاؤں ۔ مطلب (وہ عورت جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) خواہ وہ کتنا ہی اپنے دل کو قابو کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس کی آنکھوں سے آنسو نہ گرے لیکن میں ٹپک ہی

جاؤں اور اُس کی پُرنم آنکھ کے پیالے سے چھلک کر گر ہی جاؤں۔

۱۵۔ حیاتِ ابدی ۔ ہمیشہ کی زندگی ۔ سوز ۔ جلن ۔ نثر ۔ خاک میں ...... پا جاؤں مشق ...... دکھاتا جاؤں ۔ مطلب ۔ اس طرح زمین پر گر کے ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لوں اور وطن کے عشق کی جلن و محبت زمانے کو دکھاتا جاؤں ۔

نتیجہ ۔ اس نظم میں شاعر نے صبح کے ستارے کو اُس سے بڑھ کر موتی قرار دیا ۔ موتی سے بڑھ کر اس کا قطرہ آخر یہ نتیجہ نکالا کہ دنیا میں وہ آنسو جو وطن کی محبت میں گرتا ہے ۔ سب سے اچھا کوئی گوہر یا ستارہ اس کی قیمت نہیں رکھتا ۔ شاعر چاہتا ہے کہ ہمارے دلوں میں حبِّ وطن کا سوز ہونا چاہیئے ۔

ہندوستانی بچوں کا قومی گیت

چشتی ۔ نام دلی ۔ حق (رح) خُدا ۔ **نانک** ۔ سکھ دھرم کے بانی آپ کی پیدایش ننکانہ صاحب میں ہوئی ۔ آپ سچے توحید پرست تھے ۔ ہندو مسلمانوں سے ایک جیسا سلوک کرتے تھے ۔ نثر چشتی وحدت الگ ہونا ..... سنایا نانک ..... گیت گایا ۔ مطلب ۔ خواجہ چشتی نے جس سرزمین میں خدا کا پیغام سُنایا ۔ گورو نانک دیو سچے بادشاہ نے جس باغ میں توحید کا راگ گایا یعنی لوگوں میں تلقین کی کہ ایک خدا کو مانو ۔

۲۔ تاتار ۔ ملک کا نام۔ حجازی ۔ حجاز کا رہنے والا۔ وشت ۔ (ف) جنگل ۔ تاتار کے حملہ آوروں (تیمور وغیرہ) نے جس ملک کو اپنا وطن بنالیا جس نے حجاز کے رہنے والوں سے عرب کا جنگل چھڑایا۔ مراد اہلِ عرب محمد بن قاسم وغیرہ نے جس ملک پر حملہ کیا اپنے عرب کو چھوڑ کر جس ملک میں آن بسے میرا وطن وہی ہے (مراد ہندوستان)

۳۔ نثر۔ یونانیوں ...... کر دیا یہا سارے ...... علم و ہنر دیا تھا۔ مطلب ۔ اہلِ یونان کو جس ملک نے حیران کیا تہا (اشارا ہے سکندر کی طرف اور اُس کے جنرل سیلوکس کی طرف ۔ ادہر پورس اور چندر گپت کی طرف) جس ملک نے ساری دنیا کو علم و ہنر سکھایا تہا ۔ یعنی سب سے پہلے ہندوستان میں تہذیب نمودار ہوئی ۔

۴۔ حق ۔ خدا ۔ زر (ف) سونا ۔ نثر۔ مٹی کو ... اثر دیا تھا زرکون ... بھر دیا تھا۔ مطلب ۔ خداوند کریم نے جس ملک کی مٹی کو سونے کا اثر دیا تھا ۔ جس ملک سے ترکی حملہ آوروں نے ہیرے لوٹے تھے میرا وطن وہی ہندوستان ہے ۔

۵۔ تاب ۔ چمک ۔ کہکشاں ۔ آکاش گنگا۔ نثر۔ جو ستارے فارس کے آسمان سے ٹوٹے تھے ۔ جس نے پھر تاب دیکے کہکشاں سے چمکائے ۔ مطلب ۔ جس ملک میں فارس کے آسمان کے ستارے ٹوٹ کر پڑے اور جس نے پھر دوبارہ اُن ستاروں میں چمک پیدا کی اور کہکشاں میں جگہ دی (یعنی فارس کے حملہ آوروں کو دوبارہ عروج بخشا ۔

۶۔ لے ۔ سُر ۔ وحدت ۔ ایک ہونا ۔ میرِ عرب ۔ عرب کا

امیر المومنین - نثر - دُنیا نے جس مکان سے وحدت کی لے سُنی - جہاں سے میرِ عرب کو ٹھنڈی ہوا آئی - مطلب - جس ملک سے دُنیا بھر نے وحدت پرستی سیکھی (اہلِ ہند صرف ایک خدا کو مانتے تھے جبکہ دوسرے ممالک کے لوگ کئی دیوی دیوتاؤں کو مانتے تھے) جس ملک سے توحید پرستی کی ٹھنڈی ہوا میرِ عرب کو لگی وہی ہندوستان میرا وطن ہے -

۷ - **کلیم** - حضرت موسیٰؑ کا لقب - **سینا** - پہاڑ جس پر تجلی ہوئی تھی - **نوحؑ** نبی - آپ توحید پرستی کی تلقین کرتے رہے مگر لوگوں نے آپ کو بہت تنگ کیا تب ایک بہت بڑا طوفان برپا ہوا - حضرت نوحؑ اپنی کشتی میں بیٹھے - جودی پہاڑ پر آپ کی کشتی اٹکی **سفینا** کشتی - نثر - جس کے بندے کلیم (ہیں) پربت جہاں کے سینا (ہیں) جہاں نوحؑ نبی کا سفینا آکر ٹھہرا - جس ملک کے بندے کلیم کا رتبہ رکھتے ہیں جس کے پہاڑ سینا کا رتبہ رکھتے ہیں - جہاں حضرت نوحؑ کی کشتی اٹکی تھی اکہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ کی اولاد ہند پر قابض ہوئی تھی - تاریخ فرشتہ)

۸ - **رفعت** - بلندی - **بامِ فلک** آسمان کا کوٹھا **جنت** - بہشت - **فضا** (ع) مونث - کشادگی - میدان (ف) بہار - کیفیت

نثر - جس زمین کی رفعت بامِ فلک کا زینہ ہے جس کی فضا میں جینا جنت کی زندگی ہے - مطلب - جس ملک کی زمین بلندی میں آسمان کی چھت کا زینہ ہے جس ملک کی رفعت میں رہنا گویا بہشت میں زندگی بسر کرنا ہے وہی ہندوستان میرا مُلک ہے - اس نظم میں شاعر نے ہندوستان کی عظمت بتائی ہے کہ ہمارے ہندوستان سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی ملک نہیں ہے -

نیا شوالہ

۱۔ **شوالہ** (ہ) مذکر شو جی کا مندر۔ مندر۔ صنم کدہ۔
(ف،ع) صنم بھی بت کدہ۔ علامت ظرف۔ بُت خانہ۔ **بُت**۔ (ف)
مورتی۔ نثر۔ اے برہمن گر تو بُرا نہ مانے (تو میں) سچ کہدوں تیرے صنم
کدوں کے بُت پُرانے ہو گئے۔ مطلب۔ اے متعصب برہمن اگر تو
میری بات کا بُرا نہ مانے تو میں ایک سچی بات کہوں۔ وہ بات یہ ہے کہ
تیرے بت خانے کے بُت بہت پُرانے ہو گئے ہیں۔

۲۔ **جدل** (ع) مونث لڑائی۔ **واعظ** (ع) مذکر۔ وعظ کرنیوالا۔
نثر۔ اپنوں .... سیکھا۔ واعظ کو بھی خدا نے جنگ و جدل سکھایا۔ مطلب
اے برہمن تو نے اپنے بھائیوں سے بیر رکھنا ان مورتیوں سے ہی سیکھا
ہے اور واعظ کو خدا نے جنگ و جدل کرنا سکھایا ہے۔

تشریح۔ یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کے متعصب مذہبی پیشوا
آپس میں دونوں قوموں کو لڑواتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اُن کا فرض
اتفاق و اتحاد پیدا کرنا ہے۔

۳۔ **دیر** (ف) مذکر۔ بت خانہ۔ حرم۔ مسجد۔ **وعظ** (ف)
لیکچر۔ تقریر۔ فسانہ۔ کہانی۔ نثر۔ تنگ آ کے .... چھوڑا واعظ کا وعظ
چھوڑا تیرے فسانے چھوڑ دیے۔ مطلب۔ آخر میں مذہبی نوک جھونک
سے تنگ آ گیا اور میں نے مندر و مسجد کو چھوڑا۔ مولوی صاحب کا لیکچر

(بہشت کے خاکے) اور پنڈت (برہمن) کی کہانیاں سُننی چھوڑ دیں۔

۴۔ نثر۔ پتھر کی ...... خدا ہے خاکِ وطن ...... دیوتا ہے۔

مطلب۔ اے برہمن تو مورتوں میں خدا کو سمجھتا ہے تیرے خیال میں صرف ان مورتوں میں ہی خدا ہے۔ مگر میرے لئے تو ہندوستان کی خاک کا ایک ایک ذرہ بڑے سے بڑا دیوتا ہے۔ یعنی میں تو ہندوستان کی پُوجا کرتا ہوں۔

۵۔ غیریت (و) مونث بیگانگی نقش (ع) مذکر ام نشان۔ دوئی (ف) مونث۔ شرکت۔ جُدائی۔ منشر۔ آ غیریت ...... پھر اُٹھادیں بچھڑوں ...... ملادیں۔ مطلب اے برہمن آپھر دوبارہ ہم ملکر بیگانگی کے پردے کو پھاڑ دیں (ہندو اور مسلمان) جو دیر سے بچھڑے ہوئے ہیں اُن کو پھر آپس میں ملادیں۔

۶۔ سونی۔ خالی۔ بستی۔ آبادی۔ شہر۔ دیس۔ مُلک۔ نثر۔ مدت سے دل کی بستی سونی پڑی ہوئی ہے آ، اک ...... بنادیں۔ مطلب۔ ہمارے دلوں کی بستی مدتوں سے خالی ہے اس خالی جگہ اک نیا شوالہ بنائیں۔ یعنی دل کو مندر بنائیں اور اس میں حُبِ وطن کے جذبہ کی تقدیر رکھیں۔

۷۔ داماں۔ پلے۔ کلس (ہ) مذکر۔ گنبد کے اُوپر کی کلغی نثر۔ اپنا تیرتھ دنیا ...... اُونچا ہو اداماں ...... ملادیں۔ مطلب ہمارے دل کا تیرتھ دنیا کے تیرتھوں سے رُتبے میں اونچا ہو اور اس مندر کے کلس کو اتنا اونچا بنائیں کہ آسمان سے باتیں کریں۔

۸۔ منتر (ہندی) مذکر۔ وید کا ایک حصہ مراد بھجن۔ ــــ [illegible]

پریت - محبت - نثر: ہر صبح اٹھ کے وہ میٹھے میٹھے منتر گائیں سارے پجاریوں کو پیت کی مے پلادیں ۔ مطلب ہر صبح اٹھ وہ میٹھے میٹھے پیار بھرے گیت گائیں کہ اہل ہند میں حب وطن کا جذبہ بھر یں سب پجاریوں کو (اہل ہند کو) محبت کی شراب پلائیں ۔

۹۔ شکتی - طاقت - شانتی - امن - صلاح - گیت - راگ باسی رہنے والے - مکتی - نجات - پریت - محبت - نثر - شکتی ... گیت میں ہے دھرتی ..... پریت میں ہے - مطلب بھگتوں کے گیت میں امن وامان اور طاقت ہوتی ہے اہل زمین کی نجات محبت میں ہے مراد اگر کسی ملک کے رہنے والوں میں محبت نہ ہوگی وہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رہیں گے ۔

داغ

۱۔ عظمت (ع) مونث - بزرگی - پیوند (ف) مذکر - بندش جوڑ - شہر خموشاں - قبرستان - مکین (ع) مکان میں رہنے والا - مہدی مجروح - غالب کا شاگرد - نثر - عظمت غالب ایک مدت سے پیوند زمین ہے مہدی مجروح شہر خموشاں کا مکیں ہے مطلب غالب کی بزرگی ایک مدت سے زمین میں مل گئی ہے اور میر مہدی مجروح بھی قبرستان میں بستا ہے امرد غالب اور مہدی مجروح کو گذرے ہوئے مدت ہو گئی ہے ۔

۲۔ غربت (ع) مونث مسافرت مینا (ف) مذکر - شیشہ

شراب کی بوتل یا صراحی - **امیر مینائی** - شاعر - **کیف** (ع) کیونکر کیفیا نشہ - **صہبا** (ع) مونث - سرخ شراب - نثر - موت نے غربت میں مینائے امیر توڑ ڈالی - چشم محفل میں اب تک کیف صہبائے امیر ہے مطلب - امیر مینائی سفر کی حالت میں اس دنیا سے کوچ کر گئے یا امیر کی شاعری کی صراحی موت نے مسافرت میں توڑ ڈالی - اب تک امیر کی شراب کا نشہ محفل کی آنکھوں میں موجود ہے - مراد امیر شاعر تو مر چکا ہی مگر اس کی شاعری کا اثر موجود ہے -

۳ - **ہمنوا** - ملکر گانے والا - **ماتم** (ع) مذکر - سوگ - غم - چھاتی پیٹنے کا فعل - **بزم** (ف) مجلس - **بزم سخن** - مشاعرے کی محفل نثر - آج لیکن ...... ماتم میں ہے شمع ...... ماتم میں ہے - مطلب لیکن آج سارا چمن (دہلی شہر یا ہندیا شاعری کا باغ - داغ کا ماتم منا رہا ہے داغ گویا روشن شمع تھی وہ بجھ گئی اور مشاعرے کی محفل ماتم منا رہی ہے -

۴ - **آشیاں** (ف) مذکر - گھونسلا - **عنادل** (ع) مذکر عندلیب کی جمع - بلبلیں - **باغ ہستی** - (ف) زندگی کا باغ مراد دنیا - **بلبل دلی** مراد داغ سے ہے - نثر - اس چمن میں بلبل دلی نے **آشیاں** باندھا جہاں باغ ہتی کے سب عنادل ہمنوا ہیں - مطلب - دلی کی بلبل (داغ) نے اس باغ میں گھونسلا بنایا جہاں زندگی کے سب بلبل ملکر رہے ہیں -

۵ - **زیب** (ف) مونث آرائش - **دوش** (ف) مذکر - کندھا گذری ہوئی رات - **جہان آباد** - شاہجہاں آباد - دلی - **چل بسنا** مرجانا - **میت** (ع) مونث - جنازہ - لاش - نثر **آہ** داغ چل بسا اس کی میت زیب دوش ہے جہان آباد کا آخری شاعر خاموش ہے

مطلب - افسوس داغ اس دنیا سے چل بسا اُس کی لاش کندھوں کی آرائش بنی ہوئی ہے (یعنی احباب نے داغ کی لاش کندھوں پر اٹھائی ہوئی ہے) یہ دہلی کا آخری شاعر تھا وہ آج چُپ ہوگیا ہے۔

۶- بانکپن (ف) مذکر البیلا پن۔ وضعداری جو خودنمائی کے ساتھ ہو۔ شوخی (ف) مونث - چلبلا پن طرز (ف) طور۔ طریقہ وضع کافور (ع) مذکر۔ کپور - ایک نہایت تیز خوشبودار اور تلخ ذائقے کا سفید مادہ - پیری (ف) مونث بڑھاپا۔ نہاں (ف) پوشیدہ نثر- اب وہ بانکپن وہ شوخی طرز بیان کہاں پائی جاسکتی ہیں - کافور پیری میں جوانی کی آگ نہاں تھی۔ مطلب - اب داغ کی بانکی شاعری اور اُس کے بیان کا طریقہ جس میں چلبلا پن ہوتا تھا کہاں پایا جاسکتا ہے۔ جوانی کی آگ بڑھاپے کے کافور میں پوشیدہ تھی۔

تشریح - داغ ایک بانکا شاعر تھا جب داغ غزل کہتا تھا تو اُس میں ایک خاص چلبلا پن ہوتا تھا گو وہ بوڑھا ہوگیا تھا (یا آپ کی غزل پرانی طرز کی ہوتی تھی) لیکن جوانی کی آگ (جوانی کا جذبہ) موجود ہوتا تھا

۷- آرزو (ف) مونث خواہش - لیلیٰ (ف) مونث۔ سیاہ فام مجنوں کی معشوقہ - بے پردہ - ظاہر - محمل (ع) مذکر - کجاوہ - نثر جو آرزو ہر دل میں ہے زبان داغ پر تھی وہاں لیلیٰ معنی بے پردہ (تھی) یہاں محمل میں ہے - مطلب - جو خواہش لوگوں کے دل میں ہے وہ داغ کی زبان پر ہوتی تھی وہاں گویا معنی کے بے پردہ تھے اور داغ کی زبان پر وہی معنی کی لیلیٰ کجاوہ بے ہوتی تھی۔

تشریح - داغ وہ اونچے درجہ کا شاعر تھا کہ اپنے تجربے سے

وہ لوگوں کی آرزوں کو شاعری میں بیان کر دیتا تھا۔ جب وہ حقیقت لوگوں کے دلوں میں تھی گویا وہ اس وقت بے پردہ تھی۔ مگر جب داغ نے بیان کی تو وہ معنی کے لبادہ میں بیٹھ گئی۔

۸۔ صبا (ع) مونث۔ ہوا مشرق کی ہوا۔ سکوت (ع) مذکر خاموشی امن۔ راز (ف) بھید۔ نالہ (ف) آہ وزاری۔ نثر۔ اب صبا سے سکوتِ گل کا راز کون پوچھے گا۔ چمن میں نالۂ بلبل کا راز کون سمجھے گا۔ مطلب۔ چونکہ داغ تو گذر گیا ہے اب مشرقی ہوا سے پھول کی خاموشی کا بھید کون پوچھے گا۔ باغ میں بلبل کے نالہ کا بھید کون پوچھے گا۔

تشریح۔ داغ پھول اور مشرقی ہوا کی گفتگو اپنی شاعری میں باندھتے تھے۔ بلبل کی آہ وزاری کا مطلب سمجھاتے تھے اب ایسی عشقیہ شاعری کون کرے گا۔

۹۔ حقیقت (ع) مونث اصلیت۔ پرواز (ف) مونث۔ اڑان طائر (ع) مذکر۔ پرندہ۔ جمع طیور۔ نشیمن (ف) مذکر۔ آرام کی جگہ۔ پرندوں کا گھونسلا۔ نثر۔ فکر کی پرواز میں حقیقت سے غفلت نہ تھی۔ پرواز میں طائر کی آنکھ نشیمن پر رہی۔ مطلب۔ فکر کی اڑان میں اصلیت سے کبھی غفلت نہیں ہوتی تھی پرندے کی آنکھ اڑان میں بھی گھونسلے پر رہی۔

تشریح۔ جب داغ مضامین سوچتے تخیل کے پرندے کو اڑاتے تھے تو وہ بلند مضمون باندھتے تھے کہ جو حقیقت سے خالی نہیں ہوتے یعنی بعض شعرا تو مبالغہ اور لغو مضامین باندھنے شروع کر دیتے ہیں۔ مگر داغ حقیقت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے کیسے

جیسے ایک پرندہ گھونسلے کو چھوڑ کر اڑتا ہے تو اُس کی آنکھ گھونسلے پر رہتی ہے۔

۱۰۔ نکتہ آرا (ع ف) باریک بات کا جاننے والا۔ سجانے والا۔ فلک پیمائی (ع۔ ف) آسمان پر چلنا۔ نثر۔ ہمیں مضمون کی باریکیاں اور دکھلائیں گے اپنے ..... فلک پیمائیاں (دکھلائیں گے) مطلب دوسرے شعرا مضمون کی باریکیاں ہمارے سامنے پیش کریں گے اور اپنی بلند خیالیاں اپنے فکر کی اڑان اور اپنی باریکیاں دکھلائیں گے۔

۱۱۔ تلخی (ف) مونث۔ کڑواہٹ۔ شدت۔ دوران (ف) زمانہ۔ تخیل۔ وہ شاعری جو خیال سے ساتھ تعلق رکھے۔ خیال۔ نثر تلخی دوران ..... دلوائیں گے یا تخیل ..... دکھلائیں گے۔ مطلب دوسرے شعرا زمانے کی تلخی کے نقشے شاعری میں کھینچیں گے جنہیں دیکھ کر ہم روئیں گے یا اپنی بلند خیالی کی شاعری ہمارے سامنے پیش کریں گے۔

۱۲۔ بلبل شیراز (ف) شیراز کا بلبل۔ شیخ سعدی۔ ساحر (ع) مذکر۔ جادوگر۔ اسم فاعل۔ صاحب اعجاز (ف ع) وہ تو معجزے دکھائے۔ نثر۔ اس چمن میں شیراز بھی ہوں گے سینکڑوں ساحر بھی صاحب اعجاز بھی ہوں گے۔ مطلب۔ اس شاعری کے باغ میں بلند رتبے کے شعرا جو شیخ سعدی جیسے ہوں گے پیدا ہوں گے۔ سیکڑوں شاعر تو جادو بیان ہوں گے اور ایسے بھی شاعر ہوں گے جن کے اشعار معجزہ نما ہوں گے۔

۱۳۔ آذر (ف) مذکر۔ آگ۔ شمسی سال کے نویں مہینے کا نام حضرت خلیل اللہ کے چچا کا نام جو بت تراش تھے

بت خانہ (ف) مندر یا وہ گھر جس میں مورتیاں ہوں ۔ **مے** (ف) شراب ۔ **ساقی** (ع) شراب پلانے والا ۔ **پیمانہ** (ف) مذکر ۔ جام شراب ۔ نثر ۔ شعر کے بت خانے سے ہزاروں آذر اُٹھیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے پلائیں گے ۔ مطلب ۔ شعر کے بت خانے سے ہزاروں آذر جیسے شعر گھڑنے والے پیدا ہو جائیں گے نئے قسم کی شاعری کی مے پلانے والے ساقی ہوں گے اور اُن کی شاعری کی شراب بھی نئی قسم کی ہوگی ۔ مراد نئے نئے شاعر ہوں گے اور نئی قسم کی بلند خیالی ہوگی ۔

۱۴ ۔ **تفسیر** ۔ (ع) مونث ۔ تشریح ۔ قرآن شریف کی شرح **تعبیر** (ع) مونث بیان کرنا ۔ خواب کا نتیجہ بتانا ۔ دل کو کتاب قرار دیا اور جوانی کو خواب قرار دیا ہے ۔ کیونکہ دل میں ہزاروں قسم کے خیالات پوشیدہ ہیں اور جوانی میں آدمی اندھا دھند کام کرتا ہے ۔ نثر کتاب دل کی بہت تفسیریں لکھی جائیں گی ۔ اے خواب جوانی تیری تعبیریں بہت ہوں گی ۔ مطلب ۔ دل کی بہت سی شرحیں لکھی جائیں گی اور جوانی کی خواب کے نتیجے بھی بتائے جائیں گے ۔

تشریح ۔ یعنی شعرا دل کے بارے میں بہت سے مضامین لکھیں گے اور جوانی کے بارے میں بھی ہیں بہت کچھ بتائیں گے ۔ **ناوک** (ف) مذکر تیر ۔ **ناوک فگن** (ف) تیر انداز ۔ تیر پھینکنے والا ۔ نثر ۔ لیکن عشق کی تصویر ہو بہو کون کھینچے گا ۔ ناوک فگن اُٹھ گیا دل پر تیر کون مارے گا ۔ مطلب لیکن حضرت داغ کی طرح ہو بہو عشق کی تصویر کون کھینچے گا اور جب تیر انداز ہی دنیا سے اُٹھ گیا تو دل پر عشق کے تیر کون مارے گا ۔

۱۶۔ اشک (ف) مذکر آنسو۔ نثر۔ میں شعر زمین میں اشک کے دانے بوتا ہوں۔ میں داغ کو روتا ہوں اے خاک دلّی تو بھی رو۔ مطلب میں داغ کے گذر جانے سے شعر کی زمین میں آنسوؤں کے دانے بو رہا ہوں (مراد رو رہا ہوں) اے خاک دلی جبکہ میں داغ کو رو رہا ہوں تو بھی ماتم منا۔

۱۷۔ سرمایہ (ف) مذکر۔ پونجی۔ بزم سخن (ف) شاعری کی محفل۔ پامال (ف) پاؤں سے مسلا ہوا۔ تباہ برباد۔ خزاں (ف) مونث۔ پت جھڑ۔ نثر۔ اے جہان آباد اے سرمایۂ بزم سخن پھر آج تیرا چمن پامال خزاں ہے۔ مطلب۔ اے دلی اے شاعری کے سرمائے آج پھر تیرا باغ خزاں سے روندا گیا ہے۔

تشریح۔ دلّی شاعری کا گھر ہے اور اس کے باغ میں داغ ایک پھول تھا۔ داغ کے مرنے سے گویا دلی کے باغ میں خزاں آگئی ہے۔

۱۸۔ گل رنگیں (ف) سرخ پھول۔ کاشانہ (ف) گھر گھونسلا نثر۔ وہ تیرا گل رنگیں مثال بو رخصت ہوا آہ! کاشانۂ اردو داغ سے خالی ہوا۔ مطلب۔ اے دلی تیرے باغ سے داغ (جو ایک سرخ گلاب کا پھول تھا) ایسے چلا گیا جیسے خوشبو پھول سے نکل جاتی ہے۔ یا داغ ایک پرندہ تھا وہ اردو کے گھونسلے سے چل بسا اور یہ گھونسلا خالی ہو گیا۔

۱۹۔ کشش (ف) مونث۔ کھنچاؤ۔ دلربائی۔ رغبت۔ مہ کامل (ف ع) بدر۔ پورا چاند۔ یہاں اس شعر میں اشارہ ہے کہ داغ دلّی

میں نہیں گذرے بلکہ دکن میں ہی اس دنیا سے چل بسے - نثر - شاید دلی کی خاک میں کچھ کشش نہ تھی وہ مہ کامل دکن کی خاک میں پنہاں ہوا - مطلب - شاید دلی کی خاک میں کچھ دلربائی نہ تھی داغ ایک پورا چاند تھا وہ دکن کی زمین میں چھپا -

۲۰ - ساقی (ع) شراب پلانے والا - یہاں مراد شعرا - میخانہ (ف) شراب خانہ مراد شاعری - **یادگار** (ف) مونث - نشانی - **بزم** (ف) محفل - نثر - جو ساقی تھے اُٹھ گئے میخانہ خالی رہ گیا یادگار ...... رہ گیا - مطلب - جو ساقی کتھے (شعرا) وہ تو یہاں سے اُٹھ گئے اور شاعری کی شراب خانہ خالی رہ گیا ہے اب دہلی کی محفل میں صرف حالی ہی اُردو کے شعرا میں سے نشانی کے طور پر رہ گیا ہے -

۲۱ - بیداد (ف) ظالم - **اَجل** (ع) مونث - مرگ موت - **صیاد** (ع) مذکر شکاری - نثر - بیداد اجل آرزو ...... ہے صیادِ اجل تاریکی میں تیر مارتا ہے - مطلب - ظالم موت خواہشوں کا خون کردیتی ہے (مراد کوئی آرزو بر نہیں آتی موت آجاتی ہے) موت کا شکاری تو اندھیرے میں تیر مارتا ہے (یعنی تیر مارے گا تو پتہ چلتا ہیں اور شکار ختم ہو جاتا ہے)

۲۲ - **قیام گلستان** (ف ع) باغ کا قیام - نثر - شکایت کے لئے زبان کھل نہیں سکتی - خزاں کا رنگ بھی وجہ قیام گلستان ہے مطلب - موت کے خلاف ہم کوئی شکایت نہیں کر سکتے - خزاں کا آنا گویا گلستان کا قیام ہے (یعنی پھر بہار آتی ہے یا باغ ہے تو خزاں بھی ہے)

۲۳۔ عالمگیر (ع) جہان کو لینے والا۔ **گلچین** (ف) پھول توڑنے والا۔ نثر۔ قانون عالمگیر کے سبب اثر ایک ہی نہیں ہوتے ..... ہو جاتا ہے۔ مطلب۔ قدرت کا قانون ساری دنیا میں ایک ہی اثر رکھتا ہے۔ باغ سے پھول کی خوشبو اُڑ جاتی ہے اور دنیا سے گلچین اٹھ جاتا ہے

ابر

۱۔ ابر (ف) مذکر بادل۔ **سیاہ پوش** (ف) سیاہ لباس پہننے والا۔ نثر۔ پھر آج پورب سے وہ کالی گھٹا اُٹھی پھر سربن کا پہاڑ سیاہ پوش ہوا۔ مطلب۔ آج پھر کالی گھٹائیں مشرق کی جانب سے آسمان پر چھا گئیں اور سربن کا پہاڑ سیاہ پوش بن گیا (مراد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ نے کالے کپڑے پہن لئے ہیں)

۲۔ **نہاں** (ف) پوشیدہ۔ **رُخ** (ف) چہرہ۔ مہر (ف) سورج۔ زیر (ف) نیچے۔ **توسن** (ف) مذکر۔ تند اور سرکش گھوڑا۔ نثر۔ جو رُخِ مہر زیرِ دامنِ ابر نہاں ہوا ہوائے سرد بھی سوار توسن ابر آئی۔ مطلب۔ بادل کے پلے کے نیچے سورج کا چہرہ جب چھپ گیا تو ٹھنڈی ہوا بادل کے گھوڑے پر سوار ہو کر آئی۔

۳۔ میکدہ (ف) شراب خانہ۔ **بیخروش** (ف) خاموش چُپ چاپ۔ نثر۔ گرج کا شور نہیں ہے یہ گھٹا خاموش ہے یہ گھٹا عجیب ..... بیخروش ہے۔ مطلب۔ یہ گھٹا چپ چاپ آرہی اس بادل میں تو گرج کا شور نہیں ہے۔ عجیب یہ گھٹا تو عجیب قسم کا خاموش شرابِ خانہ ہے

کیونکہ اس میں سے بوندا باندی ہوگی۔

۴۔ **نشاط** (ع) مونث - خوشی - مدام (ع) ہمیشہ - قبا - کوٹ - گہر - موتی - نثر جیسے میں ..... لائی ہے قبائے ..... آتی ہے یہ گھٹا باغ میں ہمیشہ کی خوشی کا حکم لائی ہے (بارش سے باغ کھل جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے) پھول کی قبا میں موتی لگانے کے لئے آئی ہے یعنی پانی کے قطرے پھول پر ایسے معلوم ہوں گے جیسے آب دار موتی ہوتے ہیں۔

۵۔ **مہر** (ف) سورج - نثر جو پھول ..... اُٹھے زمین ..... اُٹھے - مطلب - جو پھول سورج کی گرمی سے سوکھ گئے تھے مرجھا چلے تھے اب ترو تازہ ہو گئے - جو گھاس وغیرہ زمین میں سو گئی تھی وہ پھر بادل سے ترو تازہ ہو گئی -

۶۔ نثر ہوا کے زور سے بادل اُبھرا - بڑھا - اُٹھا وہ اور گھٹا اٹھی تو بادل برس پڑا -

مطلب ہوا چلی اور بادل ہوا سے اوپر اٹھا تو اب وہ کالی گھٹا برس پڑی -

۷۔ کہسار (ف) بادل - **نہال** (ف) پودا - **وادی** - گھاٹی - **خیمہ** - تنبو - نثر - کہسار کے نہالوں کا عجیب خیمہ ہے - پھرنے والوں کا قیام یہیں وادی میں ہو - مطلب کالی کالی گھٹا میں گویا پہاڑ کے درختوں کا تنبو ہے ان سیاہ بادلوں کا قیام اسی گھاٹی میں ہو گیا ہے -

ایک پرندہ اور جگنو

۱۔ پرندہ (ف) اڑنے والا۔ طائر۔ سرِ شام (ف) شام کے وقت۔ مرغ (ف) پرند (ل) مُرغا۔ نغمہ (ع) راگ۔ سُریلی آواز۔ نغمہ پیرا۔ گانا گانے والا۔ ٹہنی ( ) شاخ۔ نثر۔ سرِ شام ..... گا رہا تھا۔ مطلب۔ شام کے وقت ایک گانے والا پرند کسی شاخ پر بیٹھا گا رہا تھا (مراد بلبل)

۲۔ طائر (ع) مذکر۔ پرندہ۔ جمع طیور۔ نثر۔ زمین پر ایک چمکتی چیز دیکھی۔ اسے جگنو سمجھ کر طائر اُڑا۔ مطلب۔ پرندے نے ایک چمکتی ہوئی چیز زمین پر دیکھی اور اُسے جگنو سمجھ کر اُس کی طرف اُڑ گیا۔

۳۔ مرغِ نوا ریز۔ (ف ع) گانے والا پرند۔ بیکس (ف) ساتھی کے بغیر۔ اکیلا۔ محتاج۔ عاجز۔ منقار (ع) مونث۔ چونچ ہوس (ع) مونث۔ لالچ۔ شوق۔ نثر جگنو نے کہا اومرغ نوا ریز بیکس پہ منقار تیز نہ کر۔ مطلب۔ جگنو نے پرندے سے کہا کہ اے گانے والے پرندے تو مجھ عاجز پر لالچ کی چونچ تیز نہ کر (مراد تو مجھے کھانے کے لئے تیار نہ ہو)

۴۔ چہک۔ جانور کی سُریلی آواز۔ مہک۔ خوشبو۔ نثر تجھے جس ..... مہک دی اسی اللہ ..... چمک دی۔ مطلب جس خداوند کریم نے تمہیں گانا سکھایا پھول کو خوشبو بخشی اسی مالک نے مجھے

چمک عطا کی ۔

۵۔ **نور** (ع) مذکر۔ روشنی ۔ رونق۔ **مستور** (ع) چھپا ہوا ۔ **طور** ۔ وہ پہاڑ جس پر تجلی ہوئی تھی ۔ نثر۔ میں لباس.... مستور ہوں میں پتنگوں ...... طور ہوں ۔ مطلب ۔ میں نور کے لباس میں چھپا ہوا ہوں (مراد میرا جسم نورانی ہے) میں پتنگوں کی دنیا کا چھوٹا سا طور ہوں (یا روشنی کا پہاڑ ہوں)۔

۶۔ **گوش** (ف) مذکر۔ کان ۔ **فردوس** (ع) مذکر۔ باغ ۔ بہشت ۔ نثر۔ چہک ...... اگر ہے چمک ...... نظر ہے۔ مطلب ۔ اگر تیری آواز کان کا بہشت ہے تو میری چمک نظر کا بہشت ہے **تشریح** ۔ پرندے کی آواز کان کا لطف دینے والی ہے جگنو کی چمک آنکھ کو لطف دیتی ہے ۔

۷۔ **ضیا** ۔ (ع) مونث ۔ روشنی ۔ **صدا** ۔ (ع) مونث گونج ۔ آواز ۔ **دلربا** (ف) مذکر معشوق ۔ دلکش ۔ نثر۔ پروں کو ...... ضیا دی تجھے ...... دلربائی ۔ مطلب ۔ قدرت نے مجھے روشن بنایا اور تجھے (پرندے کو) دلکش آواز دی ۔

۸۔ **منقار** (ع) مونث ۔ چونچ ۔ **گلزار** (ف) پھلواڑی ۔ **مشعل** (ع) مونث ۔ روشنی کی جگہ ۔ شمع نثر۔ تری ...... سکھایا مجھے ...... بنایا ۔ مطلب ۔ اے پرندے خداوند کریم نے تیری چونچ کو گانا سکھایا اور مجھے (جگنو کو) پھلواڑی کی شمع بنایا ۔

۹۔ **سوز** (ف) مذکر۔ جلن ۔ **ساز** (ف) مذکر۔ باجا ۔ نثر۔ مجھے چمک بخشی تجھ کو آواز (بخشی) مجھ کو سوز دیا ہے تجھ کو ساز

(دیا ہے) مطلب - خداوند کریم نے مجھے چمک عنایت کی اور تجھے سریلی آواز بخشی - مجھے جلن بخشی اور تمہیں راگ کا باجا بخشا ہے -

۱۰- **مخالف** (ع) مذکر - دشمن - برعکس **ہمنشین** (ف) پاس اُٹھنے بیٹھنے والا - ساتھی - مطلب - سوز ساز کا دشمن نہیں ہوتا دنیا میں تو سوز اور ساز ایک دوسرے کے ساتھی ہیں - نثر - سوز ساز کا مخالف نہیں ہوتا جہاں میں سوز ساز کا ہم نشین ہے -

۱۱- **قیام** (ع) مذکر - کھڑا ہونا - پائداری - استقلال - **بزم ہستی** (ف) زندگی کی محفل - **ظہور** (ع) مذکر اظہار - وقوع - **اوج** (ع) مذکر - بلندی - عروج - **پستی** (ف) مونث - نچائی - نثر - انہیں سے قیام بزم ہستی ہے - انہیں سے ظہور اوج و پستی ہے - مطلب - سوز و ساز سے ہی زندگی کی محفل قائم ہے بلندی اور نچائی کا ظہور انہیں کی وجہ سے ہے -

۱۲- **ہم آہنگ** (ف) سُر یا راگ میں شریک - **بوستان** (ف) باغ - نثر ہم آہنگی سے جہان کی محفل ہے اسی سے بوستان کی بہار ہے - مطلب - ایک سُر اور راگ میں شریک رہنے سے دنیا کی محفل قائم ہے اس دنیا کے باغ میں بہار بھی اسی میل ملاپ سے ہی ہے -

بچّہ اور شمع

۱- طفلک (ع) اسمِ تصغیر۔ چھوٹا بچہ۔ پروانہ خو (ف) پروانے کی عادت والا۔ شعلہ (ع) چمک ۔نثر۔ اے طفلکِ پروانہ خو یہ کیسی حیرانی ہے تو شمع ...... رہتا ہے۔ مطلب اے پروانہ خو بچے یہ تیری حیرانی کیسی ہے تو دیر تک شمع کی چمک دیکھتا رہتا ہے۔

۲- آغوش (ف) مذکر و مونث۔ گود۔ جنبش (ف) حرکت ۔ بغل گیری (ف) ہم آغوشی ۔ مدعا (ع) مذکر۔ مقصد نثر۔ یہ میری آغوش میں بیٹھے ہوئے کیا جنبش ہے کیا تیرا مدعا روشنی سے بغل گیری ہے۔ مطلب۔ اے بچے تو میری گود میں بیٹھے ہوئے تو حرکت کس واسطے کر رہا ہے۔ کیا تیرا مقصد روشنی کے ساتھ بغل گیری ہے (کیا تو روشنی سے لپٹ جانا چاہتا ہے جیسے پروانہ لپٹ جاتا ہے)

۳- ننھا (ہ) چھوٹا بچہ۔ لاڈلا ۔ شے ۔ چیز۔ نثر۔ اس نظارے ...... حیران ہے یہ کسی ...... پہچان ہے ۔ مطلب اس شمع کے دیکھنے سے تیرا چھوٹا سا دل حیران معلوم ہوتا ہے شاید یہ دیکھی ہوئی چیز کی پہچان ہے۔

۴- شعلہ (ع) چمک ۔ سراپا ۔ تمام ۔ عُریاں (ع) ننگا ۔ مستور (ع) چھپا ہوا۔ نثر شمع اک ...... نور ہے

آہ! اس ۔ ۔ ۔ ۔ مستور ہے۔ مطلب۔ شمع ایک چمک ہے۔ لیکن اے بچے تو سر سے لے کر پاؤں تک نور ہے۔ آہ شمع تو اس محفل میں ننگی ہے اور تیرا نور چھپا ہوا ہے۔

۵۔ **دستِ قدرت** (ف ع) قدرت کا ہاتھ۔ **عُریاں** (ع) ننگا۔ **تیرہ** (ف) اندھیرا۔ کالا۔ **فانوس** (ع ف) مذکر چراغ دان۔ **پنہاں** (ف) پوشیدہ۔ نثر۔ دستِ قدرت ۔ ۔ ۔ ۔ کیں تجھ کو ۔ ۔ ۔ ۔ پنہاں کیا۔ مطلب۔ نہ معلوم قدرت کے ہاتھ نے شمع کو کیوں ننگا بنایا اور اے بچے تجھ کو اس سیاہ مٹی کے چراغ دان میں پوشیدہ کیا ہے۔

۶۔ **زیر** (ف) نیچے۔ **نقاب**۔ منہ ڈھکنے کا پردہ **آگہی** واقفیت۔ **غبار**۔ گرد۔ **دیدہ بینا** (ف) دیکھنے والی آنکھ۔ **حجاب**۔ پردہ۔ نثر۔ زیرِ نقابِ آگہی تیرا نور چھپ گیا۔ غبارِ دیدۂ بینا حجابِ آگہی ہے۔ مطلب اے بچے تیرا نور آگہی کے نقاب کے نیچے چھپ گیا۔ دیکھنے والی آنکھ کا غبار آگہی کا پردہ ہے۔

تشریح۔ بچہ یونہی کہ باشعور ہوتا ہے اُس میں کینہ کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔

۷۔ **فراموشی** (ف) مونث بھول۔ **غفلت** (ع) مونث بھول بے پروائی (د) بے ہوشی۔ نیند۔ **سرمستی** (ف) غفلت۔ نثر۔ جس کو زندگانی کہتے ہیں یہ فراموشی ہے، خواب ہے۔ غفلت ہے۔ سرمستی ہے۔ بیہوشی ہے۔ مطلب جسے زندگی کہتے ہیں وہ بھول ہے۔ انسان کا لفظ نسیان سے نکلا۔ حضرت آدمؑ اپنے وعدے کو بھول گئے۔

یا خواب ہے۔ غفلت ہے۔ سرمستی ہے۔ بیہوشی ہے۔

۸۔ بے پایاں (ف) بے حد۔ نثر۔ محفل قدرت ایک دریائے حُسن ہے۔ اگر آنکھ دیکھے تو ہر قطرے میں طوفان حُسن ہے۔ مطلب۔ قدرت کی محفل ایک حُسن کا گہرا سمندر ہے اگر آنکھ دیکھے تو ایک ایک قطرے میں حُسن کا طوفان موجود ہے۔

۹۔ کوہستان (ف) پہاڑ۔ ہیبت ناک۔ خوفناک۔ مہر۔ سورج۔ ضو گستری۔ روشنی پھیلانے والا۔ شب۔ رات۔ سیاہ پوشی۔ سیاہ۔ لباس۔ پہننا۔ نثر۔ حُسن پہاڑ کی خوفناک خاموشی میں ہے سورج کا روشنی پھیلانا رات کی سیاہی میں ہے۔ تشریح۔ پہاڑ کا خوفناک نظارہ وہ حُسن رکھتا ہے جو بیان سے باہر ہے۔ سورج کی چمک کا لطف تب ہی آتا ہے جبکہ رات کے بعد سورج نکلتا ہے۔

۱۰۔ آئینہ پوشی (ف) شیشہ پہننا مراد صبح کی سفیدی شیشے کی مانند ہوتی ہے۔ ظلمت۔ تاریکی۔ شفق۔ آسمان کی سُرخی۔ گل فروش۔ پھول بیچنا۔ نثر۔ آسمان ۔۔۔ میں ہے یہ شام ۔۔۔۔ میں ہے۔ مطلب۔ یہ حُسن صبح کی سفیدی میں ہے۔ یہی حُسن شام کی تاریکی میں ہے۔ شفق کی سُرخی میں ہے یعنی جو حُسن شمع میں موجود ہے وہ ان چیزوں میں بھی ہے۔

۱۱۔ عظمت (ع) مونث۔ بزرگی۔ دیرینہ (ف) پُرانا۔ تجربہ کار بزرگ۔ آثار۔ (ع) مذکر اثر کی جمع۔ نشان۔ طفلک (ع) چھوٹا بچہ۔ ناآشنا (ف) ناواقف۔ گفتار۔ (ف) مونث۔ بول چال

قول۔ نثر۔ عظمت ۔۔۔۔۔ گفتار میں (یہ) حُسن ہے۔ مطلب۔ پرانی بزرگی کے مٹتے ہوئے نشان میں یہ حُسن موجود ہے۔ ناواقف بچے کی کوشش گفتار میں یہ حُسن موجود ہے (یعنی جب بچہ بولنے کی کوشش کرتا ہے بہت ہی بھلا معلوم ہوتا ہے)

۱۲۔ ساکنان (ف) جمع ساکن۔ رہنے والے۔ صحن گلشن (ف) باغ کا صحن۔ ہم آوازی۔ اکٹھے ملکر آواز دینا۔ طائر۔ پرندہ۔ آشیاں۔ سازی۔ (ف) گھونسلا بنانا۔ نثر ساکنان ۔۔۔ آوازی میں ننھے ننھے ۔۔۔۔۔ سازی میں ہے۔ مطلب باغ کے صحن میں رہنے والا (یعنی پرندے بلبل وغیرہ) کے ملکر گانے میں یہ حُسن موجود ہے۔ چھوٹے چھوٹے پرندوں کے (بیا وغیرہ) گھونسلا بنانے کی صنعت میں وہ حُسن موجود ہے۔

۱۳۔ چشمہ (ف ۱) مذکر۔ پانی کی سوت۔ عینک۔ کہسار۔ پہاڑ۔ نثر۔ چشمہ کہسار ۔۔۔۔۔ میں حسن (ہے) شہر میں ۔۔۔۔۔ آبادی میں حُسن (ہے) مطلب۔ یہی حُسن پہاڑی سوتے میں دریا کی آزادی میں (کیونکہ دریا جدھر چاہتا ہے بہتا ہے) شہر میں صحرا میں ویرانے میں اور بستی میں ہے۔

۱۴۔ گم گشتہ (ف) گم ہوا ہوا۔ ہوس۔ لالچ۔ نالاں روتا ہوا۔ جرس (ع) گھڑیال۔ نثر روح کو ۔۔۔۔۔ کی ہوس ہے ورنہ اس صحرا میں یہ مثل جرس کیوں نالاں ہے۔ مطلب۔ رُوح کو کسی بھولی ہوئی چیز کو پانے کا لالچ ہے۔ تب ہی تو بچہ اس دنیا کے صحرا میں گھڑیال کی مانند روتا ہے۔

۱۵- بتیاب (ف) بے قرار- ماہی - (ف) مچھلی- بے آب (ف) بغیر پانی کے - نثر حسن کے ..... بتیاب ہے اس کی زندگی ..... بے آب ہے - مطلب - یہ بچہ ان حسن کے عام جلوؤں میں بھی بے قرار رہتا ہے اس کی زندگی بغیر پانی کے مچھلی کی طرح ہے - یعنی جیسے پانی کے بغیر مچھلی تڑپتی ہے - اسی طرح بچہ اپنے اصلی منبع سے دور ہونے کی وجہ سے بے قرار ہے -

کنارِ راوی

۱- سکوت (ع) مذکر - خاموشی - امن - محو- (ع) مٹا ہوا - مست - سُرود (ف) مذکر گیت - کیفیت (ع) مونث حالت حقیقت - نثر- راوی کی سکوت شام میں محوِ سُرود ہے جو میرے دل کی کیفیت ہے مجھ سے نہ پوچھ - مطلب - راوی دریا شام کی خاموشی میں گانے میں محو ہوا ہوا ہے - راوی کو دیکھ کر جو میرے دل کی حالت ہے مت پوچھ -

۲- پیام (ف) پیغام- سَجدہ (ع) مذکر- سر جھکانا - زیر و بم (ف) مذکر طبلے یا ڈھولک کا دایاں بایاں رُخ - نیچا اونچا سُر- سواد (ع) مذکر اردگرد- حرم - مسجد - نثر مجھ کو یہ زیر و بم سجدہ کا پیام ہوا مجھ کو تمام جہاں سواد حرم ہوا - مطلب یہ راوی کا زیر و بم (راگ) میرے لئے سجدہ کا پیغام بنا - جہاں میرے لئے سجدہ کا

گرد و نذراج بنا۔

۳۔ آبِ رواں (ف) بہتا ہوا پانی۔ سرکنارہ (ف) کنارہ کے سر۔ نثر میں سر...... ہوں مجھے خبر نہیں لیکن میں کہاں کھڑا ہوں۔ مطلب۔ میں راوی کے بہتے ہوئے پانی کے کنارے پر کھڑا ہوں مجھے خبر نہیں کہ میں کہاں کھڑا ہوں (یعنی میں اتنا مست ہوگیا ہوں)

۴۔ پیر (ف) بڈھا۔ **فلک** (ع) مذکر۔ آسمان۔ **دستِ رعشہ دار** (ف ع) کانپتا ہوا ہاتھ۔ **جام** (ف) پیالہ نثر۔ دامنِ شام شرابِ سُرخ سے رنگین ہوا ہے۔ پیرِ فلک دستِ رعشہ دار میں جام لئے ہے۔ مطلب۔ سُرخ شراب سے شام کا پلّہ سُرخ ہوا ہوا ہے بڈھا آسمان اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ میں پیالہ لئے ہوئے ہے۔

۵۔ عدم (ع) مذکر۔ نیستی۔ **تیز گام** (ف) تیز رفتار۔ **شفق** (ع) مونث صبح اور شام کی سُرخی۔ نثر عدم کو.... تیز گام چلا شفق گویا یہ سورج کے پھول ہیں۔ مطلب۔ دن کا تیز رفتار قافلہ نیستی کو چلا یہ شفق نہیں ہے۔ یہ تو گویا سورج کے پھول ہیں۔

۶۔ **عظمت فزا**۔ بزرگی بڑھانے والا۔ **تنہائی** (ف) اکیلا پن۔ **خواب گہ** (ف) سونے کی جگہ۔ **شہسوار**۔ بڑا سوار۔ چغتائی جس کا تعلق مغل خاندان سے ہے۔ نثر۔ وہ عظمت تنہائی منارِ خواب گہِ شہسوارِ چغتائی دور کھڑے ہیں۔ مطلب جہانگیر بادشاہ کے مقبرے کے اونچے منار جو تنہائی کی عزت بڑھانے والے ہیں وہ راوی کے کنارے دور کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

۷۔ **ستم** (ف) مذکر ظلم۔ **انقلاب** (ع) مذکر تغیر و تبدل

محل (ع) مذکر۔ اُترنے کی جگہ ۔ مکان ۔ **سلف** (ع) گذشتہ
نثر۔ یہ محل فسانہ ...... انقلاب ہے یہ محل کوئی ...... کتاب ہے۔
مطلب ۔ یہ جگہ انقلاب کے ظلم کی کہانی ہے یہ جگہ گویا گذشتہ زمانے
کی کتاب ہے ۔

۸ - **سرود** (ف) گیت ۔ **خموش** (ف) چپ چاپ ۔ **شجر**
پودا ۔ **انجمن** ۔ محفل ۔ **بے خروش** ۔ (ف) چپ چاپ ۔ نثر ۔
مقام کیا ہے گویا سرود خموش ہے شجر گویا یہ انجمن بے خروش ہے ۔
مطلب ۔ یہ جگہ کیا ہے یہ تو گویا خاموش راگ ہے ۔ جو کنارے پر پودے
اُگے ہوئے ہیں وہ گویا خاموش محفل ہے ۔

۹ - **رواں** ۔ جاری ۔ **سفینہ** ۔ کشتی ۔ **گرم تیز** ۔ لڑائی کرنے
میں گرم تیز ۔ لڑائی ۔ نثر ۔ سینہ دریا پہ ایک سفینہ تیز رواں ہے ۔
جس کا ملاح موج سے گرم تیز ہوا ہے ۔ مطلب ۔ دریا کی سطح پر ایک
کشتی چل رہی ہے جس کشتی کا ملاح دریا کی لہروں سے لڑ رہا ہے مراد
لہروں کے خلاف کشتی چلا رہا ہے ۔

۱۰ - **سبک روی** (ف) تیز چلنا ۔ **حلقہ حد نظر** ۔ نظر
کی حد کا احاطہ مراد جہاں نظر کام کر سکتی ہے ۔ نثر یہ کشتی سبک روی
میں مثل نگاہ ہے ۔ نکل ...... دور گئی ۔ مطلب یہ کشتی تیز چلنے
میں نگاہ کی مانند تیز رفتار ہے اب تو یہ آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہے
نظر کی حد سے دُور چلی گئی ۔

۱۱ - **ابد** ۔ ضد ازل جس کا آخر نہ ہو ۔ **بحر** ۔ سمندر ۔ نثر یونہیں
جہاز ...... رواں ہے یونہیں ابد ...... نہاں ہی ۔ مطلب ۔ آدمی

کی زندگی کا جہاز بھی اسی طرح دنیا میں بہتا ہوا جا رہا ہے - ابد کے سمندر میں بھی بلبلے کی مانند کبھی ظاہر ہو جاتا ہے کبھی چھپ جاتا ہے -

۱۲ - **شکست** (ف) ٹوٹ پھوٹ - **آشنا** (ف) واقف - فنا ہونا (ر) مرجانا - مٹ جانا - **نثر - شکست** ...... نہیں ہونا - نظر سے ..... نہیں ہوتا - مطلب - یہ جہاز ٹوٹ پھوٹ سے واقف ہی نہیں - گویا یہ جہاز نظر سے چھپ جاتا ہے مگر مٹتا نہیں -

تشریح - آدمی کا جسم گو مٹ جاتا ہے مگر رُوح کبھی نہیں مٹتی -

التجائے مُسافر

(بہ درگاہِ حضرت محبوب الٰہی دہلی)

۱ - **فرشتہ** (ف) مذکر بھیجا ہوا - قاصد - نوری مخلوق **جناب** - (ع) مذکر و مونث - درگاہ - **فیض** (ع) فائدہ - سخاوت - نیکی - **عام** (ع) رواجی - نثر - جس کو فرشتے پڑھتے ہیں - وہ نام تیرا ہے - تیری جناب بڑی (ہے) تیرا فیض عام ہے - مطلب - جس نام کا ذکر فرشتے کرتے ہیں (الٰہی) وہ نام تیرا ہے تیری درگاہ بہت بڑی ہے تجھ سے فائدہ عام کو پہنچتا ہے -

۲- **کشش** (ف) کھنچاؤ- **مہر**- سورج- **نظام** (ن) انتظام- بندوبست- نثر- عشق کے ستارے تیری کشش سے قائم ہیں- نظام مہر کی صورت تیرا نظام ہے- مطلب- تیری کشش سے ستارے آسمان پر برقرار (قائم) ہیں تیرا بندوبست نظام شمسی کی طرح مضبوط ہے (باقاعدہ سورج کا نکلنا باقی ستاروں گردش وغیرہ)

۳- **لحد** (ع) مونث- قبر- **زیارت** (ع) مونث- کسی متبرک مقام یا آدمی کا دیکھنا- **مسیح**- حضرت عیسیٰؑ- **خضر**- حضرت خضر علیہ السلام- نثر- تیری لحد کی زیارت دل کی زندگی ہے تیرا مقام مسیح و خضر سے اونچا ہے- مطلب- تیری قبر کی زیارت دلکو زندگی بخشتی ہے- تیری درگاہ تو حضرت عیسیٰؑ- حضرت خضر علیہ السلام سے بھی بلند رتبہ رکھتی ہے-

۴- **نہاں** (ف) پوشیدہ- **رنگ محبوبی** (ف) پیار کا رنگ- **احترام** (ع) مذکر- عزت- آؤ بھگت- نثر- تیری محبت میں رنگ محبوبی نہاں ہے (تیری) شان بڑی ہے تیری عزت بہت بڑی ہے-

۵- نثر اگر... ...توام وگر... ...توام- مطلب اگر میں سیاہ دل ہوں تیرے لالہ زار کا داغ ہوں اگر خوش دل ہوں تیری بہار کا پھول ہوں-

۶- **مثل** (ع) مانند- **نکہت** (ع) مونث- خوشبو نثر- چمن کو چھوڑ کے مثل نکہت گل نکلا ہوں مجکو صبر کا امتحان منظور ہوا ہے- مطلب- میں باغ کو چھوڑ کر اس طرح باہر آیا ہوں (یعنی وطن

جیسے خوشبو پھول کو چھوڑ آتی ہے مجھے اپنے صبر کا امتحان ملنا ہے۔

۷۔ **نگارخانہ** (ف) مذکر۔ تصویر خانہ۔ **کشاں** (ف) کھینچتی ہوئی (یورپ میں تحصیلِ علم کے لئے جانے کا اشارہ ہے) نثر۔ شرابِ علم کی لذت مجکو کشاں کشاں وطن کے نگارخانے سے لیکے چلی ہے۔ مطلب مجھے علم کی شراب کی لذت وطن کے تصویر خانے سے کھینچکر لے چلی ہے (مراد میں علم کی پیاس بجھانے کے لئے یورپ جارہا ہوں)

۸۔ **ابرِ کرم** (ف) بخشش کا بادل۔ **محتاج** (ع) ضرورتمند مفلس۔ اپاہج۔ **باغبان** (ف) مذکر۔ مالی۔ نثر۔ ابرِ کرم پر نظر ہے درختِ صحرا ہوں۔ خدانے مجکو محتاجِ باغبان نہ کیا۔ مطلب۔ میں صحرا کا درخت ہوں۔ (خشک جگہ کا درخت) مجھے آپ کی بخشش کے بادل برسنے کی اُمید ہے چونکہ میں صحرائی درخت ہوں اس لئے خدانے مجھے کسی مالی کا محتاج نہیں کیا

۹۔ **فلک نشین** (ف ع) آسمان پر بیٹھنے والا بلند رتبہ۔ **صفت**۔ مانند۔ **مہر**۔ سورج۔ **عطا ہو** (ا) ملے۔ **نردبان** (ف) مذکر۔ مونث۔ سیڑھی۔ نثر۔ زمانے میں صفتِ مہر فلک نشین ہوں تیری دُعا سے وہ نردبان مجکو عطا ہو۔ مطلب۔ تیری دُعا سے مجھے وہ علم کی سیڑھی ملے کہ میں آسمان پر جا سکوں یعنی وہ بلند رُتبہ حاصل کرسکوں جو آسمان سے بلندی میں کم نہ ہو۔

۱۰۔ **ہمسفر** (ف) ساتھی۔ رفیق راہ۔ **منزلِ مقصود** (ع م) وہ جگہ جہاں پہنچنے کا ارادہ ہو۔ **کارواں** (ف) مذکر۔ قافلہ۔ نثر۔ مقام ہمسفروں سے اس قدر آگے ہو کہ کاروان مجکو منزلِ مقصود سمجھے۔ مطلب۔ میں اپنے ہمسفروں سے اتنا آگے بڑھ جاؤں کہ میرے ساتھ چلنے والا

قائلہ مجھے اپنا منزلِ مقصود سمجھے (علم میں اتنا آگے بڑھ جاؤں)

۱۱- شکوہ (ف) گلہ - زیرِ آسمان (ف) آسمان کے نیچے مراد دنیا میں - نثر- میری ...... نہ دُکھے مجکو زیرِ آسمان کسی سے شکوہ نہ ہو- مطلب- میرے قلم کی زبان سے کسی کے دل کو رنج نہ پہنچے میں دنیا میں کسی کے خلاف شکایت نہ کروں (مراد میں ایسا کوئی مضمون نہ لکھوں جس سے کسی کو ٹھیس پہنچے -

۱۲- مثل (ف) مانند- چاک (ف) کٹا ہوا پھٹا ہوا- شانہ (ف) مذکر کنگھی - کاندھا - جناب - درگاہ - فغاں (ف) مذکر- شور- آہ وزاری - نثر- تیری جناب سے ایسی فغاں مجکو ملے- (جو) مثلِ شانہ جس کا اثر دلوں کو چاک کرے- مطلب- آپ کی جناب سے مجھے وہ نالہ حاصل ہو کہ جس کا اثر اتنا زبردست ہو جو بھی سُنے اس کا دل کنگھے کی طرح پھٹ جائے -

۱۳- خاروخس (ف) مذکر- کوڑا کرکٹ - تنکے - آشیاں (ف) گھونسلا - نثر- مجکو وہ آشیاں پھر چمن میں نظر آئے جسے میں نے خاروخس چُن چُن کے بنایا تھا- مطلب- مجھے وہی آشیانہ پھر سے نظر آجائے جس گھونسلے کو میں نے بڑی محنت سے تنکے چُن چُن کر بنایا تھا- (یعنی جلد ہی میں وطن میں آجاؤں)

۱۴- مادر (ف) ماں- پدر (ف) باپ- جبیں (ف) مؤنث- ماتھا- رازداں (ف) بھید کا جاننے والا- نثر- پھر قدمِ مادر و پدر پہ جبیں رکھوں جنہوں نے مجکو محبت کا رازداں کیا- مطلب آپ کی برکت سے پھر یورپ سے آکر ماں باپ کے پاؤں پر اپنا ماتھا رکھوں

جنہوں نے مجھے محبت کا رازدان بنایا۔

۱۵۔ بارگہ (ف) دربار۔ **مرتضوی** ۔حضرت علی مرتضیٰ سے منسوب ۔مثل (ع) مانند۔ حرم - مسجد۔ آستاں (ف) دہلیز

نثر۔ وہ شمع بارگاہ خاندانِ مرتضوی جس کا آستان مجکو مثل حرم رہیگا

مطلب ۔محبوب الہٰی حضرت علی کی خاندان کی شمع تھی جس کا آستانہ میرے لئے مسجد کا آستانہ ہے ۔

۱۶۔ نفس (ع) مذکر۔ سانس ۔لمحہ ۔ذات ۔ مروت (ع) مونث بہادری (ذ) اخلاق ۔ انسانیت ۔ نکتہ دان (ف) دانا ۔ نثر۔ جس کے نفس سے میری آرزوؤں کی کلی کھلی جس کی مروت نے مجکو نکتہ داں بنایا۔ مطلب جس کی ذات سے میرے دل کی کلی کھلی اور میری آرزو برآئی جس کے اخلاق نے مجھے دانا بنایا۔

۱۷۔ شادماں (ف) نثر۔ یہ دُعا کر کہ خداوند آسمان و زمین پھر اس کی زیارت سے مجکو شادماں کرے۔ مطلب۔ اب تو میں یہ دُعا کرتا ہوں کہ مالکِ دوجہاں مجھے وہ برکت عنایت کرے کہ میں جب یورپ سے واپس آؤں تو اس درگاہ کی زیارت کروں۔

۱۸۔ یوسف ثانی ۔ دوسرا یوسف ۔ اخوت (ع) بھائی چارہ ۔ قرارِجاں (ف) جان کا قرار۔جس سے جان کو آرام پہنچے ۔ نثر۔ وہ یوسفِ ثانی ۔ وہ شمع محفلِ عشق جس کی اخوت مجکو قرار جان ہوتی ہے ۔مطلب وہ تو میرا یوسف ثانی تھا۔ وہ عشق کی محفل کی شمع تھی جس کے بھائی چارے سے میری جان کو آرام پہنچا۔

۱۹۔ دختر (ف) کاغذوں کا مجموعہ۔من و تو (ف) میں اور تو

دونی - عیش (ع) مذکر- آرام - خوشی - نثر - جس کی محبت نے دفتر من وتو جلا کے ہمائے عیش میں پالا - مجکو جوان کیا - مطلب - محبوب الٰہی کی محبت نے میرے دل سے دوئی مٹادی - مجھے آرام اور خوشی میں پال کر جوان بنادیا -

۲۰ - ریاض (ع) واحد - روضہ - باغات - دہر - زمانہ - خندان (ف) کھِلتا ہوا - جان جان - محبوب - نثر - ریاض دہر میں مانندِ گل خنداں ہے کہ مجکو عزیز تر از جان وہ جانِ جان ہے مطلب زمانے کے باغ میں پھول کی طرح کھِلا رہے - وہ تو مجھے اپنی جان سے بھی عزیز تر ہے -

۲۱ - شگفتہ (ف) کھِل کر - التجا (ع) مونث - منت سماجت - نثر - دل کی کلی شگفتہ ہوکے ...... پھول ...... ہوجائے یہ التجائے ...... ہوجائے - مطلب - میں دُعا کرتا ہوں کہ میرے دل کی کلی کھِلکر پھول بن جائے یہی میری التجا ہے جو درگاہ میں قبول ہوجائے -

---

غزلیات

غزل (۱)

۱- گلزار (ف) مذکر- باغ (۷) رونق آبادی - ہست وبود

(ف) مونث۔ وجود۔ زندگی۔ بیگانہ (ف) غیروں کی مانند۔ نثر۔ گلزار...... دیکھ دیکھنے کی چیز ہے اسے بار بار دیکھ۔ مطلب۔ اس دنیا کو غیروں کی مانند مت دیکھ یہ دنیا تو دیکھنے کی چیز ہے (قابل دید ہے) اسے بار بار (غور سے) دیکھ۔

۲۔ مثال (ع) مونث۔ نظیر۔ کہانی۔ شرار (ع) مذکر۔ آگ کا انگارا۔ دم دینا (ل) فریب دینا۔ مرجانا۔ ہستی۔ زندگی۔ ناپائیدار (ف) بودا۔ فانی۔ نثر۔ تو جہاں میں مثالِ شرار آیا ہے دیکھ ہستی ناپائیدار دم نہ دے جائے دیکھ۔ مطلب۔ تو اس دنیا میں چنگاری کی مانند آیا ہے (یعنی انسان کی زندگی چنگاری کی مانند ہے) کہیں ایسا نہ ہو یہ تیری بودی ہستی دھوکا نہ دے جائے۔

۳۔ دید (ف) مونث۔ دیدار۔ نظارہ۔ نثر۔ مانا کہ میں تیری دید کے قابل نہیں ہوں۔ تو میرا...... انتظار دیکھ۔ مطلب۔ میں نے مان لیا کہ دیکھنے کے قابل نہیں ہوں۔ پھر بھی میرا شوق دیکھیے میرا انتظار دیکھ۔

۴۔ ذوق (ع) مذکر۔ مزہ چکھنا (ل) شوق دید۔ (ف) دیدار رہگذر (ف) مذکر۔ راستہ۔ نقش۔ نشان۔ کف (ف) ہتھیلی۔ پا۔ (ف) پاؤں۔ نثر۔ اگر تیری آنکھیں ذوق دید سے کھولی ہیں تو ہر رہگذر...... یار دیکھ۔ مطلب۔ اگر تیری آنکھیں دیدار کے شوق سے کھولی ہیں تو ہر راستے میں یار کے پاؤں کے تلوے کا نشان دیکھ۔

غزل نمبر ۲

۱۔ تکرار (ع) بار بار کہنا۔ جھگڑا۔ عار (ع) مونث۔ شرم نثر۔ نہ آتے..... کیا تھی مگر..... علم کیا تھی۔ مطلب اگر ہمارا دوست اپنے وعدہ پر نہ آتا تو کوئی بات نہیں اس بارے میں ہم کوئی جھگڑا ہی نہ کرتے مگر دوست نے تو وعدہ بھی نہیں کیا۔ معلوم اُنہیں وعدے کرتے ہوئے کیا شرم آئی۔

۲۔ پیامی (ف) سندیسہ لانے والا۔ خطا (ع) مونث قصور۔ سرکار۔ یہاں مراد دوست سے ہے۔ راز (ف) بھید نثر۔ تمہارے..... راز کھولا خطا..... سرکار کیا تھی۔ مطلب۔ تمہارے پیغام لانے والے نے سب بھید کھول دیا۔ سرکار میرا تو اس میں کوئی قصور نہیں تھا (یعنی میری غلطی تو کوئی نہیں آپ کا بھید میں نے نہیں کھولا بلکہ تمہارا پیغام لانے والے نے کھولا)

۳۔ بزم (ف) محفل۔ مستی (ف) نشہ۔ ہشیار (ف) ہوشیار کا مخفف۔ نثر۔ بھری بزم..... عاشق کو تاڑا تری..... کیا تھی۔ مطلب دوست نے بھری محفل میں اپنے عاشق کو بُرا بھلا کہا۔ تیری آنکھ تو مست تھی تو تو بالکل شراب میں مست تھا۔

۴۔ تامل (ع) مذکر۔ سوچ۔ قاصد (ع) مذکر۔ ارادہ کرنے والا۔ ایلچی۔ طرز۔ (ع) مونث و مذکر۔ طور۔ طریقہ۔ نثر۔ ان کو آنے میں قاصد تامل تو تھا۔ مگر..... کیا تھی۔ مطلب اے

قاصد دوست کے آنے میں تو تامل تھا (یعنی سوچتا بچارتا تھا آنے میں ججھکتا تھا) مگر یہ تو بتا جب دوست نے کس طریقے سے انکار کیا۔

۵۔ طور۔ پہاڑ جس پر تجلی ہوئی تھی۔ موسیٰؑ۔ حضرت پیغمبر شوق دیدار (ف) دیدار کا شوق حضرت موسیٰؑ کی طرف اشارہ۔ نثر۔ موسیٰؑ خود بخود جانب طور دیدار کشش۔ مطلب اے شوق دیدار تیری کشش بھی عجیب ہے کہ حضرت موسیٰؑ خود بخود طور کی طرف کھنچے ہوئے چلے گئے۔

۶۔ فسوں (ف) مذکر۔ منتر۔ نثر۔ اقبال تیرا کہیں ذکر رہتا ہے کوئی فسوں تھا تیری گفتار کیا تھی۔ مطلب۔ اے اقبال تیرا کہیں ذکر رہتا ہے۔ (ہر جگہ) تیری گفتار کیا ہے یہ تو جادو بیانی ہے جو بھی سنتا ہے وہی تیرا ذکر کرتا رہتا ہے۔

غزل نمبر ۳

۱۔ واعظ (ع) مذکر وعظ کرنے والا۔ دینداری (ع ف) مونث۔ پرہیزگاری۔ عداوت (ع) مونث۔ دشمنی۔ نثر۔ یارب واعظ کی دینداری عجب ہے۔ اسے سارے جہان سے عداوت ہے۔ مطلب۔ اے خداوند ناصح (لیکچرار) کی پرہیزگاری بھی عجیب قسم کی ہے مولانا تو دل میں ساری دنیا کا دشمن بنا ہوا ہے۔

تشریح۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ مذہبی لیکچرار مذہب کے نام پر جھگڑے پیدا کر دیا دیتے ہیں۔

۲- کوئی ...... یہ سمجھا کہ انسان کہاں جاتا ہے کہاں سے آتا ہے۔ مطلب۔ جب سے دنیا بنی تب سے کوئی یہ نہ سمجھ سکا کہ انسان کہاں سے آتا ہے اور کہاں جاتا ہے۔

۳- **ظلمت** (ع) مونث۔ تاریکی۔ نثر وہیں سے ...... ملی ہے جہاں سے تارے نے چمک پائی ہے۔ مطلب جہاں سے رات کو تاریکی ملی ہے وہیں سے تارے نے چمک پائی ہے۔ (یعنی چمک اور تاریکی کا منبع ایک ہے)

۴- **دردمندی** (ف) مونث۔ ہمدردی۔ **فسانہ** (ف) کہانی **رازدان** (ف) بھیدی۔ نثر۔ ہم اپنی دردمندی کا فسانہ اپنے رازدان سے سنا کرتے ہیں۔ مطلب۔ اپنے رازدان سے ہم اپنے درد عشق کی کہانی سنتے ہیں۔

۵- **واعظ** (ع) مذکر۔ لیکچرار۔ **لرز جانا** (ہ) کانپنا **اذان** (ع) بانگ نماز۔ نثر۔ واعظ کی چالیں بڑی باریک ہیں۔ آوازِ اذان سے لرز جاتا ہے۔ مطلب۔ واعظ کی چالیں (چالاکیاں) بہت گہری ہوتی ہیں۔ بانگِ نماز سُنکر ایک دم کانپ جاتا ہے۔

غزل نمبر ۴

۱- **آشیانہ** (ف) گھونسلا۔ **بیتاب**۔ بے قرار۔ نثر۔ آشیانے کے لئے وہ تنکے کہیں سے لاؤں جن کو جلانے کے لئے بجلیاں ہوں۔ مطلب میں وہ تنکے گھونسلے کے لئے اکٹھے کردں

تنکوں کو جلانے کے لئے بجلیاں بیقرار ہوں (یعنی میں دکھ میں ہی خوش رہتا ہوں ۔)

۲۔ ناکامی (ف) نامرادی ناکامیابی۔ فلک (ع) مذکر۔ آسمان ڈالی ۔ ٹہنی۔ شاخ ۔ وائے ۔ افسوس۔ نثر۔ جس ڈالی کو میں نے آشیانے کے لئے تاڑا وائے ناکامی فلک نے اسے تاک کر توڑا ۔ مطلب ۔ افسوس میں وہ نامراد ہوں کہ فلک نے اُسی شاخ کو تاڑ کر توڑ ڈالا ۔ جسے میں نے اپنے گھونسلے کے لئے چُنا ۔ (دُنیا میں دُکھیوں کا یہی حال ہوتا ہے ایک دُکھ ہٹتا ہے تو دوسرا دُکھ پیدا ہو جاتا ہے)

۳ ہفتاد دو (ف) بہتر۔ مِلّت (ع) مونث ۔ مذہب۔ قوم پیمانہ (ف) مذکر۔ جام شراب۔ ناپنے کا آلہ ۔ نثر۔ تری آنکھ ہفتاد دو ملت سے ملجاتی ہے ایک پیمانہ ...... کے لئے (ہے) مطلب تری آنکھ بہتر فرقوں سے مل جاتی ہے ۔ ساری دنیا کو تو ایک پیمانے سے ناپتا ہے ۔

۴۔ آرزو ۔ خواہش ۔ نثر۔ دل ..... کردں آسماں میرے مٹانے کے لئے ٹوٹ جائے ۔ مطلب ۔ دل میں اس قسم کی خواہش کرہں آسمان ہی اُس آرزو کو مٹانے کے لئے ٹوٹ جا لے۔

۵۔ خرمن (ف) مذکر۔ بھُس سمیت غلّے کا ڈھیر۔ نثر۔ تو پہلے دانہ دانہ چُن کے خرمن تو جمع کر کوئی بجلی جلانے کے لئے آ ہی نکلے گی ۔ مطلب ۔ پہلے تو ایک ایک دانہ چُن اور کھلیان بنا پھر کوئی بجلی جلانے کے لئے آ ہی جائے گی (مراد کوئی مصیبت آ ہی

جاتی ہے۔

۶۔ ناکامی (ث) ناکامیابی۔ صیاد۔ (ع) مذکر۔ شکاری
ہمصفیر (ع) ہم آواز۔ وہ پرند جو ایک قسم کی بولی بولتے ہوں۔ پاس
لحاظ۔ نثر۔ اے ہمصفیر ناکامی صیاد کا پاس تھا ورنہ میں اور ایک
دانے کے لئے اُڑ کے آتا۔ مطلب۔ اے میرے ہم آواز پرندے مجھے
تو شکاری کی ناکامیابی کا لحاظ تھا ورنہ ایک دانے کے لئے اُڑ کر آجاتا
(یہ کبھی نہیں ہو سکتا تھا)

۷۔ مرغِ دل (ث) دل کا پرندہ۔ گلشن (ث) پھلواری۔
ترانہ (ث) گیت۔ نثر۔ مرغ دل اس چمن میں آزادی کا گیت نہ گائے
آہ! ایسے ترانے کے لئے یہ گلشن نہیں۔ مطلب۔ اس دنیا میں دل
کا پرندہ آزادی کا گیت نہ گائے۔ کیونکہ یہ باغ آزادی کا گیت گانے
کے لائق نہیں (مراد پہلے تھا اب نہیں)

غزل نمبر ۵

۱۔ اسیر۔ قیدی۔ حلقہ۔ کنڈلی۔ دام۔ جال۔ ہوا۔
لالچ یا ہوا۔ نثر۔ کیا ...... ہوا اور ...... کیونکر ہوا۔ مطلب مجھے
معلوم نہیں کہ میں کیسے اپنے باغ سے جدا ہوگیا اور ہوا کے جال کی
کنڈلی کا قیدی کیسے ہوا۔

تشریح۔ مراد یعنی میں اپنے اصلی منبع سے کیسے جدا ہوا اور
کیسے اس مانس کے چکر میں پھنس گیا۔

۲۔ جا (ف) جگہ۔ **خلعت** (ع) پوشاک جو عطا ہوا۔ ملا۔ نثر۔ جائے حیرت ہے میں ۔۔۔۔ کا ہوں مجھ کو ۔۔۔۔ کیونکر ہوا۔ مطلب۔ یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ میں سارے زمانے کا بُرا ہوں لیکن مجھے اشرف المخلوقات کیسے بنایا۔

تشریح۔ یعنی انسان کے افعال اور اقوال ایسے ہیں کہ زمانے بھر کی اس میں برائیاں ہیں مگر کہا جاتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔

۳۔ **تقاضہ**۔ خواہش اس شعر میں حضرت موسیٰؑ کی طرف اشارہ ہے۔ نثر۔ طور پر کچھ دکھ سنے دیکھنے کی خواہش تھی یہیں کیا معلوم کہ دونوں دوستوں میں فیصلہ کیسے ہوا۔

۴۔ مدعا (ع) مذکر۔ مقصد۔ **مرغِ دل**۔ (مذ) دل کا پرندہ۔ **دام تمنا** (ف) خواہش کا جال۔ نثر۔ طلب سے مدعا ۔۔۔۔ ایک مدعا ہے۔ مرغِ دل ۔۔۔۔ کیونکر ہوا۔ مطلب۔ بے طلب ہونا بھی درحقیقت ایک طلب ہے۔ بھلا دل کا پرندہ طلب کے جال سے کیسے آزاد ہو سکتا ہے۔

۵۔ **حشر** (ع) مذکر۔ قیامت۔ صبر آزما (ع ف) صبر آزمانے والا۔ نثر۔ تجھے دیکھنے والے ۔۔۔۔ لیتے ہیں پھر یہ ۔۔۔۔ رہا کیونکر ہوا۔ مطلب۔ اے محبوب حقیقی جن کی باطنی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں وہ تجھے یہاں ہی دیکھ لیتے ہیں پھر یہ وعدہ قیامت کو ملنے کا کیا جس سے لئے ہیں اتنی دیر تک صبر کرنا پڑیگا۔

۶۔ **حسن کامل**۔ وہ حسن جس میں کوئی کمی نہ ہو۔ بے حجابی

(ف) بے پردگی - **پنہاں** - پوشیدہ - **خود نما** - اپنے آپ کو دکھانے والا - نثر - اس بے حجابی کا سبب حُسن کامل ہی نہ ہو وہ جو پردوں میں پنہاں تھا خودنما کیونکر ہوا - مطلب - اس بے پردگی کا سبب کہیں حسن کامل ہی نہ ہو - کیونکہ جو پردوں میں چُھپ کر بیٹھا تھا وہ ظاہر کیسے ہوا -

۷- **دردِ فراق** - جُدائی کا درد - **چارہ گر** (ف) ڈاکٹر حکیم - نثر - اے درد فراق موت ...... باقی ہے چارہ گر ..... کیونکر ہوا مطلب - اے جُدائی کے درد ابھی موت کی دوائی باقی ہے ڈاکٹر تو پاگل ہے میں لادوا کیسے ہوں - میری دوائی موت ہے - یعنی جب موت آجاتی ہے تو سب دُکھ مٹ جاتے ہیں -

۸- **دیدہ** (ف) آنکھ - **عبرت** (ع) ہوش نصیحت پکڑنا - **رنگین قبا** (ف ع) سُرخ کوٹ - نثر - تو نے اے دیدہ عبرت کبھی دیکھا ہے کہ گلِ خاک سے پیدا ہو کے رنگین قبا کیونکر ہوا - مطلب - اے عبرت حاصل کرنے والی آنکھ کبھی تو نے بھول سے بھی عبرت حاصل کی کہ پھول خاک سے پیدا ہوتا ہے اور وہ کیسے سُرخ پوش بن جاتا ہے

۹- **پرسش** (ف) پوچھ - **اعمال** - جمع عمل - **مقصد** ارادہ - **رسوائی** (ف) ذلت - خواری - بدنامی - نثر - پرسشِ اعمال سے میری رُسوائی مقصد تھا ورنہ سبھی کچھ ظاہر ہو چکا تھا - کیا ہوا کیونکر ہوا - مطلب - میرے عملوں کے بارے میں جو پوچھا گیا اس سے مطلب مجھے بدنام کرنے کا تھا کیونکہ جو کچھ بھی ہوا وہ خدا پر ظاہر تھا -

۱۰- **سامنا ہونا** - مقابلہ ہونا - ملنا - نثر - میرے ..... جیرتھی کیا بتاؤں ...... کیونکر ہوا - مطلب (عشق میں) جب میں

مٹنے لگا وہ وقت دیکھنے کے لائق تھا میں کیا بتاؤں کہ میرا اور دوست کا سامنا کیسے ہوا۔

غزل نمبر ۶

۱- انوکھا (ہ) نرالا- وضع (ع) مونث- بناوٹ- طرز- چال چلن- بستی (ف) شہر- نثر- انوکھی ...... نرالے ہیں یہ عاشق ...... رہنے والے ہیں- مطلب عاشق نا معلوم کس شہر کے بسنے والے ہیں کیونکہ ان کا طرز و طریقہ اور چال چلن عجیب قسم کا ہے۔

۲- لذت (ف) ذائقہ- سوزن (ف) سوئی- نثر- علاج ..... پہ مرتا ہوں جو کانٹے چھالوں میں سے نوکِ سوزن سے نکالے ہیں- مطلب- میں اپنے درد کا علاج کرنا چاہتا ہوں مگر پھر اسی درد پہ مرتا ہوں (اس دردِ عشق سے رہا ہونا نہیں چاہتا- مثال کے طور پر دیکھو میرے پاؤں میں جو چھالے پڑے ہوئے تھے وہ سوئی کی نوک سے نکالے ہیں۔

۳- نثر- یارب میری اُمیدوں کا چمن پھولا رہے ...... جگر کا خون ...... پالے ہیں- مطلب- اے خداوند میری اُمیدوں کا باغ پھلتا پھولتا رہے کیونکہ میں نے یہ (اشعار) کے درخت جگر کا خون دے کر پالے ہیں (بحرِ فکر میں غوطہ زن رہا ہوں)

۴- نثر- مجھے ستاروں کی خاموشی راتوں کو رلاتی ہے- میرا عشق نرالا ہے میرے نالے نرالے ہیں- مطلب رات کے وقت جب

میں ستاروں کی خاموشی دیکھتا ہوں تو اُس پر لٹو ہو جاتا ہوں میرا عشق بھی انوکھا ہے اور میری آہ و زاری بھی انوکھی ہے۔

۵ خانماں (ف) مذکر۔ گھر کا اسباب۔ خاندان۔ نشیمن (ف) گھونسلا۔ نثر۔ مجھ سے خانماں برباد رہنے کی لذت نہ پوچھو نشیمن ...... پھونک ڈالے ہیں۔ مطلب۔ جب میرا اسباب برباد ہو گیا تو جو لذت مجھے آئی اُس کے بارے میں کچھ نہ پوچھو میں نے ایسے سینکڑوں گھونسلے بناتے اور پھونک ڈالے۔

۶۔ بیگانگی (ف) غیریت۔ رفیق۔ دوست۔ جمع رُفقا راہ منزل۔ گھر کا راستہ۔ شرر (ف) چنگاری۔ نثر۔ رفیق راہ منزل سے بیگانگی اچھی نہیں ٹھہر جا ...... مٹنے والے ہیں۔ مطلب۔ (اے چنگاری تو بھی جلدی مٹ جاتی ہے اور میری زندگی بھی ایسی ہی ناپائیدار ہے اس لئے میں تیرا رفیق ہوں)

تشریح۔ اس طرح بیگانگی اختیار کرنا اپنے راستے کے رفیق سے اچھا نہیں اے چنگاری ذرا ٹھہر اکٹھے ہی چلیں گے آخر ہم بھی تو تیری طرح مٹنے والے ہیں۔

۷۔ حُور۔ پری۔ واعظ (ع) وعظ کرنے والا۔ واعظ کہتا ہے کہ مومنین کو حوریں ملیں گی موت کے بعد۔ نثر واعظ کو اُمید ...... رکھا ہے یہ حضرت ...... بھائے ہیں۔ مطلب۔ واعظ کو تو اُمید لگی ہوئی ہے کہ بہشت میں ہمیں حوریں ملیں گی اور اسی بات پر تُلے ہوئے ہیں دیکھنے کو تو واعظ بھولا بھالا دکھائی دیتا ہے۔

۸۔ درد انگیز (ف) درد پیدا کرنے والا۔ نثر۔ اے

اقبال مجھ کو میرے اشعار کیوں پیارے نہ ہوں میرے ..... نالے ہیں - مطلب - اے اقبال مجھے میرے اشعار بہت ہی پیارے ہیں کیونکہ یہ اشعار میرے ٹوٹے ہوئے دل کے درد پیدا کرنے والے نالے ہیں -

غزل نمبر ۷

۱- دیدہ (ف) آنکھ - وا کرنا (ا) کھولنا - تماشا (ا) دید - نظارہ - اسیر - نثر - کوئی ظاہر کی آنکھ سے تماشا کرنے دیکھنا ہو تو کوئی دیدۂ دل وا کرے - مطلب - اگر کسی کو اس دنیا کا تماشا دیکھنا ہو تو ظاہر کی آنکھ سے نہ دیکھے بلکہ دل کی آنکھ کھولنی چاہیئے - تاکہ یہ تماشا دیکھا جا سکے -

۲- منصور - ایک صوفی کا نام جس نے "انا الحق" کہا تھا اور اُسے سولی پر چڑھا دیا تھا - لب گویا (ف) بولنے والا ہونٹ پیام (ف) سندیسہ - نثر - منصور کو لب گویا پیامِ موت ہوا اب کوئی کسی کے عشق کا کیا دعوے کرے - مطلب - منصور کے لئے تو اُس کے لبِ گفتار موت کا پیغام بن گیا - اب بھلا کسی کے عشق کا کوئی کیا دعوے کرے -

۳- دید (ف) نظارہ - نثر جو دید کا شوق ہو تو ظاہری آنکھوں کو بند کر - دیکھنا یہی ہے کہ کوئی دیکھا نہ کرے - مطلب اگر نظارے کا شوق ہو تو ظاہری آنکھوں کو بند کریں دیکھنا ہی یہ ہے

کہ ان ظاہر آنکھوں سے کچھ نہ دیکھا جائے۔

۴- انتہا (ع) مونث - نہایت - اخیر۔ نثر میں ......
تو انتہائے حُسن (ہے) کوئی مجھے دیکھے کہ تجھ کو تماشا کرے - مطلب میں عشق کی اخیر ہوں تو حُسن کی اخیر ہے (یعنی میں سچا عاشق ہوں کہ مجھ سے کوئی بڑھ کر نہیں اور تو سب سے زیادہ حسین ہے) تو ہی بتا کہ کوئی مجھے دیکھے یا تجھے دیکھے (دیکھنے کی چیز تو ہم دونوں ہیں)

۵- عذر (ع) مذکر - معذرت - بہانہ - **محشر** (ع) قیامت
نثر - حُسنِ دوست عذرِ آخریں جُرم محبت ہے - محشر میں کوئی عذرِ تازہ نہ پیدا کرے - مطلب - دوست کا حُسن محبت کے جُرم کا بہانہ پیدا کرنے والا ہے - قیامت میں کوئی تازہ بہانہ پیدا کرے -

۶- نگہ شوق (ف) شوق کی نگہ عشق کی نگہ - ہم نشین (ا) پاس اُٹھنے بیٹھنے والا - نثر - ہم نشین! یہ نگہ شوق چھپتی نہیں ہے - پھر کوئی اور کس طرح انہیں دیکھا کرے - مطلب - نگاہِ عشق چھپائے چُھپ نہیں سکتی پھر اور کون سا طریقہ ہے جس طرح سے انہیں دیکھا جائے -

۷- طور - پہاڑ - **دید** (ف) نظارہ - **کلیم** - حضرت موسیٰؑ کا لقب - **تقاضا** - خواہش - نثر - بھلا طور پر کلیم کیا سمجھ کے اڑ بیٹھے دید کی طاقت ہو تو کوئی تقاضا کرے - مطلب - بھلا حضرت موسیٰؑ کیا سمجھ کے طور سینا پر دیدار کے لئے اَڑ بیٹھے (کیونکہ آپ تجلی کی تاب نہ لا سکے) اگر دیدار کی طاقت ہو تب تو خواہش کرنی بھی بہتر تھی نہیں تو کیا فائدہ -

۸۔ جنبش (ف) حرکت۔ مژگان (ف) پلکیں۔ بار۔ (ف) بوجھ۔ نرگس۔ پھول جو آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ نثر نظارے . . . . . بار ہے نرگس کی آنکھ سے کوئی تجھے دیکھا کرے۔ مطلب۔ جب دوست کو دیکھا جاتا ہے تو آنکھوں پر پلکیں بھی بوجھ بن جاتی ہیں (کیونکہ جھپکنے سے نظارے میں فرق پڑ جاتا ہے) اس لئے چاہیئے کہ تجھے نرگس کی آنکھ سے (جو ہمیشہ کھلی رہتی ہے) دیکھا جائے یعنی ہر وقت دیکھتے رہیں۔

۹۔ نثر۔ تمنائے شوق میں کھل جائیں کیا مزے ہیں۔ دو چار دن جو کوئی میری تمنا کرے۔ مطلب۔ اگر دیکھنے کے شوق میں آنکھیں کھل جائیں تو کیا ہی لطف ہو۔ اگر دو چار دن بھی کوئی مجھے دیکھنے کی تمنا کرے۔

غزل نمبر ۸

۱۔ بے دلی (ف) رنجیدگی۔ زیاں (ف) مذکر۔ نقصان نثر۔ آرزوئے بے دلی کیا کہوں مجھ کو کہاں تک ہے۔ مرے . . . . زیاں یک سو ہے۔ مطلب۔ کیا بتاؤں کہ مجھے بے دل ہونے کی آرزو کہاں تک ہے۔ درحقیقت میرے بازار کو رونق ملتی ہے تب نقصان ہوتا ہے میرے سودے میں جب۔

۲۔ مے کش (ف) شرابی۔ فروغ (ف) مذکر۔ روشنی، رونق مے (ف) شراب۔ گلزار (ف) پھلواری۔ ساقی۔ شراب پلانے والا

نثر۔ وہ مے کش ...... گلزار بن جاؤں ہوائے گل .... تک ہے
مطلب۔ وہ شرابی ہوں شراب کی رونق و روشنی سے میں خود پھلواری بن جاؤں پھول کا لالچ ظالم ساقی کی جدائی تک ہے۔

۳۔ **چمن افروز** (ف) باغ روشن کرنے والا۔ صیاد۔ شکاری خوشنوائی (ف) اچھی آواز۔ **بیتابی** (ف) بیقراری۔ آشیاں (ف) گھونسلا۔ نثر۔ صیاد میری خوشنوائی تک چمن افروز ہے بجلی کی بیتابی رہی سو میرے آشیاں تک ہے۔ مطلب۔ شکاری تب تک باغ کو رونق بخشتا رہے گا جب تک میری خوشنوائی (راگ) باغ میں رہے گی۔

تشریح ۔ بجلی کی بیقراری رہی وہ صرف تب تک جب تک میرا آشیاں تھا یونہی میرا آشیاں جلا بجلی کی بیتابی بھی جاتی رہی۔

۴۔ **مشت خاک** (ف) مٹھی بھر خاک۔ فیض۔ برکت۔ **وسعت** ۔ چوڑائی۔ نثر وہ مشت ...... صحرا ہوں میری وسعت کی نہ پوچھو زمین سے آسمان تک ہے۔ مطلب۔ میں وہ مٹھی بھر خاک ہوں کہ اپنی پریشانی کی بدولت صحرا بنا ہوا ہوں۔ میری پہنائی کے بارے میں کچھ نہ پوچھو وہ پہنائی تو آسمان تک ہے۔

۵۔ **جرس** ۔ گھڑیال۔ **خوابیدہ** (ف) سویا ہوا۔ رگ و پے (ف) رگ و طاقت۔ **رحیل** (ع) مذکر۔ کوچ۔ **کاروان** (ف) قافلہ۔ نثر (میں) جرس ہوں میرے ہر رگ و پے میں نالہ خوابیدہ ہے یہ خاموشی ...... کاروان تک ہے۔ مطلب۔ میں گھڑیال ہوں کیونکہ میری رگ رگ میں سویا ہوا نالہ ہے۔ یہ میری خاموشی

تب ہی تک ہے جب تک قاتلہ کوچ نہیں کرتا۔

۶۔ سکون (ع) مذکر آرام۔ ٹھہراؤ۔ کشود۔ (ف) کھلنا فائدہ۔ کامیابی۔ عقدہ۔ گرہ۔ خاطر۔ دل۔ گرداب بھنور آبِ رواں۔ بہتا ہوا پانی۔ نثر۔ سکونِ دل ...... پیدا کر کہ عقدہ ...... آبِ رواں تک ہے۔ مطلب۔ دل کی سکونت سے کھلنے کا سامان پیدا کر دل کی بھنور کی گرہ تو بہتے ہوئے پانی تک ہے۔

تشریح۔ یعنی جب تک سانس ہے تب تک دل کی گرہ پڑی ہوتی ہے۔

۷۔ چمن زار (ف) باغ۔ پابندی (ف) قید۔ فغاں فریاد۔ نثر۔ بلبل چمن زار ...... موت ہے۔ یہاں ..... فغاں تک ہے۔ مطلب۔ محبت کے باغ میں اے بلبل خاموش رہنا تو موت کے برابر ہے۔ اس دنیا کی زندگی تو فریاد کی رسم کی پابند ہے۔ (یہاں ہمیشہ فریاد کرتے رہنا چاہیے)

۸۔ ذوق۔ شوق۔ دید۔ (ف) نظارہ۔ نثر جوانی ہے ...... تمنا بھی (ہے) ہمارے گھر کی ...... مہمان تک ہے مطلب جب جوانی ہو تو دیدار کا شوق بھی ہوتا ہے۔ اور تمنا کا لطف بھی ہوتا ہے۔ ہمارا گھر آباد ہے۔ تب تک جب تک مہمان (دوست) دل میں بستا ہے۔

۹۔ رُسوا۔ ذلیل۔ وائے۔ افسوس۔ نادانی (ف) بیوقوفی۔ رازداں (ف) بھیدی۔ نثر۔ زمانے بھر میں ...... تک ہے۔ مطلب میں دنیا بھر میں ذلیل و خوار ہو چکا ہوں۔ مگر

بے وقوفی پر افسوس میں تو یہ سمجھتا تھا کہ میرا عشق میرے بھیدی تک ہی ہے۔

غزل نمبر ۹

۱۔ ظلمت خانہ (ف) سیاہ خانہ۔ تاریک گھر۔ مکیں۔ مکان میں رہنے والا۔ نثر۔ میں جنہیں آسمانوں میں زمینوں میں ڈھونڈتا تھا۔ وہ مرے ...... میں نکلے۔ مطلب۔ جن کو میں آسمانوں اور زمینوں میں ڈھونڈتا پھرتا تھا آخر جب غور سے دیکھا تو وہ میرے دل کے تاریک گھر کا مکیں نکلا۔ دل ہے خانۂ خدا)۔

۲۔ حقیقت۔ اصلیت۔ نمایاں۔ ظاہر۔ مکیں۔ مکان میں رہنے والا۔ نثر۔ جب اپنی حقیقت اپنی آنکھوں پر نمایاں ہوئی ہمارے خانۂ دل کے مکینوں میں مکان نکلا۔ مطلب۔ جب (میری باطنی آنکھیں کھل گئیں) میں نے اپنی اصلیت اپنی آنکھوں سے دیکھ لی تو دیکھا (جسے میں جنگلوں اور بتکدوں میں ڈھونڈتا پھرتا تھا) کہ وہ تو میرے دل کے مکان میں ہی بستا تھا۔

۳۔ آشنا (ف) واقف۔ مذاق (ع) مذکر۔ ذائقہ۔ رغبت۔ ہنسی۔ جبہ سائی (ع۔ ف) مونث ماتھا رگڑنا۔ سنگ (ف) پتھر۔ آستان (ف) دہلیز۔ کعبہ۔ خانۂ خدا۔ جبیں۔ ماتھا۔ نثر۔ اگر سنگِ آستانِ کعبہ مذاق جبہ سائی سے آشنا ہوتا تو جبینوں میں جا ملتا۔ مطلب۔ اگر خانۂ خدا کی دہلیز کا

پتھر اگر ماتھا گھسانے کے مذاق سے آگاہ ہوتا تو وہ خود ہی ماتھوں میں شامل ہو جاتی۔

۴۔ مجنوں۔ قیس لیلیٰ کا عاشق۔ لیلیٰ۔ مجنوں کی معشوقہ۔ محمل نشین (ع ف) کجاوہ میں بیٹھنے والا۔ اے مجنوں تو نے کبھی اپنی اصلیت بھی دیکھی کہ لیلیٰ کی طرح تو کبھی کجاوے میں بیٹھنے والا ہے

۵۔ وصل۔ (ع) ملاپ۔ نثر جیسے وصل ...... جاتے ہیں مگر جدائی کی گھڑیاں مہینوں میں گذرتی ہیں۔ مطلب۔ ملاپ کا وقت تو ایسے اڑ جاتا ہے جو معلوم نہیں ہوتا اگر مہینے ملاپ کے ہوں تو گھڑیاں معلوم ہوتی ہیں اور جدائی کی گھڑیاں ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ مہینے معلوم ہوتے ہیں۔

۶۔ ناخدا (ف) خدائے ناؤ۔ ناؤ کا مالک۔ سفینہ (ع) مذکر۔ کشتی۔ نثر۔ اے ناخدا تو غرق ہونے سے مجھے کیا روکے گا کہ جنکو ڈوبنا ہو سفینوں میں ڈوب جاتے ہیں۔ مطلب اے ملاح تو مجھے ڈوبنے سے کیسے روک سکتا ہے۔ جنہیں نے ڈوبنا ہوتا ہے وہ تو کشتیوں میں ہوتے ہوتے بھی ڈوب جاتے ہیں۔

۷۔ کلیم اللہ۔ اللہ سے کلام کرنے والا۔ حضرت موسیٰؑ۔ نازآفریں۔ ناز پیدا کرنے والا۔ جلوہ پیرا۔ جلوہ دینے والا۔ نثر جس نے اپنے حسن کو کلیم اللہ سے چھپایا نازنینوں میں جلوہ پیرا وہی نازآفریں ہے۔ مطلب جس نے حضرت موسیٰؑ سے اپنے حسن کو چھپا لیا وہی نازنینوں میں جلوہ اپنا دکھا رہا ہے۔

۸۔ شمع کشتہ۔ بجھی ہوئی شمع۔ موج۔ لہر۔ نفس۔ سانس

نثر۔ ان کی موج نفس شمع کشتہ کو جلا سکتی ہے۔ الٰہی اہل دل کے سینوں میں کیا چھپا ہوتا ہے۔ مطلب۔ اے خدا نیک دل لوگوں کے سینوں میں کونسا راز چھپا ہوا ہے ان کی ذات بجھی ہوئی شمع کو پھر جلا دیتی ہے

تشریح۔ مراد اہل اللہ کے ساتھ جو بھی تاریک دل رہے گا اُن کی صحبت کی برکت سے روشن دل بن جائیگا۔

۹۔گوہر (ف) مذکر۔ موتی۔ خزینہ (ف) خزانہ۔ نثر درد دل کی تمنا ہو تو فقیروں کی خدمت کر یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں نہیں ملتا۔ مطلب۔ اگر تجھے دردِ دل کی خواہش ہے تو یہ چیز ملے گی۔ فقیروں کی خدمت کرنے سے یہ موتی بادشاہوں کے خزانے میں سے نہیں مل سکتا۔

۱۰۔ خرقہ پوش (ع۔ ف) درویش۔ صوفی۔ ارادت (ع) مونث۔ اعتقاد۔ ید بیضا (ع) چمکتا ہوا ہاتھ۔ سفید ہاتھ حضرت موسیٰؑ کا معجزہ۔ نثر۔ ان خرقہ پوشوں کی نہ پوچھ۔ ارادت ہو تو ان کو دیکھ اپنی آستینوں میں ید بیضا لئے بیٹھے ہیں۔ مطلب ان فقیروں کی حالت مت پوچھ اگر تو ان میں کچھ اعتقاد رکھتا ہے۔ دیکھو ان فقیروں کی آستینوں میں تو ید بیضا چھپا ہوا ہے۔ مراد وہ اُونچے درجے کے فقیر ہیں حضرت موسیٰؑ جیسے معجزے رکھتے ہیں)

۱۱۔ نارسا (ف) نا پہنچنے والی۔ انجمن۔ محفل۔ سبھا۔ خلوت گزیں۔ تنہائی پسند۔ فقیر۔ درویش۔ نثر۔ جس کے نظارے کو نگاہ نارسا ترستی ہے۔ وہ انجمن کی رونق انہیں خلوت گزینوں میں ہے۔ مطلب۔ جس نظارے کو یہ ہماری نارسا نظر دیکھنے کیلئے

زینت ہے وہ رونق محفل ان درویشوں کے حلقے میں پائی جاتی ہے۔

۱۲۔ شرر (ع) مذکر۔ آگ کی چنگاری۔ خرمن کھلیان خورشید (ف) سورج۔ خوشہ چین۔ گچھے چننے والا۔ نثر۔ اپنے خرمن دل کو کسی ایسے شرر سے پھونک کہ خورشید قیامت بھی تیرے خوشہ چینوں میں ہو۔ مطلب۔ اپنے دل کے کھلیان کو کسی ایسی چنگاری سے پھونک کہ قیامت کا سورج بھی تیرے خوشہ چینوں میں ہو۔

۱۳۔ مے (ف) شراب۔ آبگینہ (ف) کانچ۔ شیشہ نثر۔ محبت کے لئے کوئی ٹوٹنے والا دل ڈھونڈ یہ وہ مے ہے جسے نازک آبگینوں میں رکھتے ہیں۔ مطلب محبت کے لئے کوئی ٹوٹنے والا (نازک دل جس میں محبت اثر کر سکے) دل ڈھونڈھ محبت کی شراب وہ شراب ہے جسے نازک شیشے کی صراحیوں میں رکھتے ہیں۔

۱۴۔ سراپا (ف) تمام۔ حسین (ع) خوبصورت۔ نثر جس کے حسن کا عاشق سراپا حسن بن جاتا ہے۔ بتلا اے دل ایسا حسین بھی کوئی حسینوں میں ہے۔ مطلب۔ جس محبوب حقیقی کا حسن ایسا ہے کہ اس کا عاشق بھی سر سے پاؤں تک حسن ہی بن جاتا ہے تو ہی بتا کوئی بھی دنیا کے حسینوں میں ایسا حسین ہے؟

۱۵۔ ماعرفنا "ماعرفنا" نازآفریں (ف) ناز و انداز کرنے والا۔ محبوب۔ نثر۔ تیری ادا نے ماعرفنا پر کوئی بھڑک اٹھا

ترا رتبہ سب نازآفرینوں میں بڑھ چڑھ کے رہا۔ مطلب۔ تیری
ادائے (ماعشنا) پر کوئی پھڑک اٹھا (فریفتہ ہوگیا) تیرا رتبہ تو
سب محبوبوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

۱۶۔ نمایاں (ف) ظاہر۔ جمال (ع) مذکر۔ حسن۔
چرچہ۔ شہرت۔ باریک بین (ف) نکتہ دان۔ نثر۔ کبھی ان کو
اپنا جمال نمایاں ہو کے دکھلا دے ترے باریک بینوں میں بہت
مدت سے چرچے ہیں۔ مطلب۔ کبھی ظاہر ہو کر اپنا جمال (حسن)
دکھا تیرے نکتہ دانوں میں تیرے حسن کا چرچہ بہت مدت سے
سنتے۔

۱۷۔ قرینہ (ع) مذکر۔ سلیقہ۔ طریقہ۔ نثر۔ اے
دل خموش۔ بھری محفل میں چلانا اچھا نہیں محبت کے قرینوں
میں ادب پہلا قرینہ ہے۔ مطلب۔ اے دل چپ رہو۔ کیونکہ
بھری مجلس میں چلانا اچھا نہیں۔ محبت کے سلیقوں میں ادب
پہلا سلیقہ ہوتا ہے۔

۱۸۔ نکتہ چین۔ عیب نکالنے والا۔ نکتہ داں۔
نثر۔ برا . . . . کہہ نہیں سکتا کہ میں خود بھی اقبال اپنے نکتہ
چینوں میں ہوں۔ مطلب۔ میں انہیں اپنے سے زیادہ تر نہیں
سمجھ سکتا۔ کیونکہ اپنے نکتہ چینوں میں میں خود بھی ایک نکتہ
چین ہوں۔ یعنی میں اپنی حقیقت سے خود ناواقف ہوں۔

غزل نمبر ۱

۱۔ عشق (ع) مذکر۔ از حد محبت۔ شوق۔ انتہا (ع) مونث۔ اخیر۔ نہایت۔ نثر۔ تیرے ...... چاہتا ہوں میری ... کیا چاہتا ہوں۔ مطلب۔ اے دوست میں تو تیرے عشق کی آخرت (انجام) دیکھنا چاہتا ہوں۔ دیکھ میں کتنا سادہ ہوں کہ کیا دیکھنا چاہتا ہوں۔

۲۔ بے حجابی (ف ع) بے پردگی۔ بے شرمی۔ نثر۔ ستم ہو کہ وعدہ بے حجابی ہو کوئی صبر آزما بات چاہتا ہوں۔ مطلب اگر بے پردگی کا وعدہ کیا جائے تو یہ ستم ہے (ہم تو پردے میں ہی دیکھنا چاہتے ہیں) میں تو ایسی بات چاہتا ہوں جو صبر آزما ہو۔ یعنی ہمارے صبر کا بھی امتحان لیا جائے۔

۳۔ جنت (ع) مونث۔ باغ۔ بہشت۔ مبارک برکت والا۔ خوش قسمت۔ زاہد۔ پرہیزگار۔ نثر۔ یہ جنت زاہدوں کو مبارک رہے کہ میں ...... چاہتا ہوں۔ مطلب۔ یہ بہشت پرہیزگاروں کو مبارک (یعنی میں نہیں چاہتا کہ میں پرہیزگار بنوں اور بہشت حاصل کروں) میں تو یہ چاہتا ہوں کہ آپ کا دیدار ہوتا رہے۔

۴۔ شوخ (ف) چالاک۔ بے چین۔ زندہ دل۔ گستاخ لن ترانی (ع) مونث۔ "تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکیگا"۔ کوہ طور پر حضرت موسٰیؑ کو اللہ تعالٰے کا ارشاد۔ ڈینگ۔ نثر۔ ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا (ہوں) وہی لن ترانی ...... چاہتا ہوں

مطلب - میں ظاہراطور پر تو چھوٹا سا دل ہوں مگر گستاخ اتنا ہوں کہ وہی ارشاد جو حضرت موسیٰؑ کو ہوا تھا سننا چاہتا ہوں - یعنی میں بھی اشتیاقِ دیدار رکھتا ہوں۔

۵ - چراغِ سحر - صبح کا چراغ جو جلدی بجھتا ہو - نثر - اے اہلِ محفل کوئی دم کا مہمان ہوں - چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں -

مطلب - میں تھوڑی دیر کا مہمان ہوں - میری حالت تو صبح کے چراغ کے مانند ہے اور جلدی ہی ختم ہو جانے والا ہوں -

۶ - بزم (ف) محفل - راز - بھید - نثر - بھری ...... کہدی بڑا ...... چاہتا ہوں - مطلب - بھری محفل میں بھید کی بات میں نے کہدی میں بھی بہت بے ادب ہوں اس لئے مجھے سزا دینی چاہیئے -

غزل نمبر ۱۱

۱ - کشادہ (ف) کھلا ہوا - دستِ کرم (ف) بخشش کا ہاتھ - بے نیاز (ف) بے پروا - نیازمند (ف) ضرورت مند - ناز (ف) معشوقوں کی ادا - فخر مذکر - نثر - جب وہ بے نیاز دستِ کرم کشادہ کرے نیازمند ...... ناز کرے - مطلب - جب وہ مالک (محبوب حقیقی) اپنا بخشش کا ہاتھ بخشش کے لئے کھول دے تو پھر یہ (عاشق) عاجز اپنی ضرورتوں پر فخر کیوں نہ کرے -

۲ - عرش (ع) مذکر - چھت - آٹھواں آسمان - احتراز (ع) مذکر - پرہیز - کنارہ کشی - نثر - اے واعظ تو نے (خدا کو) عرش

پر بیٹھا کے رکھا ہے خدا وہ ...... احتراز کرے۔ مطلب۔ اے واعظ تو تو یہ بتاتا تھا کہ خدا آٹھویں آسمان پر ہے۔ وہ کیسا خدا جو اپنے بندوں سے پرہیز کرے۔

تشریح۔ یعنی جب خدا کا جلوہ تو ہر جگہ موجود ہے۔

۳۔ رند (ث) مذکر آزاد۔ اوباش۔ ساقی (ع) مذکر۔ شراب پلانے والا۔ امتیاز (ع) مذکر۔ تمیز۔ فرق۔ نثر (اے) ساقی میری نگاہ میں نہ رند ہی نہیں جو ہوشیاری ...... امتیاز کرے مطلب۔ میری نگاہ میں تو وہ آزاد منش نہیں جو ہوشیاری اور مستی میں فرق نکالے۔

تشریح۔ یعنی آزاد وہ جو ہوشیاری سے کبھی آزاد ہو اور مستی سے کبھی آزاد ہو۔

۴۔ نثر۔ مدام گوش بدل رہ ایسا ساز ہے جو شکستہ ہو تو پیدا ...... راز کرے۔ مطلب۔ ہمیشہ سے کان دل تک کارا ستہ ہے اور یہ باجا ایسا ہے کہ اگر ٹوٹ جائے تو اس میں سے بھید کی سُریں نکلتی ہیں۔

۵۔ بے عمل (ف) جو عمل نہ کرتا ہو۔ بے نیاز (ف) بے پروا۔ مراد خدا۔ نثر کوئی یہ ...... بگڑتا ہے جو بے عمل ... نیاز کرے۔ مطلب۔ واعظ سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر خدا کریم اپنے ایسے بندوں کو بخش دیتا ہے جو عمل نہیں کرتے تو تیرا اس میں کیا نقصان ہوتا ہے۔

۶۔ سوز الٰہی (ف) خدا کی محبت میں جلنا۔ گداز کرنا گھلانا

نثر۔ سخن ۔۔۔۔۔۔ آتا ہے یہ چیز ۔۔۔۔ گداز کرے ۔مطلب سخن میں خدائی سوز کس جگہ سے آتا ہے یہ سوز وہ گرمی جو پتھروں کو پگھلا دیتی ہے۔ یعنی یہ محبت ایسی کہ پتھر دل بھی پگھل جاتے ہیں۔

۷۔ واکرنا۔ (ا) کھولنا۔ لالہ۔ پوست کا سُرخ پھُول۔ گُل ۔ گلاب کا پھول ۔ امتیاز کرے ۔ مطلب ۔ بلبل نالہ اسی واسطے کرتی ہے کیونکہ وہ گلاب کے پھُول اور لالہ کے پھول میں فرق سمجھتی ہے۔ اس لئے دنیا میں امتیاز کی آنکھ نہیں کھولنی چاہیئے۔

تشریح ۔ جب ہم دوئی کی آنکھ سے چیزوں کو دیکھیں گے تو ہمارے دل کو دُکھ بھی ہو سکتا اور سُکھ لیکن دلکو سکون حاصل نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے ہر شے کو امتیاز کی آنکھ سے نہ دیکھنا چاہیئے

۸۔ بندگان (ف) جمع بندہ ۔ زبان دراز کرنا ۔ بُرا بھلا کہنا ۔ زاہد (ف) پرہیزگار ۔ نثر ۔ غرور زہد واعظ کو سکھلا دیا ہے کہ بندگان ۔۔۔۔۔۔ دراز کرے ۔مطلب ۔ پرہیز کے غرور نے واعظ کو یہ بات سکھلا دی ہے کہ وہ خدا کے بندوں کو بُرا بھلا کہتا رہے۔

۹۔ اے اقبال ہوا ایسی ہو کہ ہندوستان سے اُڑا کے مجھ کو غبار رہ حجاز کرے۔

نثر۔ اے۔ اقبال ایسی ہوا تیز ہو کہ میری خاک ہندوستان سے اُڑائے اور حجاز مراد مکہ میں پہنچا دے۔

غزل نمبر ۱۲

۱۔ ظالم (ع) مذکر۔ ظلم کرنے والا۔ جاہل (ع) نادان ان پڑھ بے ادب۔ نثر۔ میں دل پر سختیاں کرتا ہوں غیر سے غافل ہوں۔ ہائے کیا اچھی کہی میں ظالم ہوں۔ میں جاہل ہوں۔ مطلب میں اپنے دل پر بہت ہی سختیاں کرتا ہوں لیکن دوسرے سے میں غافل ہوں۔ کتنی اچھی بات کہی ہے کہ میں ظالم ہوں اور نادان ہوں

۲۔ جلوہ پرائی (ف) جلوہ دکھانا۔ نمود (ف) ظاہرداری ظہور۔ باطل (ع) جھوٹا۔ نثر۔ میں ...... پرائی نہ تھی جو نمود ...... باطل میں ہوں۔ مطلب جب تک مجھ میں خودی تھی تب تک الہی جلوہ نہ دیکھ سکا میں وہ جھوٹ ہوں جو سچ کے سامنے مٹ جاتا ہے۔

۳۔ غوطہ زن (ف) غوطہ مارنے والا۔ خزف چین (ف) ٹھیکری چننے والا۔ لبِ ساحل۔ ساحل کے کنارے۔ گوہر (ف) موتی۔ بدست (ف) ہاتھ میں۔ نثر۔ علم کے دریا میں غوطے مارنے والے (علم) کے موتی ہاتھ میں لیکر باہر نکلے۔ میں وہ ٹھیکریاں چننے والا ہوں جو خالی ہاتھ دریائے علم کے کنارے کھڑا ہو۔

۴۔ ذلت (ع) مونث۔ خواری۔ حقارت۔ نثر۔ میری ذلت ...... دلیل ہے جس کی غفلت کو فلک   ہیں میں وہ غافل ہوں۔ مطلب۔ میری خواری میں ہی میری شرافت کا راز

چھپا ہوا ہے میں وہ نادان ہوں جس کی نادانی پر سب ملک رشتے ہیں۔

۵۔ بزم ہستی (ب) ہنی کی محفل۔ نازاں۔ فخر کرنے والا۔ محفل۔ مجلس۔ آرائش (ف) حاصل مصدر۔ آرام۔ نثر۔ بزم ...... نازاں نہ ہو تو تو اک محفل کی ایک تصویر ہے اور میں محفل ہوں۔ مطلب اے زندگی کی محفل تو اپنی سجاوٹ و آرام پر فخر نہ کر۔ غور سے دیکھ لو تو محفل کی تصویر ہے اور میں محفل ہوں۔ تصویر اصلی چیز سے کم ہی ہوتی ہے۔

۶۔ منزل (ع) مونث پڑاؤ۔ نثر اے اقبال اپنے آپکو ڈھونڈتا پھرتا ہوں آپ ہی گویا میں مسافر ہوں آپ ہی منزل (ہوں) مطلب۔ اے اقبال میں نے آپ کی تلاش کرتا رہتا ہوں گویا میں خود ہی ایک مسافر ہوں اور خود مسافر کی منزل مقصود ہوں۔

تشریح۔ یعنی اپنے آپ کا پہچاننا ہی محبوب حقیقی کا پہچاننا ہے۔

غزل نمبر ۱۳

۱۔ ہوس (ع) مونث۔ ضبط (ف) عشق۔ مجنوں۔ قیس لیلیٰ کا عاشق۔ نثر۔ مجنوں ...... چھوڑ دے نظارے ...... چھوڑ دے۔ مطلب۔ اگر مجنوں نے لیلیٰ کے عشق میں اپنا شہر چھوڑ دیا ہے تو صحرا کو ترک کر دے۔ اگر اسے لیلیٰ کو دیکھنے کی ہوس ہے تو لیلیٰ کو چھوڑ دے کیونکہ اگر وہ لیلیٰ کو چھوڑ دے گا تو دیکھنے کا شوق پیدا ہو گا۔

۲- عقبیٰ (ع) مونث - آخرت - نثر - واعظا کمال ترک سے
یہاں مراد ملتی ہے - دنیا ...... چھوڑ دے - مطلب - اے واعظ
اس دنیا میں تو پوری طرح سے ترک کرنے سے مراد حاصل ہوتی ہے -
اگر تو نے دنیا چھوڑ دی ہے تو آخرت کا خیال بھی ترک کر دے -

۳- تقلید (ع) مونث پیروی - روش (ف) چال - طور
طریق - خودکشی (ف) خود کو مار دینا - خضر - حضرت خضر جو
رہنما ہیں - سودا - خیال - نثر - تقلید کی روش سے تو خودکشی
بہتر ہے - رستہ بھی ...... چھوڑ دے - کسی کی پیروی کرنا -
(یعنی اپنے آپ کو دوسرے کے سپرد کرنا) یہ طریقہ تو بہت ہی برا
اس سے بہتر یہ ہے کہ خودکشی کی جائے - اے انسان تو رستے کی
تلاش بھی کر اور رہنما (حضرت خضر) کا خیال بھی چھوڑ -

۴- خامہ - قلم - بے جا - نامناسب - نازش (ف)
ادا ناز - نثر مانند خامہ تیری زبان پر حرف غیر ہے بیگانہ ...
... چھوڑ دے - مطلب - قلم کے مانند تیری زبان پر غیر کی
بات رہتی ہے - اس لئے جو اپنی چیز نہیں اس پر غیر مناسب
فخر کرنا بھی چھوڑ -

۵- بسمل (ع) گھائل - عاشق - نثر - لطف کلام کیا
جو دل میں دردِ عشق نہ ہو تو بسمل نہیں ہے تو تڑپنا بھی چھوڑ دے
مطلب - کلام کا لطف ہی نہیں آ سکتا جب تک کہ دل میں دردِ
عشق نہ پیدا کیا جائے - اگر تو گھائل نہیں عشق کا تو پھر تڑپنا بھی چھوڑ
(جھوٹے عشق سے کیا فائدہ)

۶۔ شبنم .... سے چل اس باغ .... چھوڑ دے

مطلب۔ اوس کی طرح پھولوں پر پڑ اور تھوڑی دیر اس باغ سے اس کی چھوٹ بھی بن اس دنیا کے باغ میں ٹھہرنے کا خیال چھوڑ (دنیا فانی ہے)

۷۔ **بتخانہ** ۔ (ف) مندر۔ حرم (ع) مسجد۔ کلیسا گرجہ گھر۔ نثر۔ سب سے الگ بیٹھنا عاشقی میں رسم ہے۔ بتخانہ بھی ...... چھوڑ دے۔ مطلب۔ عاشق ہمیشہ سب سے الگ رہتے ہیں اُن کی چال ڈھال بھی انوکھی ہوتی ہے اس لئے تو مندر مسجد اور گرجہ گھر سے بھی الگ ہی رہو۔

۸۔ **عبادت** (ع) بندگی ۔ **بےخبر** (ف) نادان۔ جزا (ع) مونث۔ بدلہ۔ نتیجہ۔

نثر۔ سوداگری .... کی ہے اسے ..... چھوڑ دے

مطلب۔ یہ خدا کی عبادت کوئی سوداگری نہیں۔ اے غافل بدلے کی خواہش نہ کیا کر (بدلہ کا کام تو تجارت ہے)

۹۔ **پاسبان** (ف) مذکر چوکیدار **تنہا** (ف) اکیلا۔ نثر اچھا ہے دل کے ساتھ پاسبان عقل رہے۔ لیکن ...... چھوڑ دے۔ مطلب۔ یہ اچھی بات ہے کہ اگر عقل دل کی حفاظت کرے۔ مگر کبھی کبھی دل کو اکیلا بھی چھوڑ دیا کر۔

۱۰۔ **نفس غیر بر مدار** ۔ دوسرے کے سہارے رہنا۔ نثر۔ وہ جینا کیا جو نفس غیر پر مدار ہوں۔ شہرت ...... چھوڑ دے مطلب۔ اُس زندگی کا لطف کیا جو دوسرے کے سہارے پر ہے۔

شہرت کی زندگی کا خیال چھوڑ۔ یعنی تجھے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ میں دنیا میں مشہور ہو جاؤں۔

۱۱۔ مکرر۔ دوبارہ سہ بارہ۔ کلیم۔ حضرت موسیٰؑ کا لقب شرط رضا۔ خدا کی طرف سے جو نازل ہو اُس پر راضی ہونا۔

نثر۔ اے کلیم سوالِ مکرر میں شوخی سی ہے۔ شرط رضا۔۔۔۔۔ چھوڑ دے۔ مطلب۔ اے کلیم دوبارہ سوال کرنے میں تو آپ کی شوخی پائی جاتی ہے۔ رضا شرط یہ ہے کہ تقاضا نہ کیا کر۔

۱۲۔ مے (ف) شراب۔ جواز (ف) بدلہ۔

نثر۔ واعظ جو مے کے جواز میں ثبوت لائے۔ اقبال۔۔۔۔ چھوڑ دے۔ مطلب۔ واعظ اگر شراب کے بدلے کی کوئی چیز پیش کرے تو اقبال یہ کہتا ہے کہ میں شراب پینا چھوڑ دوں۔